

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

فسانہ عشق

صدف میمن



جہاں اس وقت سب اپنے گھروں میں ناشتے کی ٹیبل
پر موجود ہوتے ہیں وہاں اس وقت آفندی
ہاؤس میں ہماری شرارتی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سی ثنا گھر میں ولو گنگ کرتے ہوئے

پائی جاتی ہیں ** ،

ون۔۔ ٹو۔۔ تھری۔۔ تو ہیلو گائز میں ہو آپکی پیاری اور ہاں

سوٹ سی ثنا آفندی۔ تو آج میں آپ کو ملواتی ہو۔

اپنی فیملی سے تو چلے وہ ہلکے ہلکے قدم لیتی ہوئی

کمرے کا دروازہ کھولنے لگی تو گائز یہ

Posted On Kitab Nagri

ہے میری آپو فلزہ آفندی!

یہاں ابھی تلاوت چل رہی ہے وہ سرگوشی نما آواز

میں بولتی بیڈ پر بیٹھ گئی گائز تھوڑا سا ویٹ کرے۔ >

تبھی فلزہ اپنی جائے نماز رکھتے ہوئے اس کی طرف پلٹی

خیریت! آج بڑے بڑے لوگ آئے ہیں میرے کمرے میں

وہ دوپٹے کو اپنے شانوں پر پھیلائے بولی،

اور وڈراب سے اپنا سوٹ نکالنے لگی۔۔

آپی اب ایسی بھی بات نہیں ہے وہ منہ پھلائے

اس وقت اس کو کوئی چھوٹی بچی لگی تھی۔

پھر اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ کر بولی اچھچھ! تو کیسی

بات ہے وہ (اچھا) کو لمبا کھینچتے ہوئے اور جانچتی

نظروں سے دیکھتے بولی

وہ تو میں ولو گنگ کر رہی تھی وہ

معصومیت سے آنکھیں پٹ پٹا کر بولی

شہاہ میں نے کتنی بار منا کیا ہے یہ ولو گنگ چھوڑ دو اور اپنی پڑھائی پر توجہ دو!

Posted On Kitab Nagri

تاکہ کچھ بنو بابا کا خواب ہے
وہ تمھیں ڈاکٹر بننا دیکھنا چاہتے ہیں کیا تم ان کا
خواب پورا نہیں کرو گی وہ اس کو نظرے جھکائے بیٹھے
سمجھانے والے انداز میں بولی
آپی میں بابا کا خواب پورا کرونگی وہ ایک عزم کے
ساتھ بولی پکا پڑھائی پر بھی توجہ دوں گی لیکن یہ
آخری ولوگ بنانے دے وہ معصوم بچے کی طرح
فرمائش کرتے ہوئے بولی اور مسکرا نے لگی۔ جس سے
اس کے چہرے پر پڑتاد میل واضح ہونے لگا
اچھا اب زیادہ مسکے نہ لگاؤ لیکن یہ آخری بار ہے
کل سے مجھے ولوگ بناتے ہوئے نظر نہ آؤ وہ اس کو شروع میں اجازت دیتی آخر میں مصنوعی غصے میں
بولی
وہ کھلکھلا کر باہر کی طرف چل پڑی
وہ اس کی حرکتوں کو دیکھ کر اپنا چہرہ نفی میں ہلاتے ہوئے بولی یہ لڑکی کبھی نہیں سدھرے گی۔
اور اپنے کپڑے لئے واشروم کی طرف چل پڑی

Posted On Kitab Nagri

تو جی گائز میں اب آپ کو ملواتی ہو اپنی دوسری بہن

سے جن کا نام ہے وہ سسپنس لاتے ہوئے بولی جی تو ان کا نام ہے ملائکہ آفندی آپ کو انکی ایک بات بتاؤ
ان کو صفائی بہت پسند

ہے وہ آنکھوں کو گھمائے بولی اور کمرے میں داخل ہونے
لگی تبھی ملائکہ کی غصے بھری آواز سن کر روک گئی۔

خبردار اگر تم یہ گندے چپل لے کر میرے کمرے میں آئی

وہ بیڈ شیٹ سیٹ کرتے ہوئے غصے سے بولی!

وہ اندر کی طرف بڑھی اور بولی آپ کی ایک

مشورہ دو شرارتی مسکراہٹ لئے بولی اور بیڈ پر گرنے والے

انداز میں بیٹھ گئی "" بولو وہ چہرے پر بیزاریت لئے بولی

اور اس کو گھورنے لگی جو اس کے بیڈ پر بیٹھ گئی جس کو اس نے کچھ دیر پہلے ہی محنت سے سیٹ کیا تھا

وہ آہٹپی۔۔ آپ نہ بلدیہ جوائن کر لے وہاں آپ جیسے لوگوں

کی بہت ضرورت ہوتی ہے اور جو ہمارا ملک صاف ہو جائے گا وہ با مشکل اپنی ہنسی روکے اپنے چشمے کو

ناک کے اوپر

کنے آنکھیں پٹ پٹا کر بولی،۔

Posted On Kitab Nagri

رو کو تمہیں تو میں ابھی بتاتی ہو وہ اس کے پیچھے لپکی
اتنے میں وہ اس کے کمرے سے نکلتی نیچے کی طرف دوڑی
اور پیچھے وہ اپنے دانت کچکچا کر اس کو جاتے دیکھ بولی
چسماٹو اور پھر اپنے کام میں مصروف بیڈ شیٹ
ٹھیک کرنے لگی جس کو کچھ دیر پہلے شاہ نے خراب
کر دیا تھا تو گائز میں آپ کو ملواتی ہوا اپنے بابا سے یعنی
آفندی دلا اور شاہ وہ ان کے برابر میں صوفے میں بیٹھی اور کیسے ہیں ابو آپ وہ چشمے کو اوپر کرتے ہوئے
بولی جو

اس کے ناک سے نیچے ہو رہا تھا بیٹا ہم تو ٹھیک ہیں آپ
سنائے وہ اخبار کو صوفے پر رکھتے اس کی طرف متوجہ
ہوئے میں تو بالکل فٹ فٹ ہوں آپ سنائے آپ کی مسسز
کاموڈ کیسا ہے وہ (راز دانہ انداز میں بولی)۔

ہا ہا بیٹا آپ اپنی خیر منائے بہت غصے میں ہیں وہ
وہ قہقا لگاتے ہوئے بولے اور اس کو احتیاط برتنے کی تلقین کی۔۔ اوہ تیری خیر وہاں سے اٹھتی آفندی
صاحب کو ان کے پاس جانے کا بول کر کیچن کا رخ کیا

Posted On Kitab Nagri

تو گائز میں آپ کو ملواتی ہو اپنی ماما سے ان کے ہاتھ کے
کھانے کا ذائقہ توافف!

وہ چھٹکارے لیتے ہوئے بولی اور کیچن کے باہر کھڑے ان کا موڈ جاننے کی کوشش کرنے لگی تبھی خدیجہ
بیگم کی رو عبد ار آواز آئی؛ آجاؤ اندر وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اندر کی طرف بڑھی اور شیلف پر بیٹھ کر
منہ - میں گاجر لئے کھانے لگی "ویسے امی آپ کو کیسے پتا میں ہو فلزہ آپو یا کوئی اور بھی تو ہو سکتا تھا وہ ایک
ہاتھ میں گاجر پکڑے دوسرے سے تھوڑی کے نیچے رکھے سوچنے والے انداز

میں پوچھنے لگی خدیجہ بیگم نے اس کی طرف رخ کر کے اس کے ہاتھ سے گاجر چھین کر بولی گندی ہاتھ
دھو پہلے اپنا میں نے کتنی دفعہ بولا ہے ہاتھ دھوئے بغیر کسی چیز کو ہاتھ نہ لگایا کرو لیکن تم سدھرتب نہ وہ
اس کو گھورتے غصے میں بولی اور ماں ہو تمھاری میرے پیچھے کون کھڑا ہے کون نہیں اچھے سے پتا ہوتا
ایک ماں کو کون سا بچہ کیا کر رہا ہے وہ اس کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولی جواب کوئی دوسری چیز کو اٹھانے
میں مصروف تھی

www.kitabnagri.com

رکھو! ایسے ادھر ورنہ تم نے میرے ہاتھوں بچنا نہیں ہے

امی بس تھوڑا سا کھانے دے وہ منہ پھلائے خدیجہ بیگم کو دیکھتے ہوئے بولی جب خدیجہ بیگم نے اپنی چپل
نکال کر اس پر پھینکی اس نے دروازے کی طرف دوڑ لگائی اور بولی تو گائز آج کی وڈیو یہی ختم آپ کی معصوم

سی شاہ

Posted On Kitab Nagri

کو آپکی دعاؤں کی ضرورت ہے اس پر تشدد کیا جا رہا ہے تبھی پیچھے سے ایک اور چیل آیا اس نے جلدی سے سر کو

نیچے کیا جس سے چیل اڑ کر سیڑھیوں سے اترتی ہوئی ملائکہ کو لگا۔۔ آہ کس نے مارا یہ چیل مجھے تبھی خدیجہ بیگم کی آواز آئی میں نے مارا ہے ملائکہ ان کی آواز سن کے خاموش ہو گئی اور پیچھے فلزہ بامشکل اپنی ہنسی روکے کھڑی تھی اور تم کیوں ہنس رہی ہو تمہیں بڑی ہنسی آرہی ہے ملائکہ اس کو دیکھے غصے سے بولی فلزہ نے اپنے کندھے اچکا دیئے جسے کہہ رہی ہو میں کب ہنسی خدیجہ بیگم کی آواز پر تینوں نے ڈانگ ٹیبل کی طرف دوڑ لگائی

فلزہ اور ملائکہ کھانے سے انصاف کرنے میں مصروف تھی تبھی شاہ نے بولا ویسے آپ آپ کے لئے مولوی اور ملائکہ کے لئے ایسا شوہر ڈھونڈنا ہو گا جو چیزیں جگہ پر رکھے بیچاری کے اندر صفائی کا جو کیڑا گھسا ہے وہ ان دونوں کو زچ کرنے والے انداز میں بولی امی دیکھ لے ایسے آپ نے سر چڑھایا ہوا ہے ایسے ملائکہ کی آواز پر خدیجہ بیگم نے شاہ کو گھور کر دیکھا ابو دیکھ لے اپنی بیگم کو اور اپنی بیٹیوں کو ہر وقت میرے اوپر جنگ کا سماں بنائے بیٹھی ہوتی ہیں

وہ رونے والی شکل بنائے آفندی صاحب سے گلے گلے بولی ہاں بھئی ہماری بچی کو کوئی کچھ نہیں بولے وہ اس کے ماتھے پر پیار کرتے بولے فلزہ اور ملائکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر سوچنے لگی کتنی بڑی فلم ہے یہ تبھی خدیجہ بیگم بولی آپ نے ہی اس کو بگاڑ کر رکھا ہے اگلے گھر جائے گی تو کیا ہو گا وہ برتن اٹھائے کچن

Posted On Kitab Nagri

کی طرف جاتے ہوئے بولی پیچھے فلزہ اور ملائکہ ایک ساتھ بولی بابا ہم بھی ہیں وہ تینوں آفندی صاحب کے سینے سے جا لگی پیچھے کھڑی خدیجہ بیگم باپ بیٹیوں کا پیار دیکھ کر اپنے آنکھوں سے نکلتے آنسو صاف کرنے لگی میری بیٹیوں کے لے شہزادے آئے گے اپنی ہی دعا پر آمین بولتے کیچن کی طرف چل پڑی لیکن زنگی کو کچھ اور ہی منظور تھا ان کی زندگی کسی طوفان کے زد میں آنے والی تھی اور یہ طوفان ان کو بکھیر کے رکھ دے گا

ہائے آج تو بہت تھک گیا ہو وہ صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ کر ٹانگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا
_ اور سوچنے لگا

اگر میں نے اس بار پیپر کلیئر نہیں کیے تو بھائی تو مجھے چھوڑے گے نہیں ہائے! میں نازک سی جان ان کے سامنے ویسے ہی چھوٹی سی چوٹی لگتا ہوں میں (

وہ ڈرامائی انداز میں اپنا سر پکڑے بیٹھ گیا تبھی شاہ میر

اندر کی طرف اتاد کھائی دیا اس کو دیکھتے بولا۔۔

تم کیوں روٹھی ہوئی محبوبہ بنے ہوئے ہو وہ اس کو

چھیڑتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

بھائی ابھی نہ کرے تنگ میں ابھی ایک اہم چیز سوچ رہا ہو

وہ چہرے پر سنجیدگی لئے بولا

اووہ! سستی فلم کے رومیو مجھے تو آج پتا چلا تم سوچتے بھی ہو وہ اس کو مکمل زچ کرنے والے انداز میں

بولا

بھائی آپ نے ابھی اپنے بھائی کی صلاحیت دیکھی کہاں ہیں کالج کی ساری لڑکیاں آگے پیچھے گھومتی ہیں

میرے

وہ اتراتے ہوئے بولا

اچھچھا۔۔ اور اگر میں بھائی کو بتا دوں تم کالج پڑھنے کے

بجائے وہاں لڑکیاں چھیڑنے جاتے ہو تو وہ (اچھا) کو

کھینچتے ہوئے بولا

ہاں تو میں کون سا ان سے ڈرتا ہوں وہ کیا کوئی آدم خور ہیں جو انسان کھاتے ہیں وہ کمر اکڑا کر بولا

اور پیچھے سے آتی آواز پر ایک دم اچھل کر کھڑا ہو گیا

بھائی آپ یہاں وہ ڈرتے ہوئے بولا

ہاں کون کس سے نہیں ڈرتا وہ رعب دار لہجے میں بولا

بھائی عراب کہہ رہا تھا کہ ابھی شاہ میر اپنی بات پوری کرتا کہ

Posted On Kitab Nagri

عرب بیچ میں کود پڑا

اررے کچھ نہیں بھائی ہم ابھی آپ ہی کی بات کر رہے تھے

کہ ہمارے بھائی کسی سے نہیں ڈرتے وہ سر

کو نیچے کئے بولا۔۔

لیکن ابھی تو کوئی کچھ اور ہی بول رہا تھا۔ وہ شرارتی نظروں سے ایسے دیکھتے ہوئے بولا

ہاں بھئی عرب تمہاری پڑھائی کیسی جارہی ہے وہ سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے بولا

بھائی اچھی جارہی ہے بلکہ بہت اچھی جارہی ہے وہ سوچنے لگا اب تو تو گیا عرب نکل لے ادھر سے وہ

سوچتے ہوئے کھڑا ہوا جب شاہ زرنے ایسے پکارا

کہ دھر چلے اگر اس بار مجھے پتا چلا کہ تم انگلیش

کے پیپر رہ گئے ہو تو اس بار کی پوکٹ منی

لینے میرے پاس نہیں آنا وہ گرجدار آواز میں بولا

بھائی اس بار تو (ماشاء اللہ) بہت اچھی تیاری ہے

وہ اس کے چہرے کے طرف دیکھتے معصومیت سے بولا

ہاں پیچھلی بار بھی اچھی ہی تھی شاہ میر نے بیچ میں ٹانگ اڑائی اور عرب کو دیکھتے بولا جس کا

چہرہ غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

انگلی بار پروفیسر سہی نہیں تھے اس میں
میری کیا غلطی وہ سر جھکائے بولا اور شاہ میر کو گھورنے لگا
جیسے کہہ رہا ہوا کیلے میں ملو بتاتا ہوں
اور تمھاری میٹنگ نہیں تھی کالج میں شاہ میر یاد آنے
پر بولا

ہاں بھائی وہ تو کینسل ہو گئی اب وہ ان کو کیا بتائے کہ
میٹنگ میں اپنے دوست کو بھائی بنا کر پیش کیا ہے
اوکے اب میں چلتا ہوں میری ضروری میٹنگ ہے
وہ موبائل اٹھائے پوری کی طرف چل پڑا
ہاں کیا کہہ رہے تھے آپ وہ اس کو کھا جانے والی
نظروں سے بولا

www.kitabnagri.com

میں! میں نے تو کچھ نہیں بولا وہ مسکرا ہٹ ضبط کئے بولا
میں بھی بھائی کو بتاؤں گا آپ کی گرل فرینڈز کے بارے
میں اس نے موقع دیکھ کر تیر مارا اور آنکھوں سے
اشارے کرنے لگا جیسے بول رہا ہوا بولو

Posted On Kitab Nagri

بیٹا اچھا نہ یار میرا بھائی تو

سیریس ہی ہو گیا شاہ میر عارب کے ارادے بھانپتے بولا

عارب اس کو دیکھ کر قہقا لگانے لگا اور بولا

بھائی آپ اپنی شکل دیکھو بلکل چوزے جیسی ہو گئی ہے

وہ ہنستے ہوئے بولا

پھر شاہ میر اور عارب کا ایک ساتھ قہقا نکلا

بھائی ویسے ایک بات پوچھو۔ وہ ہچکچاتے ہوئے بولا

ہاں بولو وہ اس کی نظروں میں ہچکچاہٹ محسوس

کرتے ہوئے بولا

میں نے سنا ہے ہمارے کوئی چچا سائیں بھی ہیں کیا آپ نے ان کو دیکھا ہے

وہ جلدی سے سوال کر کے چپ ہوا

یہ بات تم نے میرے سامنے کر دی ہے۔

دادا سائیں بابا سائیں اور بھائی کے سامنے یہ

بات کرنے کا سوچنا

Posted On Kitab Nagri

بھی مت ورنہ بابا سائیں کی بندوق کی ایک گولی کی مار ہو تم۔ اور تم جانتے ہو وہ غصے کے کتنے تیز ہیں وہ
سنجیدہ لہجے میں بولا اور عارب شاہ میر کو جاتے دیکھ ایک گہری سوچ میں ڈوب گیا اور سوچنے
لگا آخر ایسی کیا وجہ ہے کہ دادا سائیں اور یہ لوگ ان کے بارے میں کچھ سننا نہیں چاہتے
خیر مجھے کیا وہ اپنی سوچ کو جھٹک کر موبائل کی
طرف متوجہ ہو گیا

رات کے ساڑھے گیارہ بجے سب شاہ ولا میں کھانے کی

ٹیبیل پر موجود کھانے میں مصروف تھے تبھی دادا سائیں کی آواز پر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔
سکندر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ زر کی شادی کی عمر ہو گئی ہے کیا سوچا ہے اس کے بارے میں وہ بہت سنجیدگی سے بولے تبھی شاہ زر
کے کھانے کھاتے ہاتھ روکے اور دادا سائیں کو دیکھنے لگا تبھی سکندر صاحب بولے بابا سائیں میں اور
شائستہ کو تو کوئی اعتراض نہیں ہاں آپ اپنے پوتے سے پوچھے،

Posted On Kitab Nagri

وہ شاہ زر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔۔

ہاں تو شاہ زر میاں تمہیں کوئی اعتراض ہے تو بتاؤ

تکہ ہم تمہاری پھوپھی سے شانزے کی بات کرے وہ

اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے

داد اسائیں میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا

اور شانزے تو بالکل بھی نہیں! اس کو بات کرنے کی بھی تمیز نہیں وہ دو ٹوک لہجے میں بولتا ڈانگ ٹیبل سے اٹھ کر باہر کی طرف نکل گیا اور پیچھے شاہ میر اور عارب

Posted On Kitab Nagri

اس کی ہمت کو داد دیتے نہ تھک رہے تھے گھر میں کسی کی اتنی ہمت نہ تھی کہ داد سائیں سے اس طریقے سے بات کر سکے یہاں تک کہ سکندر صاحب بھی ان سے اونچی آواز میں بات کرنے سے گریز کرتے تھے

وہ تو پھر ان کا پوتا تھا

سکندر اپنے بیٹے سے پوچھو کیا مسئلہ ہے

اس کو شانزے سے اتنی اچھی لڑکی ہے اور سب سے بڑی بات گھر کی لڑکی ہے وہ روعب دار لہجے میں

بولتے ٹیبل سے اٹھتے بغیر کسی کی بات سننے اپنے کمرے کی طرف چل پڑے۔۔

آپ اپنے بیٹے سے پوچھے آخر

وہ چاہتا کیا ہے شادی کی عمر ہے اس کی

Posted On Kitab Nagri

برزنس کو بھی آسمان تک پہنچا دیا

اب کرنا کیا چاہتا ہے ساری عمر شادی نہیں

کرے گا وہ سکندر شاہ گرجدار

آواز میں بولے اور جرگے کے لیے نکل گئے

پیچھے شائستہ اپنا سر پکڑے بیٹھ گئی آخر

یہ لڑکا چاہتا کیا ہے آخر

اماں سائیں آپ کو بھائی کی عادت کا پتا



Posted On Kitab Nagri

تو ہے وہ اپنی بات کے پکے ہیں آپ ان کو

ان کے حال پر چھوڑ دے اور اتنی ٹینشن نہ لے

جہاں تک مجھے پتا داد اسائیں شیر ہیں تو ان کا

پوتا سواسیر ہے شاہ میر ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ

رکھے بولا



www.kitabnagri.com

دلاور شاہ ایک جانے مانے بزنس ٹائیکون۔ جن کا بزنس

دبئی لندن جیسے ملکوں میں بڑے نام پر فائز تھا

Posted On Kitab Nagri

دلاور شاہ کی شادی ان کے چچا زاد شمیم بیگم سے

ہوئی تھی وہ سادہ طبیعت کی مالک تھی ان سے ان کی تین اولادیں تھی سب سے بڑے بیٹے سکندر
دوسرے بیٹے

آفندی شاہ اور سب سے چھوٹی بیٹی سکینہ شاہ ہیں



سکندر شاہ کی شادی ان کے پھوپھو زاد شائستہ سے ہوئی

جو بہت سادہ دل اور نرم طبیعت کی مالک تھی جن سے ان کی تین اولادیں تھی سب سے بڑا

بیٹا شاہ زر شاہ جس نے اپنے باپ دادا کا بزنس سمبھال کر اس کو آسمان تک پہنچایا بلکہ کئی ملکوں میں

Posted On Kitab Nagri

اس انڈسٹری کا کنٹریکٹ لینے کے لئے لوگ آئے دن اس کو

دھمکیاں دیتے ہیں اس نے سنجیدگی اپنے داداسائیں سے

لی جس کی وجہ

سے گھر میں سب اس کے غصے سے ڈرتے ہیں نین نقوش

میں وہ سکندر شاہ کی کاپی تھا چہرے پر مسکراہٹ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہر وقت قائم رہتی اس کی ایک مسکراہٹ کے پیچھے ہزاروں لڑکیاں اس کی دیوانی تھی۔ پر وہ بلا کا گرل

الرجیک

Posted On Kitab Nagri

جو اس کے معیار پر نہ اترتا ان کو زمین پر اتارنا آتا تھا بھوری آنکھوں میں ہر وقت کچھ کرنے کا جنون سوار رہتا

دوسرا بیٹا شاہ میر شاہ جو یونیورسٹی میں آخری سمسٹر

کر رہا ہے۔ اور آگے جا کے اپنے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

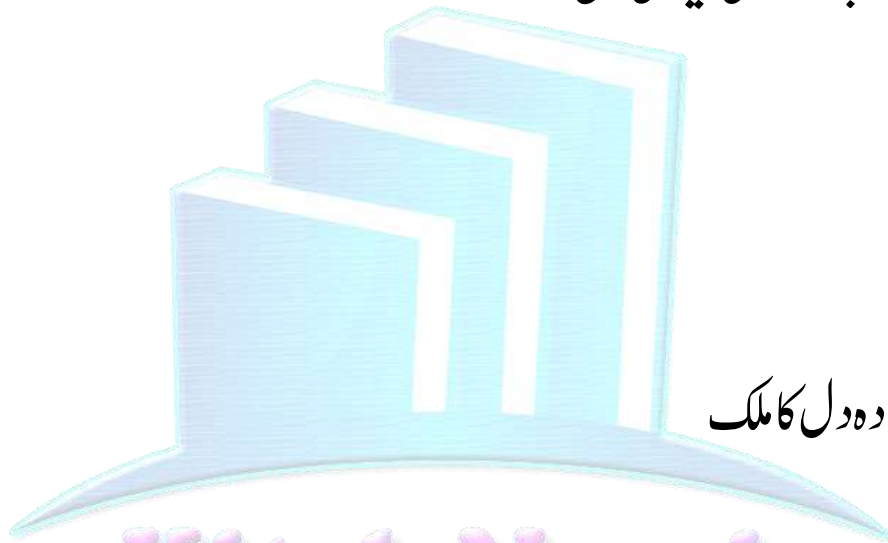
knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بابا کے ساتھ جرگہ سمجھانے کی تیاری میں تھا

شاہ میر شاہ!

اپنے ماں کی طرح سادہ دل کا ملک



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن ضد میں وہ کسی کی نہیں سنتا، اس کی

ضد سے گھر کے سبھی لوگ پریشان رہتے۔، رات میں نائٹ کلب اور دوستوں کے ساتھ گھومنا اس کو پسند تھا

اس کی ایک عادت تھی وہ لوگوں کے دباؤ میں نہیں آتا

Posted On Kitab Nagri

بلکہ لوگوں کو مجبور کر دیتا کہ وہ اس کی مانے۔

غلامی اس کو بالکل پسند نہیں تھی وہ کسی کی جی حضوری نہ کرتا غلط کو غلط اور سہی کو سہی

بولنے کی طاقت وہ رکھتا تھا۔

تیسرا بیٹا عارب شاہ جو کالج میں اپنا

میڈکل کر رہا ہے اور دو دفعہ انگلش میں رہ جانے کی

www.kitabnagri.com

وجہ سے پیپر کی تیاریوں میں مصروف رہنے کی

کوشش کر رہا تھا عارب شاہ گھر کا شرارتی

Posted On Kitab Nagri

اور چلبلا لڑکا ہونے کی وجہ سے گھر کی رونق مانا جاتا

ہے اگر اس کو کوئی ڈیر ملے تو وہ اپنی جان تک

دینے کے لئے تیار ہو گا لیکن ڈیر آخری دم تک مکمل کرتا ہے

دوستوں میں وہ ڈیول بوائے کے نام سے جانا

جاتا ہے اور کمپیوٹر ہیکنگ میں اس کو کوئی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پیچھے نہیں۔ چھوڑ سکتا

بریبانی اس کی سب سے بڑی کمزوری ہے جس کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے

لڑکیوں کو تنگ کرنا تو اس کا بچپن کا شوق ہے

Posted On Kitab Nagri

جہاں لڑکیاں دیکھی وہاں اس کا شیطانی دماغ چلنا شروع ہو جاتا ہے یہ تو وہ ان کے بیچ لڑائی کروا کر

نکل جاتا یہ کہی کسی لڑکی کی چیز چھین کر بھاگ جانا اس کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔۔۔

آفندی شاہ نے اپنی پسند سے خدیجہ بیگم سے شادی کی جو ان کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتی۔

ان کی کلاس فیلو تھی جس کی وجہ سے شاہ ولا میں بہت

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سوال اٹھے اور پھر دلا اور شاہ نے آفندی شاہ کو اپنی جائداد

سے آگ کر کے انہیں گھر سے نکل جانے کا کہا اور ایسی

Posted On Kitab Nagri

وجہ سے شاہ ولا کے مکین آفندی شاہ کا نام لیتے اس گھر میں ڈرتے کیونکہ دلاور شاہ نے ان سب کو سختی سے بولا

نہ تو کوئی اس گھر میں ان کا نام لے گا نہ ان سے مل سکتا

ہے جو ملنا چاہے وہ اس گھر سے نکل سکتا ہے۔ ایسی عرصے میں شمیم بیگم کی طبیعت خراب رہنے لگی

اور وہ سکینہ کو دنیا میں لا کر

اس دنیا سے رخصت کر گئی



آفندی صاحب کی تین سیٹیاں تھی بڑی بیٹی فلزہ شاہ

Posted On Kitab Nagri

جو خاموش طبیعت اور معصوم دل تھی اور اپنے اسلپر یقین رکھے ہر کام کرتے تھی جس وجہ سے گھر میں اسے

مولانی نام سے جانا جاتا۔۔:

فلزہ نے اپنی پڑھائی مکمل کر لی تھی جس کی وجہ سے

اب وہ جو ب۔ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہے

آفندی صاحب نے اسے جو ب کرنے سے منع کیا تو بولی

بابا۔ اتنی پڑھائی اس لئے تو نہیں کی کے گھر میں بیٹھی رہو

تو آفندی صاحب نے اس کو خاموشی سے اجازت

Posted On Kitab Nagri

دے دی (وہ ہمیشہ حجاب میں رہتی کئی دفعہ اس کی دوستیں اس سے پوچھ چکی ہیں کہ تمہیں کبھی گرمی نہیں لگتی یہ کبھی جھنجلاہٹ محسوس نہیں ہوئی تو وہ ہر دفعہ کی طرح ایک ہی جواب دیتی میرے اس کا حکم ہے اور

میں اس میں خود کو محفوظ سمجھتی ہو۔

دوسری بیٹی ملائکہ آفندی جو یونیورسٹی کے آخر سمسٹر

کے رزلٹ کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ آگے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایڈمیشن لے سکے۔

اس کو صفائی بہت پسند تھی جہاں کوئی چیز بکھیری

نظر آتی صفائی کرنا شروع کر دیتی

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت گرم مزاج کی مالک ہے اس کا غصہ ہر وقت

ناک پر رہتا ہے اور گھر میں

وہ پاگل کے نام سے مشہور پائی جاتی ہے

اسکے غصے سے یونیورسٹی میں لڑکے بھی ڈرتے

ایک دفعہ اس کو کوئی لڑکا چھیڑنے کی

کوشش کر رہا تھا تو اس نے پورے کالج کے سامنے بلا

جھجک اس کا سردیوار پر دے مارا



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جس کی وجہ سے کالج کا کوئی لڑکا اس کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا جہاں کوئی لڑکا اس کو دیکھتا تو اس سے پوچھتا
آپی آپ ٹھیک ہیں یا بہن آپ کو تنگ کرے تو ہمیں بتائے گا جب اس نے یہ قصہ گھر میں سنا اور فلزہ کو
سنایا تو ان کا ہنس ہنس کا برا حال ہو گیا۔۔

اور گھر کی سب سے چھوٹی بیٹی

سناہ آفندی اینٹر کے پیپر دینے کی تیاری میں

ہے اور سناہ گھر میں سب سے چلبلی شرارتی اور ناک میں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دم کرنے والی لڑکی ہے جس دن یہ گھر میں نہ ہو گھر سنا

سناہو جاتا ہے۔

سناہ آفندی اپنی دوستوں میں سر پھری لڑکی کے نام

Posted On Kitab Nagri

سے مشہور ہے شاہ جو کام سوچ لے وہ کر کے رہتی ہے۔

پھر چاہے آسمان گر جائے یہ زمین ہل جائے

وہ بہت نکھریلی مزاج کی لڑکی جس کے موڈ کب خراب ہو کسی کو نہیں پتا ہو

اور پل میں ٹھیک ہو کوئی نہیں جان سکتا۔

جو چیز گھر میں مل نہ رہی ہو کافی عرصے سے وہ بھی اس کے پاس پائی جاتی ہے تبھی ملائکہ اپنی ہر چیز اس سے چھپا کر رکھتی ہے۔

www.kitabnagri.com

سکینہ شاہ کی شادی دلاور شاہ کے بزنس

Posted On Kitab Nagri

پارٹنر کے بیٹے شاکر سے ہوئی جو بڑے خاندان سے

تعلق رکھتے تھے مزاج ان کا بہت ٹھنڈا تھا ان کی ایک ہی

بیٹی شانزے شاکر جو بہت ہی نکچڑھی اور اپنے اوپر غرور

کرتی کیوں نہ کرتی اکلوتی اولاد تھی۔۔

شانزے شاہ زار کو پسند کرتی اس چیز سے

صرف سکینہ بیگم واقف تھی شانزے یونیورسٹی

اپنے رزلٹ کے انتظار میں اب فارغ تھی



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس کا کوئی پلین نہ تھا اس کا ایک ہی کہنا ہے

ہمیشہ اپنے بارے میں سوچو

جس سے اس کی دوستوں کو بھی بہت چڑھتی تھی

لیکن وہ کچھ نہ بولتی کیونکہ آئے دن شانزے ان کو مہنگے

ہوٹل میں لانچ کرواتا یا آئے دن کسی ٹرپ پر نکل جاتی



www.kitabnagri.com

یاریہ شاہ میرے ہاتھوں سے مار کھائے گی

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہمیں یہاں فلم دیکھانے بیٹھا کر خود پتا نہیں کہا غائب ہے

ملائکہ غصے میں بولی اور ٹی وی دیکھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

ایک بات بتاؤ نہ بابا کو اتنا غصہ آتا ہے اور نہ

ہی ماما کو آتا ہے اگر آتا ہے تو صرف تھوڑی۔۔

دیر کے لئے تم کس پر چلے گئی ہو جب دیکھو غصہ ناک کے اوپر ہی ہوتا ہے فلزہ اس کے گال کھینچتے ایک

ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھے معصومیت سے بولی۔،

یہ غصہ دلانے والی بھی میری اپنی بہن ہے بندہ غصہ نہ کرے تو کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کرے کب سے گئی ہوئی ہے پوپ کورن لینے

اب اللہ جانے لینے گئی ہے یہ بنانے؟ وہ مکمل بیزاریت

سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا تم غصہ نہ کرو آتی ہی ہو گی وہ اس کا غصہ ٹھنڈا کرتے بولی

شہا کیچن میں پوپ کورن لینے گئی

تبھی اس کو اپنے پیچھے سے کسی کی آواز

آئی اس نے آواز کو اگنور کیا لیکن پھر وہی آواز آئی

تبھی وہ زور زور سے چیخی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چور چور بچاؤ بچاؤ

وہ چور کو دیکھتے بولی

Posted On Kitab Nagri

تبھی خدیجہ اور آفندی صاحب کمرے سے آواز سنتے

کیچن کی طرف آئے

کمرے میں بیٹھی ملائکہ اور فلزہ جو آرام سے

کمرے میں ٹی وی دیکھنے میں مصروف

تھی ایک دوسرے کو دیکھ کر باہر کی طرف



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چل پڑی آفندی صاحب

نے کیچن کی لائٹ کھولی تو دیکھا

کہ وہاں کوئی نہیں تھا تبھی سب اس کو دیکھنے

Posted On Kitab Nagri

لگے

اررے میں سچ بول رہی ہو میں نے کسی کو اپنے پیچھے

دیکھا تھا وہ یقین دلانے والے لہجے میں بولی

آفندی صاحب گہرا سانس لئے بولے

بیٹا آپ کا وہم ہوگا



www.kitabnagri.com

آفندی صاحب اس کے - سر پر ہاتھ رکھے کمرے کی طرف چل

دیئے خدیجہ بیگم اس کے سر پر ہلکے سا تھپڑ

Posted On Kitab Nagri

مارے اندر کمرے کی طرف چل پڑی

پیچھے فلزہ اور ملا نکہہ اس کو کھا جانے والی

نظروں سے دیکھنے لگی

کیا ہے؟

ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں دونوں جیسے خون کرنے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کا ارادہ ہو وہ منہ بنائے بولی

اچھا چوری اوپر سے سینہ - زوری ملا نکہہ

آستینیں اوپر کیے بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہمارے دماغ میں تمھاری چیخ سن کر وسوسے

آنے لگے کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا

وہ کہتے ہیں نہ کہ کھودا پہاڑ نکلا چوہا

فلزہ اس کا کان پکڑے بولی۔ اور کمرے کا رخ کیا۔

آپی چھوڑے نہ کان مجھے کیا پتا تھا

مجھے لگا میرے پیچھے کوئی ہے اس لئے چیخی

وہ معصومیت سے آنکھیں پٹ پٹا کر بولی



Posted On Kitab Nagri

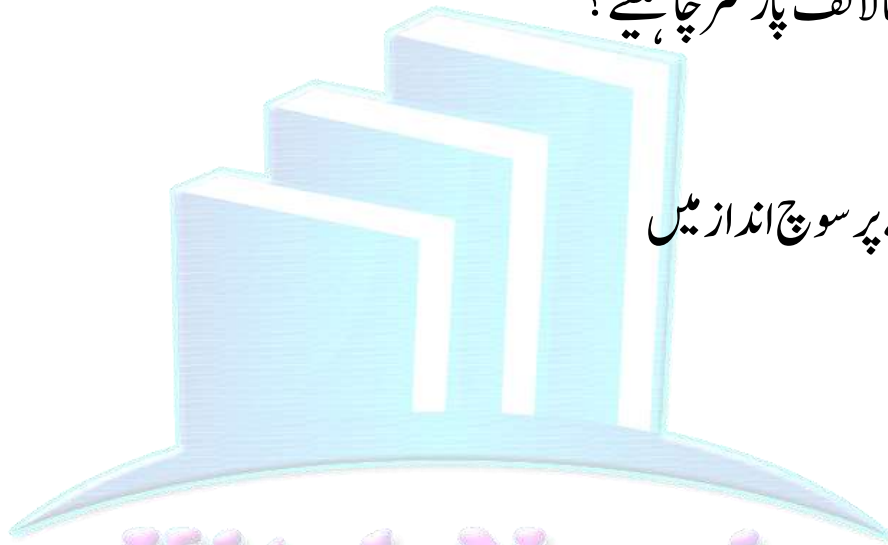
تو فلزہ نے اس کے کان چھوڑ دئے اور وڈراب سے

صبح کے کپڑے نکالنے لگی

ویسے آپ کی آپ کو کیسا لائف پار ٹنر چاہیے؟

وہ فلزہ کے بیڈ پر لیٹے پر سوچ انداز میں

بولی!



یہ کیا فالتو باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو فلزہ بات

کو گول کیے بولی۔

آپنی بتائے مجھے بھی سننا ہے تبھی ملا نکلہ پاؤں پر پاؤں

Posted On Kitab Nagri

چڑھائے بولی تبھی وہ ان کی ضد پر بولی

ایسا ہونا چاہئے جو میرے آگے کھڑا ہو تو لگے

کسی کی جرت نہیں مجھے ہاتھ لگائے

کوئی ایسا ہو جو دین سے محبت کرے

کوئی ایسا ہو جس کے سامنے میں اپنے آپ کو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

محفوظ سمجھو جب وہ چلے میرے ساتھ تو

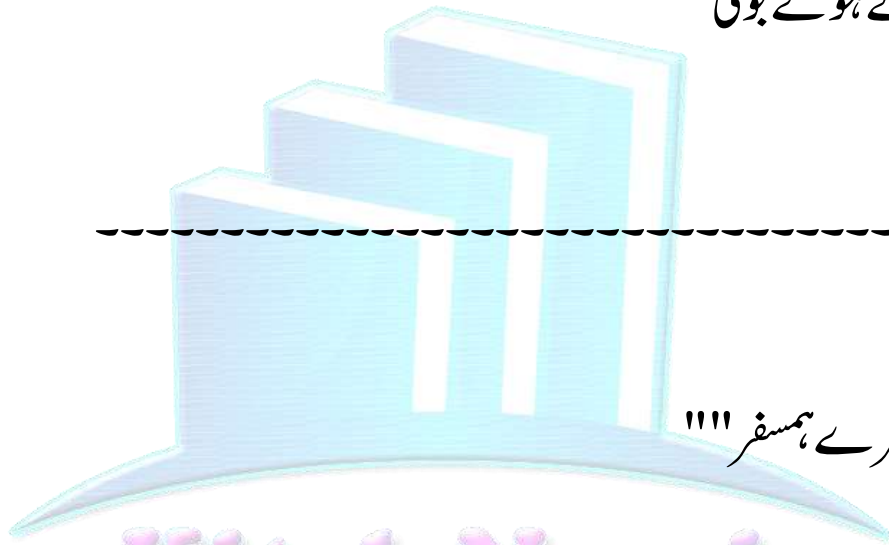
کوئی میری طرف انگلی نہ اٹھائے وہ اپنی ہی دھن میں

Posted On Kitab Nagri

بولی

اوتے ہوئے میری آپی بلش کر رہی ہیں

شہاہ فلزہ کو تنگ کرتے ہوئے بولی



"کبھی اس طرح میرے ہمسفر"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سبھی چاہتیں میرے نام کر"

میرے دل کے سائے میں آزرا

"میری دھڑکنوں میں قیام کر"

Posted On Kitab Nagri

'یہ جو میرے لفظوں کے پھول ہیں'

"تیرے راستے کی دھول ہیں"

"کبھی ان سے سن میری داستان"

کبھی ان کے ساتھ کلام کر"



www.kitabnagri.com

اور ملا نکلے آپ کو کیسا چاہیے وہ اس کے

اچھے موڈ کو دیکھتے بولی کے کیا پتا

Posted On Kitab Nagri

کب موڈ بگڑے۔

میرے لیے وہ پر سوچ انداز میں

میرے لیے کوئی ایسا آئے گا جو مجھے سنبھال کر رکھے

کسی قیمتی شے کی طرح

میری دکھ سکھ کا ساتھی ہو



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جب میں خاموش ہو تو تھوڑی ٹینشن ہو

جب ناراض ہو تو منائے مجھے وہ چہرے پر خوشی

لیے بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے آپ! آپ یہ تو بولنا بھول گئی کہ چیزیں جگہ پر رکھتا

ہو میرا غصہ جھیل سکے

نفاست پسند ہو وہ ملا نکلے کوچ میں روکتی بولی

تمہیں تو میں بتاتی ہو وہ ان تینوں کی کھکھلاہٹیں کمرے

میں گونجنے لگی



۔۔ یہ خوشیاں کچھ ہی پل کی تھی جس سے

یہ ابھی ناواقف تھی کہ زندگی ان کے ساتھ ایک کھیل کھیلے گی۔ جوان کی زندگی کو برباد کر کے رکھ دے گی

Posted On Kitab Nagri

"کاش تو ایک چاند اور میں ستارہ ہوتا"

"فلک پہ ایک آشیانہ ہمارا ہوتا"

"دور سے لوگ تجھے دیکھتے مگر"

"قریب سے دیکھنے کا حق صرف ہمارا ہوتا"

یار بھائی پیسے دے دے پکا کتاب لونگا

کورس کی۔ فضول خرچی نہیں کرونگا اور دیکھے

کل سے پیپر کی تیاری بھی کرنی ہے اگلے ہفتے سے میرے پیپرز

Posted On Kitab Nagri

بھی ہے اور گروپ اسٹڈی بھی تو کرنی ہے آپ نہیں چاہتے اس بار میں ٹوپ کرو عارب آنکھیں کو بڑی کرتے ہوئے بولا

ہاں جانتا ہوں تمہاری کونسی کتابیں

ہے اگلی بار بھی مجھ سے پیسے لے کر تم نے دوستوں میں پیسے اڑائے تھے اور جہاں تک پیپر کی بات ہے اس کی



تیار تو تمہیں ویسے بھی کرنی پڑے گی نہیں تو

www.kitabnagri.com

تمہیں کیا لگتا ہے اس بار بھائی کے ہاتھوں تم بچ جاؤ گے

اور کوئی گروپ اسٹڈی نہیں کرو گے تم گروپ اسٹڈی کے

Posted On Kitab Nagri

نام پر آوارہ گردی کرتے ہو اچھے سے جانتا ہو میں

وہ گردن کو یہاں وہاں ہلائے منا کرتے ہوئے بولا۔

بھائی پلیز دے دیں اگر آپ نے نہیں دیں گے تو میں بھائی

کو بول دو گا کہ بھائی مجھے کتاب لینے کے لیے پیسے نہیں

دیتے پھر آپ اپنی خیر منائیے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ گردن اکڑا کر صوفے سے لگے منہ پھلائے بیٹھ گیا

اچھا بچو مجھے دھمکی جاؤ نہیں دیتا کیا

کرو گے وہ بھی شاہ میر شاہ تھا اپنی بات سے کہاں پیچھے

Posted On Kitab Nagri

ہٹنے والا تھا

دیکھ لے میں بول دوں گا بھائی کو

وہ وارن کرنے والے انداز میں اٹھتے بولا

ہاں ہاں جاؤ بول دو وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے

موبائل نکالتے ہوئے بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ پیر پٹختے ہال سے ہوتے اپنے کمرے کی طرف دوڑا اور

دروازہ دھاڑ کی آواز سے بند کرتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

سر وہ جاہنگیر گروپ کی انڈسٹری کانٹریکٹ

قاسم خان کو مل گیا ہے جس کی وجہ سے بزنس میں بہت لوس ہو رہا ہے وہ ڈرتے ڈرتے اپنی بات کو مکمل کرتے ہوئے بولا

تم لوگوں سے ایک کام نہیں ہو سکا مجھے یہ کنٹریکٹ کیسی بھی حال میں چاہیے وہ سگریٹ کا دھواں



اپنے اندر اتارتے ہوئے روعب دار آواز میں بولا

www.kitabnagri.com

پر سر ہم ابھی وہ کچھ بولتا کہ شاہ زرنے اسے بیچ

میں روکاناؤ گیٹ لاسٹ

Posted On Kitab Nagri

تمہارے پاس صرف چار دن کا وقت ہے مجھے کیسے بھی

کر کے اس کانٹریکٹ چاہیے ورنہ اپنی شکل نہ دیکھنا اس

آفس میں آئی سمجھ اب نکلویہاں سے

وہ گرجدار آواز میں بولا

شاہ زرشاہ شہر کا سب سے بڑا بزنس مانیکیون



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہے جس کی وجہ سے اس کے ساتھ ہی ایک کمپنی

جس کمپنی کا مالک قاسم خان اپنے پیسے

کا دھوس جما کر ہر کانٹریکٹ اپنے نام کروانے کی کوشش

Posted On Kitab Nagri

کرتا لیکن ہر بار کنٹریکٹ شاہ زر شاہ کو ملنے سے

اس کے دل میں لگی آگ بڑھنے لگتی اس کا صرف ایک مقصد تھا شاہ زر شاہ کو برباد کرنا لیکن ابھی تک

اس کی چلی ہوئی ہر چال اس کے برعکس ہوتی

اب وہ صرف موقع کی تلاش میں ہے

لیکن اس کو کیا پتا کہ قسمت ہی اس کو بہت جلد وہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)



موقع دے گی

ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کہ اس کو عارب کبین کی طرف

آتے دیکھا تبھی وہ بیزاریت سے رخ موڑ گیا

Posted On Kitab Nagri

اس کو پتا تھا عارب جب ہی آتا ہے جب اس کو پیسے

چاہیے ہو یہ تو کوئی مطلب ہو ورنہ

عارب وہ بھی شاہ زر کے کین میں آئے یہ ہو ہی نہیں

سکتا تبھی کین کا دروازہ کھولے وہ چیر کو

قریب کئے اس پر بیٹھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ زر کو دیکھنے لگا اور سوچنے لگا کیسے مانگو

پیسے شاہ میر تو دے نہیں رہا ابھی وہ سوچ ہی

Posted On Kitab Nagri

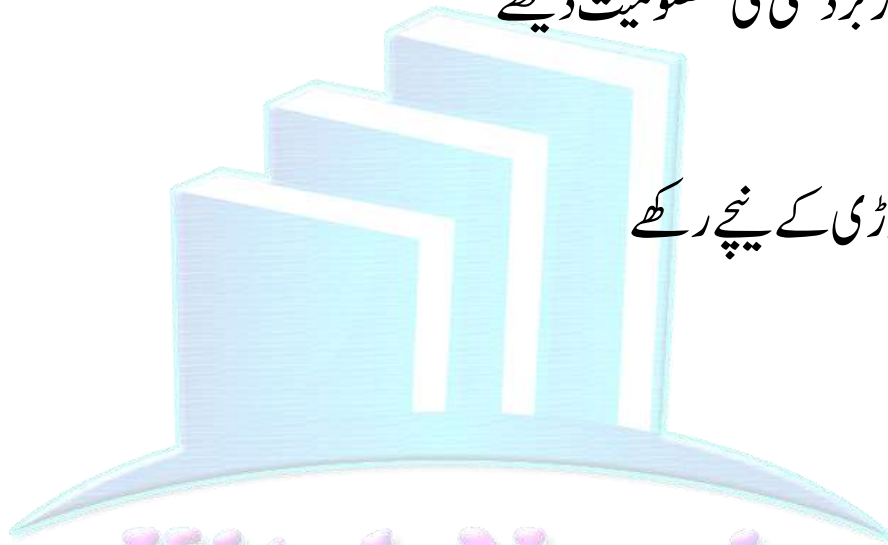
رہا تھا۔۔ کہ شاہ زربولا

کس لئے یہاں آئے ہو ضرور کوئی کام ہوگا۔

وہ اس کے چہرے پر زبردستی کی معصومیت دیکھے

بولا اور ایک ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھے

اس کو تکنے لگا



بھائی ایسی تو کوئی بات نہیں ہے میں تو ویسے ہی

چلا آیا۔، وہ اپنی چوری پکڑی جانے کی وجہ سے جو

منہ میں آیا بول گیا۔ لیکن وہ بھول گیا آگے بھی

Posted On Kitab Nagri

اس کا ہی بھائی ہے۔۔

ایسے ہی تم آہ نہیں سکتے اور اگر آہ بھی گئے ہو تو

فضول بات کیئے بنا رہ بھی نہیں سکتے تو سیدھے سے

اصلی بات کی طرف آؤ وہ اس کے اوپر طنز کرتے ہوئے بولا



www.kitabnagri.com

ہا ہا بھائی ویسے ماننا پڑے گا آپ جانتے بہت اچھے سے

ہو مجھے وہ کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

مدے پر آؤ جلدی میرے پاس فالتو ٹائم نہیں ہے کہ تم پر

ضائع کرو وہ غصے میں اسکی طرف دیکھتے سگریٹ سلکھانے لگا

بھائی بات دراصل یہ ہے کہ مجھے پیسے چاہیئے۔

شاہ میر مجھے کتاب لینے کے لئے پیسے ہی نہیں دے رہا

وہ اپنی بات ختم کرتے جلدی سے اپنا رخ ڈر سے موڑ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیتا ہے کہ کہیں تھپڑ ہی نہ پڑ جائے تبھی وہ بولتا

کتنے پیسے چاہیے؟ وہ اپنا والٹ نکالے پوچھتا ہے

وہ شاہ زر کو حیرت سے دیکھنے لگا اور بامشکل بولا

Posted On Kitab Nagri

بھائی صرف پانچ ہزار وہ اس کا موڈ ٹھیک دیکھے

جلدی سے بول دیتا ہے۔

یہ لو اور جا کر کتاب لو اور پیپر کی تیاری کرو

مجھے اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ نظر نہ آؤں

وہ اس کو آخر میں وارن کرتے ہوئے سگریٹ کو اپنے پاؤں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کے نیچے مسلنے لگا

جی بھائی وہ جلدی بولے باہر کی طرف لپکا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شہزادہ آرمی ہو یا میں اکیلی چلی جاؤ۔ وہ اس کو دھمکانے والے انداز میں بولی۔

شہزادہ اور فلزہ باہر شوپنگ کے لیے جارہی تھی۔ ملائکہ یونیورسٹی اپنا رزلٹ معلوم کرنے گئی تھی۔۔

آپو بس پانچ منٹ وہ کمرے سے چیتے ہوئے بولی

بس پانچ منٹ ورنہ میں اکیلی ہی چلی جاؤ گی وہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کو بولے لاونج میں صوفے پر بیٹھ گئی۔

لے آگئی آپو۔۔ وہ جلدی سڑھیاں اترنے کی وجہ سے

ہانپتے ہوئے بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو اب وہ دونوں باہر کی طرف نکل گئی۔۔۔



بھائی کو تو بول دیا کتاب لینی ہے لیکن اب جو بلا

میرے سر پر ہے اس کا کیا کرو۔۔

وہ سوچنے والے انداز میں بولا۔۔۔

کیونکہ اس کی کالج کی لڑکی نے زبردستی کے

سودے اسے گفٹ لانے کو بھیجا اور دھمکی دی

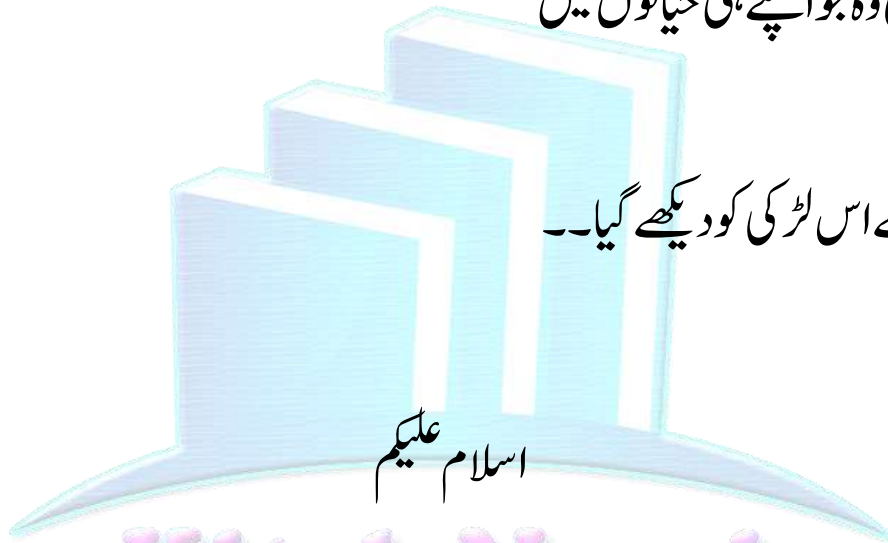
Posted On Kitab Nagri

اگر نہیں لائے تو تمہارے بھائی تک بات پہنچاؤ گی کہ

اس کا بھائی کا لچ پڑھنے کم اور لڑکیوں سے زبردستی دوستی زیادہ کرتا ہے۔۔۔۔۔

تبھی اس کی ٹکڑ ہوئی وہ جو اپنے ہی خیالوں میں

تھا ایک ہی اینگل سے اس لڑکی کو دیکھے گیا۔۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)



ہائے میرا سر۔۔۔ کونسا بیلڈوزر کھڑا ہے یہاں۔

وہ جو فلزہ کے ساتھ شوپنگ کرنے میں مصروف تھی۔

فلزہ کو کتابوں کی دکان میں جاتا دیکھ بہانا بنا کر یہاں

www.kitabnagri.com

وہاں ٹہلنے لگی۔۔ جب ہی اس کی ٹکر عارب سے ہوئی۔

عارب جو اس کو دیکھتا ہی رہ گیا کوئی اتنا خوبصورت

Posted On Kitab Nagri

کیسے ہو سکتا ہے یا پھر اس نے آج تک ایسی لڑکی دیکھی

نہیں۔۔۔)

چھوٹا سا کد جو بامشکل اس کے کندھے تک آتا ہو گا

گھٹنوں تک آتی شرٹ اور ٹائٹس پہنے گلے میں مفلر

کی طرح ڈوپٹہ ڈالے بالوں کو جوڑے میں مقید کئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جس کی دو لٹیں اس کے چہرے پر جھول رہی تھی

کاٹ دار لب اس پر ریڈ لپ اسٹک چھوٹی سی ناک

پر غصے سے پھولی ہوئی نوز پن۔ چہرے پر پڑتا

Posted On Kitab Nagri

د مپل۔ جھیل جیسی آنکھوں میں گول گول بڑا سا چشمہ

گوری رنگت جو دھوپ میں اور دمک رہی تھی۔ وہ کسی کو بھی اپنی طرف مائل کرنے کا ہنر رکھتی تھی۔



او۔ ہیلو کہاں گم ہو دیکھ کر نہیں چل سکتے وہ

عرب کے آگے چٹکھی بجاتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جی! ہاں جی بولے وہ ہوش کی دنیا میں آتے فوراً بولا

دیکھ کر نہیں چل سکتے وہ آنکھوں کو گھمائے بولی

Posted On Kitab Nagri

جی پر میں تو دیکھ کر ہی چل رہا تھا وہ اس کی آنکھیں

گھمانے والی حرکت پر بامشکل اپنے آپ کو کنٹرول کئے

بولا۔۔ ہاں تم دیکھ کر نہیں چل رہے تھے میں تو ٹھیک چل رہی تھی وہ اس کی طرف انگلی اٹھائے
صد مے سی کیفیت میں بولی۔ دیکھے مس اپنی کی غلطی کسی دوسرے

پر نہیں ڈالنی چاہیے وہ بھی عارب تھا کہاں اپنی غلطی

مانتا شاہ کو تنگ کرنے میں اسے الگ ہی مزا آنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میری غلطی خود آکر مجھ سے ٹکرائے ہو اور بول

رہے ہو میری غلطی جلدی سے معافی مانگو

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے وہ حکم دینے والے انداز میں بولی۔۔

میں کیوں معافی مانگو معافی تو تمہیں مانگنی

چاہیے وہ اس کی جرت دیکھتے ہوئے بولا

آج تک کبھی اس نے کسی سے معافی نہیں چاہے غلطی

اس کی ہی ہو۔۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں نہیں مانگو گی تم سے معافی شکل دیکھی ہے

اپنی وہ اس کی شکل پر تنقید کرتے ہوئے بولی۔

تم نے اپنی شکل دیکھی ہیں بلکل مری ہوئی

Posted On Kitab Nagri

چھپکلی جیسی لگتی ہے۔۔ وہ اسی کے انداز پر

اس پر تیر چلاتے ہوئے بولا

اور تم نے اپنی شکل دیکھی۔ بالکل مرے ہوئے بکرے جیسی لگتی ہے۔

وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔

تم نے مجھے بکرا بولا وہ بھی مرا ہوا۔ تمہاری ہمت کیسے

ہوئی۔۔ وہ غصے میں بولتے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

جیسے تمہاری ہوئی تھی ہمت مجھے چھپکلی بولنے کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی اس کی طرف قدم بڑھانے لگی۔۔

تمہیں تو میں چھوڑو گا نہیں۔ وہ پھر اس کی

طرف بڑھنے لگا۔۔

پہلے پکڑ تو لو وہ اس کو زبان دیکھائے آگے کی

طرف بڑھ گئی۔۔۔



www.kitabnagri.com

پاگل پتا نہیں سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔

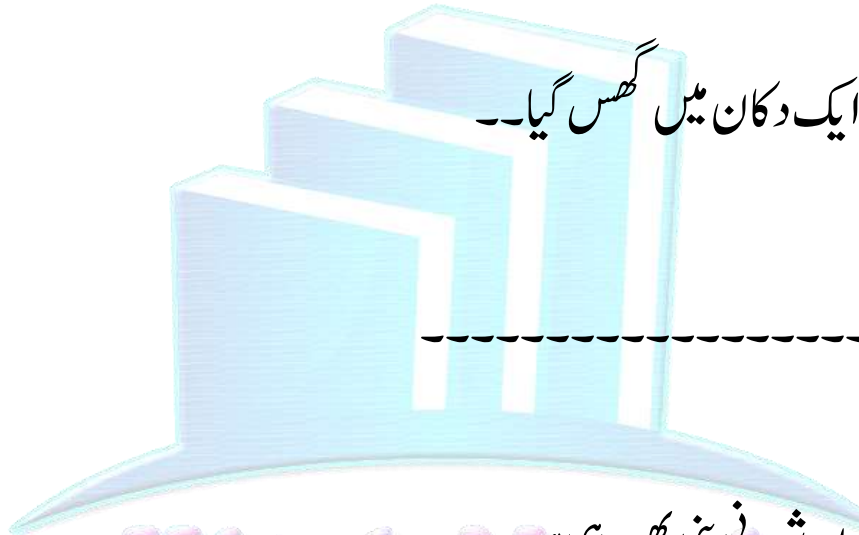
ویسے لڑکی بڑی دبنگ ہے میری دعا ہے ایک اور ملاقات ہو

Posted On Kitab Nagri

میری اس چھپکلی سے وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا پر اس کو کیا پتا اس کی مانگی ہوئی دعا

قبول ہو چکی ہے۔۔

وہ بھی آگے گفٹ لینے ایک دکان میں گھس گیا۔۔



کیا ہوا تمہیں تم یوں کیوں شیرنی بنی پھر رہی ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فلزہ شاہ کو غصے میں چشمہ ناک کے اوپر کرتے ہوئے۔

دیکھ بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک پاگل سے پالا پڑا تھا ملواؤں آپ کو اگر کہیں تو!

وہ فلزہ پر غصہ اتارتے ہوئے اپنا مفلر ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔!

اچھا اچھا مجھ پر کیوں غصہ کر رہی ہو بی

ریکس آجاؤریسٹورنٹ چلتے ہیں۔۔ وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اس کو خاموش کرواتے ہوئے بولی

--

ہاں چلے جلدی ویسے بھی آپ نے یہاں مجھے بور کر دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہے لینے کیا آئے تھے اور آپ کیا لے رہی ہے۔۔

وہ بھی اس کے پیچھے چلتے بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آگئی بیٹا! زلٹ کا پتا چلا کچھ۔ خدیجہ بیگم

بیٹی کو تھکا دیکھ اس کو پانی دیتے بولی

ارے امی میں خود لے لیتی آپ کیوں لے آئی۔

اور زلٹ کی شیٹ اتوار کو ملے گی دیکھتے۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہیں کیا ہو گا وہ پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولی۔

انشاء اللہ! چھا ہی ہو گا ٹینشن نہ لو۔۔

انشاء اللہ! ویسے یہ دونوں کہاں ہے دیکھائی

Posted On Kitab Nagri

نہیں دے رہی وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئی خدیجہ بیگم سے بولی۔۔

وہ دونوں بازار گئی ہے بس آتی ہی ہو گئی تم فریش ہو جاؤ وہ بولتے ہوئے کھڑی ہوئی تبھی فلزہ اور شاہ

گھر میں داخل ہوئی

لو آگئی دونوں آفندی صاحب ہال میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔۔ اور صوفے پر بیٹھ گئے۔۔



یہ ایسے کیا ہوا ہے منہ کیوں پھیلا یا ہوا ہے ملا نکلہ

www.kitabnagri.com

شاہ کے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فلزہ سے بولی۔

پتا نہیں میں نے بھی پوچھا تو بول رہی ہے ایک پاگل سے

Posted On Kitab Nagri

پالا پڑا تھا فلزہ ملائکہ کو کندھا چکا کر بولی۔۔

مجھے تو آج پتا چلا ویسے کہ اس سے بھی بڑا

کوئی پاگل ہے ملائکہ اس کے مزے لیتے ہوئے بولی۔۔

ملائکہ ابھی نہ کرو شاہ اس کو دور کرتے ہوئے بولی۔

تبھی خدیجہ بیگم بولی۔۔ اچھا بتاؤ ہوا کیا!



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تبھی اس نے بازار میں ہوا قصہ ان کو سنایا۔

ملائکہ جو اپنی ہنسی روکے بیٹھی لال ہو رہی تھی

ایک دم سے اس نے زور سے قہقہا لگایا

Posted On Kitab Nagri

اس کے پیچھے سب نے مشترکہ قہقہا لگایا۔۔

آپ سب ہنس رہے ہیں میں نہیں کر رہی آپ سے بات

شاہ پیر پٹج کر کمرے کی طرف دوڑی۔۔

ویسے مجھے لگتا ہے شاہ کو کوئی اسکا بچھڑا ہوا

ساتھی ملا تھا۔۔ ملا نہ کہ ہنستی ہوئی بولی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب وہ ناراض ہو کر گئی ہے اس کو کون منائے گا۔۔

ارے یہی بیٹھی رہو اس کے غصے کا پتا تو ہے ناراض ہو کر

Posted On Kitab Nagri

گئی ہے تھوڑی دیر میں ہمارے ساتھ بیٹھی ہوگی۔ ملائکہ

فلزہ کو بیٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔



پتا نہیں ان لڑکیوں کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔ جب

دیکھو کوئی نئی فرمائش کر دیتی ہے۔ بندے کو تھوڑا تو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خیال ہو نہیں جو منہ میں آئے گا بول دے گی۔۔

وہ غصے میں صوفے پر بیٹھے۔ بولا۔۔

کیا ہوا خیر ہے کیوں اتنے غصے میں ہوں

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر عارب کو غصے میں دیکھ بولا۔

کچھ نہیں کسی سر پھری سے ٹکر ہو گئی تھی آج

وہ پاؤں پر پاؤں رکھتے ہوئے بولا۔

اووہ۔۔ تو کیا ہوا پھر وہ تجسس کے مارے بولا۔

عارب نے آج ہوئی ساری روادار شاہ میر کو بتائی

جس کی سنے وہ اس کو ہونق بنے دیکھتا گیا۔

پھر ایک دم قہقہا لگایا۔۔



Posted On Kitab Nagri

عارب شاہ کو کوئی لڑکی بکرا بول کر گئی ہے۔

وہ بھی مرا ہوا ہا ہا شاہ میر ہنستے ہوئے

بولا۔۔

ہنس لے آپ بھی ہنس لے۔ وہ اس کو گھورتے بولا

اچھا ویسے بتائے آج گھر میں کوئی دیکھائی

نہیں دے رہا عارب شاہ میر سے گھر میں خاموشی

کی وجہ پوچھتے ہوئے بولا

وہ داد اسائیں۔ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

Posted On Kitab Nagri

تو وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں اور

شاہ زربھائی آفس میں ہے بابا سائیں

جرگے میں مصروف ہیں اور امی کیچن میں موجود

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہیں اور جہاں تک میری بات ہے میں تمہارے سامنے

وہ اس کو بتاتے آخر میں اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔



اچھا اچھا بس اب میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں

www.kitabnagri.com

مجھے کوئی ڈسٹر ب نہ کرے۔۔ وہ حکم دیتے ہوئے بولا

آیا بڑا چنگیز خان مجھے تنگ نہ کرنا چھو

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر اس کو گھورتے بولا۔۔۔

آج کیوں سب اتنے خاموش ہیں۔ خیر تو ہے شاہ لاونج میں بیٹھی چپس کھاتے ہوئے ملائکہ اور فلزہ سے بولی۔

کیوں تمہیں ڈانس کر کے دیکھائے۔ ملائکہ نے اپنی کتاب پڑھتے ہوئے کہا تھا۔ سوچ تو میں بھی یہی رہی ہو

کہ آپ کو ڈانس

کرنے کا بولو ثناء کہاں ملائکہ کو تنگ کئے بنا رہنے والی تھی

ہاں بس اب یہی رہ گیا ہے کہ ہم ناچنا شروع کر دے۔ اس

پاگل کے لئے۔ ملائکہ تیش میں آتے بولی۔ میں تو ایسے ہی

مذاق کر رہی تھی آپ نے تو سیریس ہی لے لیا وہ منہ بنائے

چپس کھانے لگی تھی تم کبھی سیریس نہیں ہو سکتی

یہ تو مجھے پہلے سے ہی پتا ہے آج پتا چلا ہے دماغ بھی خراب ہے۔ اب میں نے کیا کیا ہے؟ ثناء رونے والی

شکل

بنائے بولی تھی۔ اچھا بس کرو دونوں جانی دشمن کی

طرح لڑ رہی ہو۔ فلزہ ان دونوں کو چپ کروانے لگی تھی

Posted On Kitab Nagri

اچھا آپ کو یاد ہے کل کیا ہے شاہ جو کب سے یہ پوچھنے کے لئے بیتاب ہو رہی تھی آخر اس نے موقع دیکھ

کر پوچھا۔ ہاں کل اتوار ہے فلزہ لاعلمی کا مظاہرہ کرتے

ہوئے بولی۔ اور کچھ ہاں یاد آیا۔ ملائکہ ایک دم جوش

سے ثناء کا چہرہ دیکھتے بولی جو اس کی بات سے چمک اٹھا تھا۔۔ کل میری دوست کی منگنی ہے وہ کتاب بند

کئے صوفے پر بیٹھتے تھی۔۔ تبھی ثناء اٹھ کر اپنے کمرے

میں چلی گئی۔۔ پیچھے فلزہ اور ثناء آگے کی پلینگ کرنے

لگی۔۔ ثناء اپنے کمرے میں بیٹھی سوچنے لگی ایسا کیسے ہو سکتا ہے کسی کو میری برتھ دے یاد نہ ہو۔ وہ آئینے کے

سامنے کھڑے اپنے بال کو بناتے ہوئے سوچنے لگی

www.kitabnagri.com

رات کو جب وہ سو رہی تھی تو اس کو اپنے کمرے میں

کسی کی موجودگی کے احساس

سے اٹھی جب اٹھ کر دیکھا تو فلزہ اور ملائکہ کے ساتھ

خدیجہ بیگم اور آفندی صاحب بھی اس کو برتھ دے ویش

Posted On Kitab Nagri

کرنے لگے وہ ایک دم آفندی صاحب کے گلے لگے رونے لگی۔

کیا ہوا میرا بچہ رو کیوں رہا ہے۔ وہ اس کو اپنے سامنے

کرتے ہوئے بولے تھے۔۔ مجھے لگا کسی کو میری برتھ ڈے یاد

نہیں ایسا ہو سکتا ہے ثناء کا برتھ ڈے ہو اور ہمیں یاد نہ

ہو فلزہ نے ثناء کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔

اچھا تو وہ کیا تھا جو صبح کر رہی تھی وہ ان کو صبح والا

واقعہ یاد کرانے لگی تھی۔

اررے وہ تو ہم تمہیں تنگ کر رہے تھے یہ تو ہم نے پلین کیا

تھاملا نکہ ثناء کے گال کھینچتے ہوئے بولی۔

اب بہت ہو اور ناچلو کیک کا ٹو خدیجہ بیگم

ثناء کو پیار کرتے ہوئے بولی۔۔ تبھی سب نے مل کر کیک کاٹا

اچھا میں کل اپنے گفٹ لونگی ثناء سب کو انگلی

دیکھاتے ہوئے بولی۔۔

ہاں ہاں لے لینا ابھی تو چلو سونے مجھے تو

اب نیند آرہی ہے۔۔ ملا نکہ ثناء کو بولے اپنے کمرے کی

Posted On Kitab Nagri

طرف چل پڑی۔۔۔

لیکن ان کو کیا پتا تھا آنے والا کل انکی زندگی بدل دے

گا۔۔۔

شاہ زر جو اپنے آفس میں کام میں مصروف تھا عارب کے

کال آنے پر بولا۔ کیا کام ہے؟ جلدی بولو۔

بھائی آپ جلدی گھرا جائے دادا سائیں

کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے بابا سائیں اور شاہ میرا نہیں

ہسپتال لے کر گئے ہیں۔۔ وہ ٹینشن میں جلدی جلدی بولا

اور تم یہ مجھے اب بتا رہے ہو۔۔۔

کوئسے ہسپتال گئے ہیں مجھے لوکیشن سینڈ کرو

وہ غصے میں بولے جلدی سے موبائل۔ بند کر گیا۔

اور کار کی چابی اٹھائے باہر کی طرف نکل گیا۔۔

ایک تو بتاؤ تو بھی مصیبت نہ بتاؤ تو بھی مصیبت۔۔ وہ منہ بنائے شاہ زر کو لوکیشن بھیجنے لگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دادا سائیں اب کیسی طبیعت ہے۔ شاہ زر فکر مند لہجے میں بولا۔۔۔ بابا سائیں آپ کو پتا ہے ہم کتنے پریشان ہو گئے

تھے سکندر شاہ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

شاہ میر پیچھے ان کی بات پر اپنا سر ہاں میں ہلانے

لگا جیسے کہہ رہا ہو ہم کتنے پریشان تھے۔۔۔ اگر آپ کو

اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

سکندر مجھے گھر لے چلو مجھ سے یہاں نہیں رہا

جار ہا وہ چہرے پر اکتاہٹ لئے بولے۔۔۔

بابا سائیں آج رات رہ لے کل چلے گے

سکندر میرے بیٹے کو ڈھونڈو میں اس سے ملنا چاہتا ہوا اپنے مرنے سے پہلے۔۔۔

دلاور شاہ سکندر شاہ کو اپنے پاس بلاتے ہوئے بولے۔۔۔

بابا سائیں ایسا نہ بولے میں شاہ زر سے کہتا ہوں

وہ اپنے لوگوں کو بولے وہ دلاور شاہ کو تسلی دیتے بولے

کہیں انہوں کی طبیعت زیادہ نہ بیگڑ جائے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زراپنے چچا کوڈھونڈواوران کی معلومات نکلواوے۔
سکندر صاحب نے شاہ زرا کو کہا جو ہسپتال کی باہر کھڑا سیگریٹ سلگھانے میں مصروف تھا۔۔
خیر تو ہے اچانک یوں چچا سائیں کا کیوں پتا کروانا
ہے وہ اپنی سیگریٹ دور پھینکتے بولا۔۔
تمہارے دادا سائیں کی خواہش ہے وہ ان سے ملنا
چاہتے ہیں۔۔۔ سکندر صاحب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے
بول کر اندر کی طرف چل پڑے۔۔

؟

مجھے کل تک ساری معلومات چاہیے ان کے بارے میں
شاہ زراپنے آدمیوں کو آفندی شاہ کا پتا کرنے کا
بول کر۔ گاڑی کی طرف لے کر نکل گیا۔۔۔

اب میں کیا کروا کیلے سب چھوڑ کر چلے گئے مجھے
نیند آ نہیں رہی بھوک بہت لگی ہے
تبھی اس کو شاہ زرا گھر میں آتے دیکھائی دیا تھا

Posted On Kitab Nagri

یہ لو یہ کھا لو تمہارے لئے لایا ہو وہ بول کر اپنے کمرے میں
فریش ہونے چلا گیا۔۔

چل عارب تیرا تو کام ہو گیا وہ ٹی وی کھولے
صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اب اپنے گفٹ کب ملیں گے وہ ملا نہ کہ اور فلزہ کو گھورتے ٹی وی کے پاس بیٹھی تھی۔

کیوں مری جا رہی ہو گفٹ کے لئے مل جائے گے

تھوڑا صبر کر لو ملائکہ نے اس پر طنز کرتے ہوئے کہا تھا۔

تبھی دروازہ بجاٹھا اٹھتے دروازے کی طرف بڑھی۔

اور دروازہ کھول کر ایک ساتھ اتنے لوگوں کو دیکھ کر بولی۔

آپ شاید غلط گھر میں آگئے ہیں۔

نہیں ہم سہی گھر میں آئے ہیں اپنے بابا کو بلاؤ

دلاور شاہ پو لے۔

صبح ان کو جیسے ہی خبر ملی کہ آفندی صاحب

Posted On Kitab Nagri

کراچی میں رہتے ہیں تو فوراً ان سے ملنے
کراچی کے لئے نکل گئے دلاور شاہ، سکندر شاہ
شاہ میر شاہ اور شائستہ بیگم ان کے گھر کے لئے نکلے۔۔
شاہ زر آفس کی میٹنگ کی وجہ سے اناسکا۔
اور عارب کو شاہ زر نے جانے سے مانا کر دیا جس کی۔
وجہ سے وہ گھر میں بیٹھا تھا۔۔۔

بابا وہ تو گھر پر نہیں ہیں وہ ان کو بتانے لگی جیسے
کوئی احسان کر رہی ہو۔۔
بیٹا ماما تو گھر پر ہونگی ہاں وہ تو ہے۔

وہ ان کو بتانے والے انداز میں بولی۔
تو آپ بولا دے گی تو مہربانی ہوگی پیچھے کھڑا
شاہ میر ثناء کو کب سے پوچھ تاج کرتے دیکھ بولا
ہاں آپ زرارو کے میں بولا تھی ہو۔۔

کون ہے ثناء ایک تو تم دروازے پر جاؤں تو وہی رہ جاتی

Posted On Kitab Nagri

ہو۔ ملائکہ ثناء کے پیچھے آتے ہوئے بولی۔۔

شاہ میر سمیت سب اس کو دیکھے کچھ دیر

سوچ میں پڑ گئے کیونکہ ملائکہ خدیجہ بیگم کی

پر چھائی تھی وہی نین نقش وہی چال۔۔

کون ہے وہ ثناء کے قریب آتے ہوئے بولی۔۔

کوئی بابا سے ملنے آئے ہیں۔۔۔

تو تم نے انہیں ادھر کھڑا کیا ہوا ہے تمہارا دماغ کہاں ہوتا

ہے آپ آئے اندر ملائکہ ثناء کو آنکھیں دیکھاتے ان

کو اندر لاؤنج میں بیٹھائے امی کا آنے کا بولتے کیچن

کی طرف چائے بنانے چلے گئی۔۔

ثناء وہاں صوفے پر بیٹھے ایک ایک کو گھورنے لگی

جیسے ان سب کا ایکسرے کر رہی ہو۔۔

اور سوچنے لگی۔۔ یہ جو انکل ہیں یہ تو بابا۔ جیسے

لگ رہے ہیں وہ دلاور صاحب کو دیکھتے بولی۔ ایک بات بولو

آپ تو میرے بابا جیسے لگ رہے ہیں ویسے آپ کو

Posted On Kitab Nagri

پتا ہے دنیا میں ایک شکل کے سات لوگ ہوتے ہیں وہ
ان کو بتاتے ہوئے بولی جیسے ان کو کوئی اہم معلومات
دے رہی ہو۔۔

تبھی خدیجہ بیگم آئی اور ان کو دیکھ کر کچھ دیر
کے لئے چونکی پھر چہرے کے تاثرات ٹھیک کئے بولی۔۔
بابا سائیں آپ۔ ہاں ہم کیوں ہم نہیں آ سکتے۔
دلاور شاہ نے جانچتی نظروں سے کہا تھا۔
ایسا نہیں ہیں میں ابھی وہ کچھ بولتی گھر کا دروازہ
بجا۔ ثناء باہر دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے گئی۔ تھی
بابا کوئی آپ سے ملنے آئے ہیں۔ وہ ان کو بتاتے ہوئے بولی۔
بیٹا پہلے مجھے اندر تو آنے دو۔ وہ اس کو دروازے پر
ان کا راستہ روکے دیکھ بولے۔۔

اوو سوری آپ چلے اندر۔۔ جانی پہچانی آواز
پر جب وہ لاونج کے اندر گئے تو دلاور صاحب کو دیکھ
کر چونکے اتنے سالوں بات اپنوں سے ملنا ان کے آنکھوں

Posted On Kitab Nagri

میں آنسوؤں بھرنے لگے لیکن وہ بڑی مہارت سے چھپا گئے۔

دلاور صاحب اس کو دیکھ کر کھڑے ہوئے

آج بھی وہی کشش چہرے پر لئے وہ ان کے سامنے

موجود تھے وہ اپنی باہیں کھولے ان کو اپنی طرف

بولار ہے تھے آفندی صاحب مضبوطی سے ان سے گلے ملے۔

بابا سائیں آپ یہاں وہ ان سے دور ہوتے ہوئے بولے

ہاں ہم اب اور تمہیں خود سے دور نہیں۔ رکھ

سکتے ہم چاہتے ہیں تم ہمارے ساتھ حویلی چلو۔ اور

ہمارے ساتھ رہو وہ ان سے بولے آفندی صاحب خدیجہ

بیگم کی طرف دیکھنے لگے تبھی دلاور صاحب بولے

تم اپنی بیوی اور بچوں کو بولو سامان پیک کرے کل

ہمارا ڈرائیور تمہیں لینے آئے گا۔ وہ آفندی صاحب کے کچھ بولنے سے پہلے بولے تھے

ہاں بھائی آپ چلے ہمارے ساتھ حویلی آج بھی وہاں

کا ایک حصہ بابا سائیں نے کیسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیا۔

آپ چلے اور وہاں رہے گے سکندر صاحب اپنے چھوٹے بھائی سے گزارش کرتے ہوئے بولے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

بابا سائیں میں آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو لیکن میں
اپنی بچیوں کی رضامندی پوچھنا چاہتا ہوں۔۔

بلاؤ ان کو باہر ہمارے سامنے پوچھو بلکہ میں ہی ان سے پوچھو گا۔۔ دلاور صاحب حکم دینے والے انداز
میں بولے

تھے۔۔ آفندی صاحب خدیجہ بیگم کو اشارہ کرتے ہوئے
دونوں بیٹیوں کو لانے کو بول رہے تھے
خدیجہ بیگم ان کو بولانے ان کے کمرے میں گئی۔۔

او اب سمجھیں یہ ہمارے دادا جان ہیں۔۔ وہ منہ پر انگلی رکھے سوچنے لگی۔۔ تبھی
دلاور شاہ نے کہا یہ تو بالکل الگ پیس لگ رہی ہے۔۔ یہ تمہاری بیٹی ہے۔۔۔ وہ ثناء کو دیکھتے آفندی
صاحب سے

بولے۔۔ جی یہ میری چھوٹی بیٹی ہے ثناء اور دو بھی ہے

یہ میری بڑی بیٹی فلزہ اور یہ ملائکہ وہ ان تینوں کا

تعارف کرواتے ہوئے بولے۔۔۔

بیٹا ہمیں آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔ وہ بنا کوئی تمہید

بنائے بولے۔۔ تھے

Posted On Kitab Nagri

وہ تینوں آفندی صاحب کو دیکھنے لگی۔۔ آفندی صاحب نے تینوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
تو وہ بیٹھیں۔ میں آپ کا دادا ہوا اور یہ آپ کے تایا۔۔

اور یہ آپ کی تائی ہیں۔ اور یہ شاہ میر تمہارے تایا کا دوسرے نمبر کا بیٹا۔۔ باقی دو گھر ہیں۔۔ ہاں تو
مدعے کی طرف آتے ہیں میں تم لوگوں کو اپنے ساتھ حویلی لے کر جانا چاہتا ہوں وہ تینوں ایک
دوسرے کو

دیکھ کر یقین کرنے لگی کہ اتنے سال بعد ان کے دادا۔

تایا تائی اور تو اور ان کے کزن کہاں سے نکل آئے۔۔۔

اگر بابا کی ہاں ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

فلزہ نے اپنے بابا کے فیصلے کو آگے رکھنے کو ترجیح دی۔

اور ان دونوں نے اس کی بات کی تائید کی۔۔

اچھا تو پھر فیصلہ ہوا کل تم لوگ حویلی کے لئے نکلو

گے دلاور شاہ کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔۔ پیچھے سکندر صاحب اور شائستہ بیگم سمیت سب شاہ میر

بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔

اررے بابا سائیں آپ روکے تو تھوڑی دیر وہ ان کو

روکتے ہوئے بولے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارے نہیں ہمیں نکلنا ہے اور کل ٹائم سے پہنچ جانا۔۔۔

وہ روعبدالراز میں بولے باہر کی طرف نکلے تھے

پیچھے سکندر صاحب بھی اپنے بھائی سے مل کر باہر کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔

ایک بات تو بتاؤ ملائکہ یہ جو کیا نام تھا ہاں

شاہ میر بھائی ہیں یہ کچھ زیادہ اکڑو نہیں ہیں۔۔ وہ ملائکہ

کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہوئی بولی جو اپنے ہی کاموں میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

گھر سے نکلتے شاہ میر کے قدم خود ہی ملائکہ کا جواب سننے کے لئے روکے۔۔۔

ایک بات بتاؤ تم نے کیا یہاں بیٹھ کر سب کا معائنہ کیا تھا۔

اور میں نے اتنی غور سے نہیں دیکھا۔ وہ اپنی ہی دھن میں بولی اور پیچھے کھڑے شاہ میر کو دھچکا لگا۔

یعنی باقی لڑکیاں پیچھے موڑ موڑ کر اس کو دیکھتی اور اس لڑکی نے اس کو آنکھ اٹھا کر دیکھا تک نہیں وہ

سوچتے

www.kitabnagri.com

باہر کی طرف نکل گیا تھا۔۔

صبح سے ہی آفندی ہاؤس میں ہل چل مچی ہوئی تھی ثناء بیٹھے سب کو مزے سے دیکھنے میں مصروف تھی

ملائکہ کبھی یہاں تو کبھی اوپر۔ فلزہ خدیجہ بیگم کی مدد کروانے میں مصروف اور آفندی صاحب حویلی سے

بھجی گئی گاڑی میں سب کا سامان رکھنے میں مصروف تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم کیا یہاں بیٹھی رہو گی کچھ کام کروالو یہاں آکر

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

یہاں بیٹھ کر منہ دیکھنے سے تو بہتر ہی ہے۔ فلزہ تیش کے عالم میں بولی۔۔۔

ثناء فلزہ کے پاس آکر اس کے سر کو ہاتھ لگائے اسے

Posted On Kitab Nagri

عجیب نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔۔

اب ایسے کیوں دیکھ رہی ہو کام کرو فلزہ نے چپڑتے ہوئے
کہا تھا۔۔۔

اررے میں دیکھ رہی تھی آپ کے اندر ملائکہ والی روح آگئی ہے کیا جو آپ ایسے غصہ کر رہی ہیں۔ وہ منہ
پھلائے

اس کو دیکھنے لگی۔۔

ثناء ابھی میرا کوئی موڈ نہیں ہے مذاق کا پلیر یہ جلدی سے پیک کرو میں کمروں میں دیکھ لو اور کوئی چیز رہ تو
نہیں گئی۔۔ وہ ثناء کو بولی کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔
اچھا بھی کر رہی ہو۔۔۔ سب کا دماغ شاید خراب ہو گیا۔۔

جو عجیب عجیب حرکتیں کر رہے ہیں۔۔ بھلا کیا وہاں کپڑے اور ضرورت کا سامان نہیں ملتا جو اتنا سب
لے کر جا رہے ہیں وہ ایک ہاتھ تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے۔ اور دوسرا کمر پر ٹکائے۔۔ بڑبڑانے لگی۔۔۔

ثناء یہ خود سے باتیں بعد میں کر لینا پہلے جلدی سے
یہ پیک کرو۔۔ پیچھے سے ملائکہ اس کو خود سے باتیں
کرتے دیکھ بولی۔۔۔۔۔

اچھا بھی کر رہی ہو ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم وہاں رہنے

Posted On Kitab Nagri

نہیں جنگ کرنے جارہے ہیں جو اتنا سب کچھ۔ کر رہے ہیں
آفندی صاحب سب کو گھر سے نکالے اس کو تالا لگائے
دیکھنے لگے۔ وہ سب بھی اپنے پورے گھر کو دیکھنے لگی۔

میرا یہاں سے جانے کا دل نہیں ہے یہاں ہماری بچپن کی یادیں اور ہیں ثناء روہانسی ہوئے بولی۔۔
ثناء ہم آتے رہے گے گھر اور ویسے بھی یہ آج بھی ہمارا گھر ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ فلزہ اس کو گلے سے
لگائے سمجھاتے ہوئے بولی۔ دل میں اس کو بھی اس گھر کو چھوڑنے کا دکھ تھا۔۔

سب بڑی سی مٹریڈیز میں بیٹھے آخری بار اپنے گھر کو
دیکھے الوادع کہتے آگے سفر کے لئے نکلے۔ ان کی گاڑی کے پیچھے گاڑ سے بھری گاڑی ان کے ساتھ تھی
جو دلاور شاہ کے حکم پر ان کو شاہ حویلی سہی سلامت پہنچانے تک
ان کے ساتھ رہنی تھی۔۔

ثناء جو گاڑی سے باہر گاؤں میں داخل ہوتے ان کے
گاؤں کو دیکھ رہی تھی اپنے پیچھے آتی گاڑی پر آفندی صاحب سے بولی تھی۔۔۔

بابا سنیں کوئی گاڑی ہمارا پیچھا کر رہی ہے کب سے

میں ان کو دیکھ رہی ہو آپ دادا کو کال کرے ان کے گاؤں میں ان کی پوتیوں اور ان کے بیٹے کے گاڑی کو
بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھے فلمی انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا یہ جو پیچھے گاڑی آرہی ہے وہ آپکے داداسائیں نے ہی بھیجی ہے ہماری حفاظت کے لئے۔۔
وہ اس کی ایکٹنگ دیکھتے نفی میں سر ہلاتے بولے تھے۔

تبھی گاڑی روکی آپنی ہم یہاں رہے گے۔۔ ثناء فلزہ کو دیکھ بولی کیا پتا شاید۔ تبھی گارڈ نے مین دروازہ کھولا

گاڑی اندر لے جاتے گارڈ نے دروازہ بند کیا اور ڈرائیور گاڑی سے نکلتے آفندی صاحب کی جانب کا دروازہ کھولا۔۔ باقی سب بھی گاڑی سے نکلے۔۔

حویلی کو دیکھنے لگے۔ آپنی یہ باہر سے ایسی دیکھتی ہے تو اندر سے کیسی ہوگی۔۔؟

ثناء نے اس کے قریب سرگوشی نما آواز میں کہا تھا

ثناء جہاں تک میرا خیال ہے ہم بھی پہلی بار آئے ہیں

تم پوچھ تو ایسے رہی ہو جیسے ہم ہر دو تین دن ادھر رہ کر جاتے ہیں ملائکہ اس کے بیوقوفانہ سوال پر

جل کر بولی۔۔۔۔

اچھا اب یہاں نہ شروع ہو جانا۔ یہ ہمارا گھر نہیں ہے جہاں جب چاہوں گی لڑوں گی تم دونوں اور یہاں تھوڑا

Posted On Kitab Nagri

تمیز سے رہنا! ایسا ویسا کچھ نا کرنا جس سے ہماری ماما کا سر جھکے سمجھیں تم دونوں۔ فلزہ ان کو سنجیدگی سے
بولے آگے طرف چلنے کا اشارہ کرنے لگی۔۔۔
پیچھے کھڑی وہ دونوں پہلی بار فلزہ کو اتنا سنجیدہ
دیکھ کر اس کے پیچھے چلی۔۔

دلاور شاہ کو جب ان لوگوں کے آنے کی خبر ہوئی تو
وہ سکندر صاحب کے ساتھ باہر کی جانب بڑھے۔۔
شاہ میر جو ابھی یونیورسٹی سے آیا تھا۔۔۔
دلاور شاہ کے پیچھے نکل گیا۔۔۔ شاہ زرنے بھی آج کی
ساری میٹینگ دلاور شاہ کے بولنے پر کینسل کری۔۔۔
عرب کو تو ویسے ہی موقع کی تلاش ہوتی کے کب شاہ زرا اس کو کالج کی چھٹی کا بولے۔۔۔ اور وہ بھی باہر
کی طرف
نکل گیا۔۔۔۔۔

دلاور شاہ آفندی صاحب کے گلے لگے۔۔ پھر اپنی
تینوں پوتیوں کے سر پر ہاتھ رکھے انہیں دعائیں دی

Posted On Kitab Nagri

سکندر صاحب بھی اپنے بھائی سے گرم جوشی سے ملے۔۔
اور ان کا تعارف اپنے بیٹوں سے کروایا۔۔
آفندی یہ میرا بڑا بیٹا شاہ زر جو ہمارے گھر کا سب سے
سنجیدہ اور اپنے میں رہنے والا سکندر صاحب پہلے اپنے بیٹے کو ملاتے پھر شوخ لہجے میں بولے۔ تھے
آفندی صاحب اس سے ملے اور سکندر صاحب کی بات پر ہلکا سا مسکرائے۔۔۔۔
میرے دوسرے بیٹے سے تم مل ہی چکے ہو شاہ میر سے
یہ ہمارے گھر کا اپنے اصول پر چلنے والا بچا ہے۔۔
آفندی صاحب شاہ میر سے ملے پھر سب سے آخر میں سب کے پیچھے چھپا عارب نکل کر آیا۔۔
اب مجھے بھی تو ملو اے آپ آخر میرے بھی چاچا
سائیں ہیں۔۔ وہ بولتے بولتے ایک دم روکا۔۔۔۔
تم! عارب اور ثناء ایک ساتھ چیخ کر بولے تھے۔۔
ہاں یہ میرا سب سے چھوٹا بیٹا عارب یہ گھر اس کے
بنانا لگتا ہے سکندر صاحب اپنے چھوٹے بیٹے کو سب سے ملائے آخر میں بولے تھے۔
آپ ایک دوسرے کو جانتے ہو۔۔ سکندر صاحب اپنے بیٹے کو
سوالیہ نظروں سے دیکھتے لگے تھے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں۔۔ نہیں میں نہیں جانتا اب وہ کیا بتاتا کہ اس

دن جس سے اس کی ٹکڑ ہوئی وہ اور کوئی نہیں اس کے چاچا کی بیٹی تھی۔۔۔ اور شاہ میر کے علاوہ اس

حوالی میں اسکا کا ذکر کسی سے نہیں کیا۔۔۔۔۔

اچھا اندر تو چلے شائستہ بیگم ان کو باہر کھڑا دیکھ

خدیجہ بیگم اور بچوں کو لئے اندر کی طرف بڑھی تھی۔

شاہ میر جو سوچ رہا تھا اب ان میں سے وہ لڑکی کون ہے جس نے اس پر غور کرنا بھی مناسب نہ سمجھا۔

تینوں ایک ساتھ حویلی کو اوپر سے نیچے دیکھنے لگی۔۔

حویلی کے داخلہ دروازے سے داخل ہوتے ہے بڑا سالانج

جس کے چاروں اور صوفیوں کو رکھے۔۔۔

آگے کی طرف ڈائنگ ٹیبل سے ہوتے ہوئے ایک کیچن جس میں ایک ملازمہ کچھ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔

لاونج کی اور دو کمرے تھے۔ اس کے قریب سے سیڑھیوں سے چڑھتے اوپر لائن سے ہوتے بہت سے کمرے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اماں بی بچیوں کو ان کا پورشن دیکھا دے
جاؤ بیٹا آپ لوگ سفر سے آئے ہو تھک گئے ہو گے آرام کرو
شائستہ بیگم فکر مند لہجے میں ان تینوں کو دیکھتے بولی۔
وہ تینوں اماں بی کے پیچھے ان کے ساتھ چلنے لگی۔۔
آپی یہ حویلی اتنی بڑی ہے کہ مجھے لگ رہا ہے میں اس میں کھو جاؤ گی۔۔۔ ثناء پر سوچ لہجے میں فلزہ کو
بتاتے بولی۔۔۔ بڑی تو واقعی بہت ہے اماں بی نے جب تینوں
کی بات سنی تو بولی۔ بی بی جی ابھی تو آپ نے حویلی
میں گارڈن نہیں دیکھا ہے وہ ان کو دلچسپی سے بتاتے ہوئے
بولی آپ ہمیں ہمارے نام سے پکارے بی بی نہ بولے
آپ ہم سے بڑی ہیں۔ اور اچھا نہیں لگتا کہ آپ ہمیں ایسے
ناموں سے پکارے ہمیں ہمارے نام سے پکارے۔۔۔ وہ ان کو
نرم لہجے میں بولی تھی۔۔۔
لیکن میں کیسے ابھی وہ کچھ بولتی کی ملا نکہ بولی
دیکھے ہم آپ کے بچوں جیسے ہیں آپ کے منہ سے یہ سب

Posted On Kitab Nagri

سننا ہمیں اچھا نہیں لگے گا اور ویسے بھی آخر ہم بھی آپ کی طرح کے عام لوگ ہیں وہ ان سے مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

آپ پہلے حویلی اتنی بڑی ہے اور اب یہ ہم لوگوں کا حصہ ہے یعنی ہم یہاں رہے گے۔۔۔ آفندی صاحب اور خدیجہ بیگم

ان کے ساتھ بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔۔۔

چلو کمروں میں اپنے اپنے وہ سب فریش ہونے چلی گئی۔۔

آپ ایک بات بتائے کیا ہم اب ہم یہی رہے گے۔۔۔ وہ اپنے گھر کو یاد کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

ہاں کیوں! فلزہ اس کو اداس دیکھے اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

ایسے ہی گھر کی یاد آرہی ہے۔ وہ ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

ارے ابھی تو ہم یہاں آئے ہیں اور تمہیں گھر کی یاد آرہی ہے

فلزہ اس کے ہاتھوں کو پکڑے بولی۔۔ دیکھو۔ یہاں

www.kitabnagri.com

آئے ہیں تو کچھ دن لگے گے۔ یہاں کے طور طریقے سیکھنے میں پھر یہ گھر بھی اپنا لگے گا۔ سمجھیں۔۔

وہ اس کو سمجھاتے اس کے بالوں کو سہلانے لگی۔۔

ویسے ایک بات بتاؤ یہ جو تم ہمارے سر پر چڑیل بنی پھرتی ہو یہ کیا صرف ہمارے سامنے ہی ہے ملائکہ

جھپٹتے ہوئے بولی تاکہ اس کا موڈ ٹھیک ہو۔۔ یہ تین بہنیں ایسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک دوسرے سے چاہے لڑ لے لیکن ایک دوسرے کو اداس نہ دیکھ سکتی تھی۔۔۔
آپی دیکھ لے میرا پہلے ہی موڈ خراب ہے اور یہ مجھے اور تنگ کر رہی ہے میں نے نہیں کرنی اس سے بات
ثناء اس

کو دیکھے منہ کی زوایے بدلے بولی تھی۔۔

ملا تکتہ اس کے عجیب چہرے بنانے پر ہسنے لگی۔۔ اس کے پیچھے فلزہ بھی اس کی کیوٹ سی حرکت پر ہسنے
لگی

وہ ان دونوں کو یوں ہنستے دیکھ ان دونوں کے گلے اپنی
حرکت پر خود بھی ہنسنے لگی۔۔

آفندی صاحب اور خدیجہ بیگم جو ابھی اپنے پورشن میں آہی رہے تھے تینوں کو یوں
دیکھتے ان کی خوشی کے لئے دعا کرنے لگے۔۔۔۔۔

اررے کیا چل رہا ہے یہاں ہماری سیٹیاں تو کچھ زیادہ ہی
خوش لگ رہی ہیں وہ صوفے پر بیٹھے۔ ان کے چہرے پر چھلکتی خوشی دیکھ بولے۔۔۔۔۔

ایسے ہی بابا ایک بات کرنی ہے مجھے آپ دونوں سے بابا
میں یہاں پر رہ کر بھی اپنا خواب پورا کروں گی آپ کو

پتا ہے کہ۔۔ مجھے جو ب کرنی ہے۔۔۔۔ وہ ان کو اپنی بات یاد دلاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

یاد ہے بیٹا اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں نے
ثناء کی ایڈمیشن کی بات بھائی صاحب سے کی ہے وہ اس کے کالج کا ایڈمیشن عارب کے کالج میں
کرواد نکلیں

اور ہماری ملائکہ کو ابھی رزلٹ کا انتظار ہے اس کے آگے اگر وہ پڑھنا چاہے تو پڑھ لے وہ اطمینان سے
بولے تھے۔۔۔

لیکن بابا میں اس۔ عارب کے ساتھ کالج میں نہیں لگوں گی۔۔

وہ ان کو صاف انکار کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

لیکن کیوں بیٹا وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے تھے۔۔

ہاں بتاؤ وہاں باہر بھی تم۔ نے جب اسکو دیکھا تب سے تمہارا موڈ آف ہے خدیجہ بیگم اس کو گھورتے
ہوئے بولی تھی

وہ ہیں نہ۔ پہلے وعدہ کرے مذاق نہیں اڑائے گے۔۔ وہ ان کو دیکھتے ہوئے بولی یہ وہی ہے جس سے

میری بازار میں ٹکر ہوئی تھی۔ وہ نظرے جھکائے بولی تھی۔۔

بابا بیٹا آپ اس وجہ سے اس کالج میں ایڈمیشن نہیں لے رہی وہ اس کے نظرے جھکائے ہوئے چہرے
کو۔

دیکھتے لگے تھے۔۔ جی بابا وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی

Posted On Kitab Nagri

اس میں اتنی بڑی بات کیا ہے وہ آپ کو کچھ بھی نہیں بولے گا۔ اور اگر بولے تو میری بہادر بیٹی ہے اتنا تو جانتا ہوں

جیسے پہلے سیدھا کیا تھا اس کو پھر سے کر دینا۔ وہ شوخ لہجے میں بولے جس پر سب نے مل کر قہقا لگایا۔
اور ہاں بچو تمہارے دادا نے کل ایک تقریب رکھی ہے ہمارے لئے وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں سب سے ملائے۔۔

تو کل تیار ہو جانا آپ سب۔ وہ ان کو تیار ہونے کا بول کر اپنے کمرے کے طرف بڑھ گئے۔۔

شاہ ولا میں سب کل کی کی تقریب کی تیاری میں مصروف

تھے۔ شاہ میر سب کو انوائٹ کر رہا تھا اور شاہ زر

ایک ایک گارڈ اور ملازم کو اس کا کام سمجھا رہا

تھا۔ پیچھے بیٹھا عارب جل کر رہ گیا۔۔

آخر یہ ہو کیا رہا ہے گھر میں مجھے بھی کوئی بتائے گا۔

وہ جو کب سے اپنے آپ کو اگنور ہوتے دیکھ رہا تھا

آخر برداشت ختم ہونے پر بول پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں کیا بول رہے ہوں تم اب بولو۔ دلاور شاہ جوا بھی
اپنے کمرے سے نکلے تھے تاکہ دیکھ سکتے کل کی تیاری کہاں تک پہنچی عارب کو یوں بولتا دیکھ صوفے پر
بیٹھے

کچھ نہیں۔ دادا سائیں میں تو بس ایسے ہی وہ ایک دم ان کو دیکھ کر ہر براہٹ میں بولا تھا۔۔
اتنے میں سکندر صاحب عارب کے پاس آئے کل تم نے
اپنے چاچا کی بیٹی ثناء کا اپنے کالج میں داخلہ کروانا
ہے تو یاد دی سے صبح اپنے ساتھ لیتے جانا۔ وہ اس کو تاکید کرتے ہوئے بولے تھے۔۔
بابا آپ بھائی کو بول دے مجھے تو کل بہت کام ہیں۔

اس نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔
کیوں تمہارے کون سے بزنس چل رہے ہیں جو نہیں
لے کر جاؤ گے اور ویسے بھی تمہارے بھائی کو اور بھی کام
ہیں تمہاری طرح ہر وقت مٹر گشتی نہیں کرتا وہ اس
پر طنز کرتے ہوئے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

اماں سائیں۔ آپ دیکھ رہی ہیں آپ کے ہونہار بیٹے کی اس گھر میں کوئی قدر ہی نہیں ہے ایک تو سب کا کام کرو پھر سنو۔ وہ منہ پھلائے صوفے پر پھیلے بیٹھ گیا۔۔

اچھا اچھا بس اب اپنے اپنے کمروں میں چلو پھر کل بھی بہت کام ہیں وہ عارب کو کمرے میں جانے کا بولتی خود

بھی سکندر صاحب اور دلاور شاہ کو چائے دئے ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

بہو بچیوں کو ان کے کپڑے بھیج دیئے آخر کو کل ان کا

دن ہے وہ پیار بھرے لہجے میں بولے

جی بابا سائیں کل ان کو صبح کپڑے مل جائے گے اس کے ساتھ ان کی ضرورت کا سامان بھی بھیج دوں گی

وہ ان کو ہر چیز سے آگاہ کرتی ہوئی بولی تھی

بابا سائیں بس کل کا فنکشن ٹھیک سے ہو جائے۔ سکندر صاحب چہرے پر پریشانی لئے بولے تھے۔

انشاء اللہ سب ٹھیک ہو گا دلاور شاہ سکندر صاحب کو دلا سے دینے لگے۔

آخر مجھے یہ کن کاموں پر لگا دیا ہے اب میں کیا اس کو پیک این ڈراپ سرویس دوں گا! ویسے توف ہے تجھ

پر عارب

Posted On Kitab Nagri

کیا ہو گا تیرا! نہیں آنے دوں زر اس چھپکلی کو ہمارے گھر آئے اس کو ایک دن نہیں ہوا۔ اور مجھے نخرے دیکھائے جارہے ہیں۔ وہ جو پچھلے دس منٹ سے اس کا باہر انتظار کر رہا تھا غصے میں بھرا ہوا شیر بنے ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگا اور وہ تھی۔ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

کیا مسئلہ ہے آخر تم تھوڑی دیر نہیں روک سکتے گاڑی کا ہارن بجایا کر دماغ خراب کر دیا ہے کوئی زلزلہ نہیں آگیا جو پاگل ہوئے جارہے ہو اب ہٹو سامنے سے مجھے ویسے ہی دیر ہو رہی ہے ثناء اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ویسے ایک بات بتاؤ مانا کہ میں ہینڈ سم ہوں لڑکیاں میرے پیچھے گھومتی ہیں وہ اپنی تعریفوں کے پل باندھے کہنے لگا اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کی تم مجھے اپنا ڈرائیور ہی بنا لو۔ اگر تمہیں میرے ساتھ روز جانا ہے تو مجھے پہلے

ہی بول دیتی وہ کیا ہے نہ میں کسی کو انکار نہیں کرتا اب اپنا منہ تو بند کر لو ثناء جو منہ کھولے اس کو گھور رہی تھی اس کی ایک دم بولنے پر اپنی حرکت پر اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

وہ جو لڑکیاں تمہارے آگے پیچھے گھومتی ہیں نہ وہ اندھی

ہو گی آخر ان کو اس بکرے جیسی شکل میں دیکھا کیا

ہو گا اور مجھے تمہارے ساتھ جانے کا

Posted On Kitab Nagri

کوئی شوق نہیں ہے میں تو بس
تایا ابو کے کہنے پر اور بابا کے کہنے پر تمہارے ساتھ چل رہی ہو۔
اب چلو وہ گاڑی میں بیٹھتی اس کو اگلہ حکم سنانے لگی۔
یہ کہاں پھنسا دیا مجھے! اب جب تک کالج نہیں پہنچے گے
تب تک اس بلا کو جھیلو وہ اپنی سوچ کو جھٹک کر بولا
تھا ہاں چلو ویسے بھی مجھے اور بھی بہت کام ہیں
شام کو جو داد اسائیں۔ نے
تم لوگوں کے آنے کی خوشی میں تقریب رکھی ہے اس کے
کام بھی مجھے کرنے ہیں وہ جتانے والے انداز میں بولا تھا۔
ہاں سارے کام تو تم نے کرنے ہیں باقی لوگ تو تمہیں کام کرتے ہوئے دیکھے گے ویسے کل سے لے کر
ابھی تک جان چکی ہو تم کتنے کام کرنے میں اچھے ہو اس نے رات والا
قصہ یاد کرتے ہوئے کہا تھا۔
کیا مطلب تم نے رات کو میرے اور بھائی کے درمیان ہوئی
بات سنی تھی او اس کو جانچتی نظروں سے دیکھنے لگا
جواب اپنے آپ کو مصروف ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میں نے سنی نہیں تھی بس کان میں آواز پڑ گئی وہ
معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑے اس کو دیکھنے لگی۔

رات کو شاہ زرنے اس کو کام نہ کرنے پر اچھی خاصی سنائی تھی جواب ثناء کو پتا لگ گئی تھی۔
یا اللہ یا تو اسکی یا تو میری حفاظت کرنا کیونکہ

یا تو یہ میرے ہاتھوں ماری جائے گی یا تو میں اس ساتھ
رہ کر پاگل ہو جاؤں گا وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے کھڑا
تھا۔ اگر تمہاری دہائیاں ختم ہو گئی ہو تو چلے وہ اس
کے آسمان کی طرف دیکھنے پر چوٹ کرتے ہوئے بولی
وہ گاڑی میں بیٹھا ڈرائیو کرنے لگا۔

کافی دیر گاڑی میں خاموشی کے بعد عارب بولا۔
ایک بات پوچھو اگر برا نہ مانو تو وہ اس کی طرف دیکھتے بولا جو پتا نہیں موبائل میں کن کاموں میں
مصروف تھی۔

نہیں! وہ منا کرتے ہوئے بولی۔

نہیں میں تو پھر بھی پوچھو گا ہاں تو پوچھنا یہ تھا۔
کہ تمہاری بہنیں تم سے بالکل الگ ہیں آخر تم کس کے

Posted On Kitab Nagri

جیسی ہو۔ اس نے شوخ لہجے میں بولا اور اس کے چہرے کے زوایے بدلتے دیکھنے لگا۔۔

اگر تم نے پوچھ ہی لیا ہے تو بتا ہی دیتی ہو اس کی طرف

موڑی ہاں تو بات یہ ہے کہ میں بچپن میں بہت ہو رر

فلمیں دیکھتی تھی۔ وہ روکی۔ اور سسپنس بڑھانے لگی۔

آگے بھی بول لو جلدی وہ تجسس کے مارے اس کی آگے کی بات سننے کے لئے پر جوش تھا

تو ایک رات کو جب میں ہو رر فلم دیکھ کر سوئی اگلی

صبح میں نے ایک لڑکی کا قتل کر دیا بس تب سے ہی

ایسی ہوں۔۔۔۔۔

اور ہاں ایک اور بات مجھ سے بچ کر رہنا اور اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے سونا کیونکہ۔ مجھے نیند میں

چلنے اور لوگوں کو مارنے کی عادت ہے۔

وہ اپنے ناخن کو پھونک مارتے اور عارب کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھتے بولی تھی۔

ویسے میں کیسے مان لو تم نے سچ میں خون کئے تھے۔

وہ سمجھداری والی بات کرتے آنکھوں کو چھوٹا کرتے اس کو گھورنے لگا۔ تھا۔

اس میں کوئی ایسی بات ہے جب گھر چلو گے تو زرا

ہمارے پورشن میں آنا میں تمہیں اپنا بیگ دیکھاؤ گی

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ یہاں آنے سے پہلے میں نے اس میں طرح طرح کے ہتھیار رکھے تھے وہ اس کے چہرے کی
ہوائیاں اڑتے دیکھنے
لگی تھی۔۔۔

ثناء جو کب سے اسکے چہرے کو دیکھے اپنے ہنسی ضبط کئے بیٹھی تھی۔ آخر اس کا ضبط جواب دینے پر کھل کر
قہقہا لگایا۔ تھا۔

عرب جو اس کی بات سن کر پریشان تھا اس کو اس طرح ہنستادیکھ بولا۔
تم کیوں ہنس رہی ہوں دماغ جگہ پر ہے وہ اس کو یوں
لگاتا ہنستادیکھ بولا۔

ہا ہا ہا! شکل دیکھو اپنی کیسی ہو گئی ہے اتنی جلدی ڈر گئے۔ ویسے ایک بات ہے آج کے بعد کبھی پوچھو گے
نہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں کس کے جیسی ہو وہ اس کے کندھے پر
ہاتھ مارتے ہنسنے لگی۔۔۔۔

پھر گاڑی میں بیٹھے ہر تھوڑی دیر میں ثناء اس کی شکل
یاد کئے ہنسنے لگتی عرب جو اس کو اپنے اوپر ہنستادیکھ کر جل بھن رہا تھا۔
اب بس بھی کرو میں کیسی سے ڈرتا نہیں ہوں

Posted On Kitab Nagri

بس تمہاری عجیب عجیب باتوں سے تھوڑا گھبرا گیا تھا۔
اب چلو باہر نکلو جب تک میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں۔
اوکے جاؤ وہ کالج کی طرف بڑھنے لگی۔
پیچھے وہ گاڑی بھگالے گیا۔۔۔

بیٹا یہ تمہاری تائی امی نے بھیجا ہے۔ سامان اور ہاں تم اور فلزہ اس لہنگے کو پہن کر چیک کر لو وہ ملائکہ کو
بولتی
اپنے کام میں لگ گئی۔
ٹھیک ہے امی یہ میں آپنی کو دے دیتی ہو ویسے وہ چھوٹی کہا ہے دیکھ نہیں رہی ورنہ ابھی تک ہمارا آدھا
دماغ

تو وہ خراب کر دیتی۔ ملائکہ نے سامان ہاتھ میں اٹھائے کہا تھا۔۔۔۔۔
وہ اپنے کالج کا فورم لینے گئی ہے عارب کے ساتھ وہ اس کو عارب کے ساتھ ہونے کا بتانے لگی۔
اب تو گیا بیچارہ ہماری ثناء کے ہاتھوں۔ عارب تمہیں تو اللہ ہی بچائے ملائکہ عارب کے لئے دعا کرتے
ہوئے۔ بولی

پیچھے کھڑی خدیجہ بیگم ملائکہ کی بات پر مسکراہٹ لئے

Posted On Kitab Nagri

رہ گئی۔۔

ثناء جو آگے کی طرف بڑھ رہی تھی پیچھے سے آتی آواز
پر روک کر موڑی تھی۔۔
اوہ ہو! کبھی ہمیں بھی دیکھلو! کدھر چلی
ہمیں بھی ساتھ لیتی چلو کالج کے کچھ آوارہ لڑکے جو
آتی جاتی لڑکیوں کو چھیڑتے وہ جانتے نہ تھے کہ
انہوں نے کس سے پنگا لیا تھا۔
وہ جو پیچھے کی طرف موڑی تھی چہرے پر شرارتی مسکراہٹ لئے بولی۔
اوہیلو! کیسے ہو تم لوگ وہ اس ٹیم کے ایک آدمی کو ہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی
پیچھے کھڑے کالج کے لوگ ثناء کو کالج کے آوارہ لڑکوں سے
الچھتے دیکھ جمع ہونے لگے تھے۔
عارب جو کالج کے اندر آ رہا تھا اتنے لوگوں کو جمع دیکھ
وہ بھی ثناء کو ان لڑکوں سے الچھتے دیکھ رہا تھا۔
ابھی وہ آگے بڑھتا کہ پھر وہی کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میر انداق بنایا تھا اب دیکھتا ہو خود کیسے ان

لوگوں سے بچتی ہے۔ وہ چہرے پر مسکراہٹ لیے اس کے اگلے قدم کا انتظار کرنے لگا تھا۔

----- اے لڑکی تمہیں ہم سے ڈر نہیں لگ رہا

اس ٹیم کا باس اس کے پاس آتے بولا تھا جو ابھی بھی

بننا کیسی ڈر کے اس کے سامنے جم کے اپنی پوزیشن میں کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ارے! تم لوگوں سے کیا ڈرنا ایک بات بتاؤ تم نے آج تک لڑکوں کو لڑکیاں چھیڑتے دیکھا ہے آج تک

کبھی لڑکی کو لڑکوں کو چھیڑتے دیکھا ہے وہ موقع دیکھے ان کے باس کو

زمین پر پٹخ چکی تھی۔ اب آؤ پھر باری باری ان سب کو زمین بوس کر دیا۔۔ بڑے ہلکے میں لے لیا تم

لوگوں نے

ثناء آفندی کو وہ اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولی تھی پیچھے کھڑے لوگ اس لڑکی کو اور اس کی ہمت کو داد

دیتے نہ تھک رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

عارب جو ہونق بنے اس کو دیکھ رہا تھا اپنا سر جھٹک کر اس کی طرف دوڑا تھا۔۔۔

تمہیں یہ سب کیسے آتا وہ جو سمجھ رہا تھا کہ وہ ان لوگوں سے ڈر جائے گی اس کو لڑتا دیکھ اپنے آپ کو

سمجھانے لگا یہ لڑکی کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔۔

یا اللہ لڑکی میری سمجھ سے باہر ہے کیا میں کبھی اس کو سمجھ پاؤں گا۔۔۔ یا پھر نہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

او تو تم نے دیکھا مجھے ان سے لڑتے ہوئے وہ اس کی طرف رخ کئے اس کو دیکھنے لگی۔۔

ویسے اتنی کوئی بڑی بات نہیں ہے بس کراٹے سیکھا

تھا آج کام آگیا اور ویسے بھی بہت دن ہو گئے تھے میرے ہاتھوں کوئی پٹا نہیں تھا وہ اپنے بال پیچھے کئے
ایک ادا سے بولی تھی۔۔۔۔۔

اچھا اب چلو اپنا ایڈمیشن فورم لو پھر تمہیں گھر بھی چھوڑنا ہے وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولے آگے کی
طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

امی کیسی ہے آپ اور کیا چل رہا ہے گھر میں ثناء لاونج میں داخل ہوتے صوفے پر گرتے ہوئے بولی تھی

ابھی تو سب ٹھیک ہی ہے تم اوپر جاؤ اور اپنے کپڑے دیکھ
لو تمہاری تائی امی نے بھیجے ہیں

ہائے آج کا دن تو بہت تھکا دینے والا تھا۔ ثناء جو اپنے کمرے میں داخل ہوتے چیزیں پھینکے بیڈ پر اوندھے
منہ لیٹی تھی۔

ثناء یہ کیا حال بنایا ہوا ہے کمرے کا ملانکہ جو کمرے میں

Posted On Kitab Nagri

ثناء سے سیفٹی پن لینے آئی تھی کمرے کا حال دیکھے

اپنا لہنگا سنبھالے بولی تھی۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

آپی ایک بات بتائے تقریب تو شام کو ہے آپ نے یہ لہنگا ابھی سے کیوں پہن لیا ثناء ملا نکہ سے پوچھے
دوسری بات
گول کر گئی تھی۔۔۔

ہاں وہ تو شام کو ہے لیکن امی بول رہی تھی تائی امی نے بھیجا اور بولا ہے پہن کر دیکھ لو اب پلیز مجھے بتا سکتی
ہو کہ تمہارے پاس سیفٹی پن ہے وہ ایک ہاتھ سے
دوپٹہ پکڑے دوسرے سے لہنگا سنبھالے اپنے آپ کو ہلکان کر رہی تھی۔۔۔۔۔
اچھا اچھا! روکے دیکھتی ہوں وہ اپنا سامان پھیلائے
سیفٹی پن دو ہونڈ نے لگی تھی۔۔
یہ لے مل گئی ویسے آپ آپی آپ کے اوپر یہ لہنگا بہت پیارا
لگ رہا ہے۔ وہ اس کی دل سے تعریف کرتے ہوئے بولی تھی۔
شکریہ! اور ہاں تم بھی پہن کر چیک کر لو وہ اس کو بولتی
باہر کی طرف نکلی تھی۔

وہ جو اپنی ہی دھن میں آگے کی طرف بڑھ رہی تھی کسی سے ٹکرا نے پر اپنا سر پکڑے کھڑی رہی۔
آنکھیں اٹھاتے جب اپنے مقابل کھڑے شاہ میر کو دیکھا تو

Posted On Kitab Nagri

اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے پیچھے کی جانب قدم لینے لگی۔۔
وہ پیچھے کی طرف قدم لے ہی رہی تھی کہ اس کا پاؤں
لہنگے سے الجھا وہ گیرتی کی شاہ میر نے اسے اپنی

مضبوط حصار میں لیا۔ وہ کٹی پتنگ کی مانند اس کے سینے سے جا لگی۔۔

تھوڑی دیر کے بعد جب اس کو اپنی پوزیشن کا اندازہ ہوا
تو اپنا آپ سنبھالے اس سے دور ہوئی تھی۔

جب سنبھالا نہیں جاتا تو پہنتی ہی کیوں ہو وہ اس کا
لہنگا سنبھالنے پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔

جی وہ۔ می۔ وہ ابھی وہ بولتی کہ شاہ میر نے اسے بیچ میں
روکا تھا۔۔

وہ وہ کیا لگا رکھا ہے جلدی بولو مجھے اور بھی کام ہیں۔

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔

مجھے تائی امی نے بولا تھا وہ جو پہلے ہی کیسی کہ زور

سے بولنے پر گھبرا جاتی تھی شاہ میر کے روڈ لہجے میں

بولنے پر کپکپانے لگی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اپنے کمرے کی طرف دوڑی تھی۔
وہ اس کے چلنے کی سپیڈ دیکھتے مسکرا نے لگا۔
پاگل! چل شاہ میر کوئی تو ہے جو تجھ سے بھی ڈرتا ہے
اس گھر میں وہ اپنا سر جھٹک کر شام کی تیاری کے لئے نکل گیا تھا۔۔

ہاں بھی شاہ زر کہاں ہے دلاور شاہ شاہ میر کو حویلی میں
داخل ہوتے دیکھ بولے تھے۔
دادا سائیں بھائی تو تقریب میں آئے گے ان کی ایک ضروری میٹنگ ہے شاید! وہ اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی
کرتے ہوئے
تھکے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔۔
آج بھی میٹنگ ہے اس کو پتا ہے کام بہت ہے پھر بھی
حویلی کا بڑا پوتا حویلی میں موجود نہیں ہے۔ دلاور شاہ
لہجے میں ناراضگی لئے بولے۔
بابا سائیں آپکی ہی پوری کاپی ہے آپ کو بھی بیزنس

Posted On Kitab Nagri

کے معاملات میں کچھ سننا پسند نہیں تھا اور آپ کے پوتے کو بھی نہیں ہے سکندر صاحب اور آفندی صاحب

ان کے برابر بیٹھے تو سکندر صاحب شیر لہجے میں بولے۔

ہاں کہی تو بالکل سہی بات آخر پوتا تو ہمارا ہے

وہ فخریہ انداز میں بولے تھے

وہاں بیٹھے سب ان کے اور شاہ زر کے بیچ کا پیار

دیکھے مسکرانے لگے تھے۔

چلو پیٹا دیر ہو رہی ہے خدیجہ بیگم جو اپنی بیٹیوں کو

بلانے آئی تھی ان کو تیار دیکھے ان کی نظرات تارتے بنانہ رہ سکی تھی

ماشاء اللہ آج تو میری بیٹیاں بہت پیاری لگ رہی ہیں وہ آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے بولی تھی

امی اب روئے تو نہ ورنہ میں نے بھی امو شغل ہو جانا ہے اور پھر

میرا میک اپ خراب ہو جانا ہے اسکے ساتھ ملائکہ کو پھر میرا میک اپ کرنا پڑے گا اب آپ سوچ لے

آپ کے رونے کے

Posted On Kitab Nagri

کتنے نقصان ہیں۔ وہ خدیجہ بیگم کو اپنی انگلیوں میں نقصانات گنوا کر بتانے لگی اور پیچھے کھڑی ملائکہ جو کب سے اسکا دوپٹہ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس کے اتنا ہلنے پر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

خدیجہ بیگم جو ثناء کی باتیں سن کر مسکرا نے لگی تھی

فلزہ کی آواز پر رخ موڑا تھا۔

امی میں ٹھیک لگ رہی ہو۔ فلزہ جو اپنے بال سے الجھی ہوئی تھی۔ خدیجہ بیگم کی طرف موڑتے ہوئے بولی تھی۔

ہاں بیٹا بہت پیاری لگ رہی ہو! وہ اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے بولی تھی۔

اچھا اب میں نیچے چلتی ہو سب انتظار کر رہے ہوں گے

تم لوگ بھی جلدی آ جاؤ

خدیجہ بیگم ان کو جلدی آنے کی تاکید کرتے ہوئے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

آپی اب آپ کیوں اتنے سکون سے بیٹھی ہے جلدی سے میرے

دوپٹے پر پن لگائے پھر آپ نے سنا نہیں ماما کیا بول کر گئی ہے ہمیں جلدی نیچے جانا ہے۔ ثناء ملائکہ کو

چھوٹی چھوٹی آنکھیں کرتے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

محترمہ آپ کو ہی چین نہیں ہے میں تو کب سے آپکے دوپٹے کو ٹھیک کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہو
اب ادھر دوپن اور ادھر آؤ پھر مجھے بھی اپنے بال ٹھیک کرنے ہیں۔
ملائکہ اس کو گھوری سے نوازتے ہوئے بولی تھی۔

یار مجھ سے نہیں ہو رہا ملائکہ مجھے نہیں کھولنے اپنے بال
وہ اپنے بال جو کمر تک آتے ان کو جوڑے کی شکل میں مقید کرنے لگی میں ویسے بھی ایسے ہی سہی ہوں۔
وہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتے بولی تھی۔

خبردار! اگر آپ نے آج بال باندھے تو میں پھر آپ سے بات نہیں کروں گی ملائکہ نے اس کے بال
جوڑے سے آزاد کرتے ہوئے کہا۔

لائے میں بنا کر دیتی ہوں ویسے بھی ثناء کا دوپٹہ میں نے ٹھیک کر دیا ہے ملائکہ اس کو ڈریسنگ ٹیبل پر
بیٹھاتے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے بال بناتے ہوئے بولی تھی۔
پر ملائکہ ایسے ہی ٹھیک ہیں وہ اس کو دیکھے التجا
کرنے والے انداز میں بولی تھی۔

پر۔۔۔ کچھ نہیں خاموشی سے یہی بیٹھی رہیں وہ اپنے کام کو جاری رکھے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آخر مجھے کوئی سمجھائے یہ مجھے کن کاموں پر لگایا ہوا ہے میں کیا کوئی چوکیدار ہوں جو مجھے لوگوں کا ویکلم کرنے کے لئے دروازے پر کھڑا کر دیا ہے وہ زبردستی کی مسکراہٹ لئے چہرے پر سب کو دیکھتے سوچنے لگا۔۔

دور سے آتی ثناء اس کو ویکلم کرتے دیکھ شرارتی مسکراہٹ لئے اس کی طرف بڑھی تھی۔

اب تم کدھر چلی خاموشی سے ادھر ہی رہو فلزہ ثناء کو آنکھ دیکھائے ان کے ساتھ رہنے کو بولی تھی۔
آپی بس آرہی ہو پانچ منٹ میں۔ وہ اس کو مناتے ہوئے جلدی سے عارب کے پاس پہنچی تھی۔۔
اہم۔ اہم آخر تم نے کب سے یہ کام شروع کر دیا۔ وہ اس کو دیکھتی آنکھوں میں شرارت لئے بولی۔

ہاں کیا پتا حویلی میں یہ آخری کام ہی بچا ہو ویسے بھی تمہیں تو بہت کام تھے حویلی میں وہ اس کے صبح والی بات پر طنز کرتے ہوئے بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

ابھی عارب کچھ بولتا کہ آفندی صاحب بولے تھے۔

پیٹا تم کیوں یہاں کھڑے ہو اندر چلو ہمارے ساتھ وہ عارب کو دروازے پر کھڑے دیکھ پریشانی کے ملے جلے تاثرات لئے بولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اررے چچا سائیں آپ اندر چلے میں آتا ہو وہ ثناء کو دیکھنے لگا جو کب سے اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں تھی۔

فلزہ جو اپنے بالوں کو آگے سے ہٹا رہی تھی ملائکہ سے بولی
ملائکہ میں نے تمہیں کہا تھا یہ مجھ سے نہیں سنبھلے گے
اب کیا کروں میں ان کا کاٹ کاٹ کر تھک گئی ہوں پھر بڑھ جاتے ہیں۔ وہ چہرے کے زوایے بدلتے
ہوئے بولی تھی۔

آپ تھوڑی دیر کی بات ہے صبر کریں ملائکہ جو فلزہ کو
ہلکان ہوتے دیکھ رہی تھی اس نے منت کرنے والے انداز میں
کہا تھا یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے فلزہ سارا الزام اس پر لگاتی بولی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دلاور شاہ کی آواز پر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے
تو یہاں سب کو بلانے کی وجہ میرے بیٹے اور پوتیوں سے ملانا ہے بڑے بڑے بزنس میں جو اس تقریب
میں تھے

دلاور شاہ کے بیٹے سے ملے دلاور شاہ کے دوست صرم

Posted On Kitab Nagri

صاحب جن کا ایک پوتا تھا زوہیب جو بہت عیاش پسند انسان تھا۔ فلزہ کو دیکھے اس سے بات کرنے کے
بہانے
ڈھونڈنے لگا۔۔

میرے بیٹے اور میرے پوتیوں کی خوشی کے ساتھ آج میں یہاں پر شاہ میر اور ملائکہ کی منگنی کی خوشی کا
جشن بھی ہو گا دلاور صاحب سب کو حیران چھوڑے اپنے بیٹوں کی طرف چل دئے۔۔
بھائی یہ کیا ہو رہا ہے مجھ سے پوچھنا بھی ضروری نہیں سمجھا دادا سائیں نے میں نہیں کروں گا یہ منگنی شاہ
میر اپنی بات پر قائم رہے باہر کی طرف نکلنے لگا۔
تبھی شاہ زر کی آواز پر روکا تھا۔

یہی کھڑے رہو تم کیا چاہتے ہو ابھی دادا سائیں ہسپتال سے آئے ہیں یہاں مجھے کوئی تماشہ نہیں چاہیے
سمجھے تم۔ اگر دادا سائیں کو کچھ ہوا تو تم مجھے اچھے سے جانتے ہو میں اپنے دشمنوں کو نہیں چھوڑتا تم تو پھر
میرے بھائے ہو۔ وہ اس کو وارننگ دیتے ہوئے

بولا تھا۔ پر بھائی آپ بھی تو کر سکتے ہیں میں ہی کیوں؟
شاہ میر جو منہ میں آیا بول گیا تھا۔

آج تو میرے معاملات میں مداخلت کی ہے۔ آج کے بعد

Posted On Kitab Nagri

میری زندگی میں دخل مت دینا اور چلو ابھی اندر

وہ چہرے میں سنجیدگی طاری کئے لاونج میں داخل ہوا تھا۔

آخر مجھے کوئی بتائے گا یہ کب ہوا۔ یہ تو شاید ہمارے

آنے کی خوشی میں تقریب رکھی گئی تھی تو یہ سب کیا ہے

اور فلزہ آپ سے پہلے ملائکہ کی منگنی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے ثناء سائیڈ پر سر پکڑے بیٹھی تھی۔

تمہیں تو بعد میں سمجھائے گے پہلے مجھے تو سمجھائے جس کی منگنی ہے اسے ہی نہیں پتا۔ ملائکہ جو پہلے ہی

شو کڈ تھی ثناء کی بات کر اس کا دل کیا

اس کا سر پھاڑ دے۔

امی یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اور آپ کو پتا تھا اس کے بارے میں ملائکہ لہجے میں بے یقینی لئے بولی تھی۔

بیٹا ہمیں تو خود ابھی پتا چلا ہے تمہارے دادا کا فیصلہ ہے ان کے فیصلے کے آگے کوئی بھی نہیں بول سکتا۔

اور تمہارے بابا بھی یہی چاہتے ہیں تمہیں کوئی اعتراض ہے

خدیجہ بیگم ملائکہ کو دیکھتی مان سے بولی تھی۔۔

جیسے آپکی اور بابا کی مرضی امی۔ وہ چہرہ جھکائے ہوئے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں سے ایک ننھا آنسوؤں نکلا تھا جو وہ بڑی مہارت سے خدیجہ بیگم سے چھپا گئی تھی۔۔۔

اب چلے اگر یہاں اموشنل سین ختم ہو گیا ہو تو
فلزہ جو کب سے ان تینوں کو باتیں کرتے دیکھ رونے کو تھی
ان کے پاس آتی بولی تھی۔۔

اہم اہم۔۔ تم یہاں کیوں کھڑی ہو۔ ویسے ایک بات ہے۔
آخرا ب تو ہمارا رشتہ اور بھی گہرا ہونے والا ہے آخر تم
میری بھابھی کی بہن جو ہو گی۔ عارب نے اس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھا جو یقیناً ملائکہ کی اچانک
منگنی کی وجہ

سے بنا ہوا تھا۔ یہ تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے جہاں جاتی ہو وہاں آ جاتے ہو۔ کہی بھی سکون سے بیٹھنے
نہیں دیتے وہ جو اچانک یہ سب خبر سننے کے بعد پریشان سی تھی! عارب کے یوں بولنے پر دانت کچکچا کر
بولی تھی۔

خیر مسئلہ تو کوئی نہیں ہے۔ وہ کیا ہے نہ! تمہیں تنگ کرنے
کا جو مزہ ہے نہ اسکی بات ہی الگ ہے وہ ایک ایک لفظ
چبا چبا کر بولا تھا۔۔ ثناء اب چلو بھی۔ وہاں دادا جان نے

Posted On Kitab Nagri

ملائکہ کی منگنی کر دینی ہے اور تم نے یہی کھڑے رہ جانا ہے۔ فلزہ جو ثناء کو بلانے آئی تھی۔ اسکو اور عارب کو

کسی بات پر بحث کرتے دیکھ بولی تھی۔۔۔

آرہی ہو آپ وہ عارب کو گھوری سے نوازتی پیر پختی

فلزہ کی اور بڑھی تھی۔۔۔ شکر ہے تم آگئی ورنہ مجھے لگا تھا آج تم نے ملائکہ سے مار کھانے کا ارادہ کیا تھا
فلزہ آبر و اچکائی اس کو دیکھنے لگی۔ آپ اب تو آگئی ہو۔

وہ عارب کا بچہ سکون سے مجھے ایک جگہ بیٹھنے نہیں دیتا۔ وہ بد مزہ موڈ کے ساتھ بولی تھی
ہاں تم بھی کم نہیں ہو۔ اور موڈ سہی کرو ورنہ ملائکہ کی جگہ تو مجھے لگ رہا ہے تمہاری زبردستی منگنی ہو
رہی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا ہو گیا ہے آپ !

اچھا بس ابھی چپ رہو اور آگے چلو آخر ہماری بہن کی منگنی ہے۔۔۔ وہ اس کو خاموش رہنے کی تاکید
کرتے ہوئے

آگے کی طرف ہونے لگی۔۔۔۔۔ فلزہ جو آگے ہو رہی تھی

زوہیب اس کی طرف بڑھا تھا۔ ہیلو میں زوہیب ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اوہ! سوری آپ کیسے جانتی ہو نگی مجھے میں بتاتا ہوں آپکو میں آپکے دادا کے دوست کا پوتا ہوں۔ وہ اس کو بولنے کا موقع دیئے بغیر بولنے لگا تھا۔ فلزہ اس کو خائف نظروں سے دیکھنے لگی۔ اوہ۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ۔ آپ کو بولنے نہیں دے رہا ہوں۔ چلے چھوڑے آپ دوستی کرے گی مجھ سے۔ وہ فلزہ کی طرف ہاتھ بڑھائے بولا تھا۔ نہیں! شکریہ میں لڑکوں کو دوست نہیں بناتی وہ دو ٹوک لہجے میں بولے دوسری طرف بڑھنے لگی تھی۔ ارے سنے تو سہی۔ زوہیب اس کے ہاتھ کو پکڑے روکتے ہوئے بولا تھا۔ تبھی فلزہ کا ہاتھ اٹھا جو زوہیب کے چہرے پر لگا تھا۔ تمہاری اتنی ہمت کی تم نے زوہیب پر ہاتھ اٹھایا اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ۔ زوہیب نے فلزہ کو آگے جاتے دیکھ سوچا تھا۔

غلام دین ہم نے جو خاندانی انگھوٹیاں رکھی ہیں انہیں لے کر آؤ دلاور شاہ کی رو عبدالر آواز پر شاہ میر شاہ زر کو دیکھے گیا تھا جی سائیں! وہ سر کو خم دیتے انگھوٹی لینے گیا تھا۔ تھوری دیر بعد وہ ہاتھ میں دو مخملی ڈبیہ لئے وہاں موجود تھا یہ لے سائیں دلاور شاہ کے ہاتھ میں دیتے دوڑ ہٹا تھا۔ یہ لو شاہ میر ملائکہ کو انگھوٹی پہناؤ دلاور شاہ جو شاہ میر کے چہرے کے کڑک تاثرات کو کسی بھی گنتی میں لائے اس کو انگھوٹی دیتے پہنانے کا بولے تھے۔

شاہ میر ہاتھ میں انگھوٹی لئے ملائکہ کے ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت میں پکڑے انگھوٹی پہنائے اپنا ہاتھ کھینچے

Posted On Kitab Nagri

شاہ زر کو سرد تاثرات لئے دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو کر لی منگنی اب مجھ سے کسی اور چیز کی توقع نہیں رکھی جائے۔ ملائکہ جو پہلے ہی اس سے ڈری ہوئی تھی اس کے سرد تاثرات دیکھے کپکپاتے ہاتھوں سے اس کے ہاتھوں کو تھامے انگھوٹی پہنانے لگی تھی۔ ملائکہ جو اس کا ہاتھ چھوڑے پیچھے ہوئی تھی لوگوں کے ہوٹنگ کرنے پر خود میں سمٹی تھی۔ شاہ میر لمبے لمبے ڈگ بھرتا سب کو چھوڑے لاونج سے نکلتا چلا گیا تھا منگنی کی تقریب کے اختتام پر سب ایک دوسرے میں لگے ہوئے تھے۔ عارب جو اپنے دوست کے ساتھ کھڑا ہوا تھا ملائکہ کے پاس آیا تھا۔ اوئے ہوئے اب تو آپ میری بھابھی ہیں کیسا لگ رہا ہے آپکو اپنے نئے نئے دیور سے مل کر عارب جو سب کے ساتھ کھڑا تھا ثناء کو ملائکہ کے ساتھ کھڑا دیکھے اس کی طرف پھلانگتے ہوئے بولا تھا۔ اوہ ہیلو مسٹر! ابھی صرف منگنی ہوئی ہے۔ شادی نہیں تو یہ کہاں سے تمہاری بھابھی ہوئی ثناء جو کب سے اس کے بکواس سن رہی تھی۔ میدان میں اترتے ہوئے بولی تھی۔ ملائکہ جو کب سے خاموش تھی ان دونوں کو یوں لڑتا دیکھ ہنسنے لگی تھی۔ شادی بھی ہو جائے گی۔ ابھی ابھی نئی خبر سن کر آ رہا ہوں وہ سسپنس لاتے ہوئے بولا تھا کونسی خبر وہ جو اس سے پوچھنا نہیں چاہ رہی تھی تجسس کے مارے بولی تھی۔ اچھا پہلے وعدہ کرو مجھے بکرا نہیں بولو گی اس نے اپنے ہاتھ کو آگے کرتے ہوئے کہا تھا۔ اچھا نہیں کہوں گی اب بتاؤ وہ کچھ سوچتے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بولی تھی۔ تو بات یہ ہے کہ شاہ میر اور میری ہونے والی بھابھی کی شادی آج سے ڈیڑھ ہفتے بعد طے پائی گئی ہے وہ سر کو جھکائے ایک ادا سے بولا تھا۔ یہ کب ہوا اور مجھے کیسی نے کیوں نہیں بتایا وہ صدمے سی کیفیت میں

Posted On Kitab Nagri

بولی تھی۔ وہ کندھے اچکائے اس کو دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو مجھے تو خود ابھی ابھی پتا چلا ہے۔ ملا نکہ جو عارب کی بات سنے حیرانگی چہرے پر لائے اسے دیکھنے لگی تھی اب آپکو کیا ہوا آپی یوں کیوں کھڑی ہیں ثناء ملا نکہ کو یوں کھڑے دیکھ بولی تھی۔ نہیں ایسے ہی وہ چہرے پر مسکراہٹ لائے بولی تھی۔

آپکو وہاں کوئی بولا رہا ہے چھوٹا سا بچہ فلزہ کے پاس آتے ہوئے بولا تھا۔ فلزہ جو خاموشی سے ایک جگہ کھڑی تھی۔ اپنے عقب سے بچے کے بولنے کی آواز سے اس کے پاس نیچے بیٹھی تھی۔ کون بولا رہا ہے؟۔ فلزہ اپنے اوپر کیسی کی نظر محسوس کرتے گھبرا رہی تھی پیچھے دیکھنے پر جب کوئی نہ دیکھا تو اس بچے کے چھوٹے سے گال کھینچے بولی تھی جس پر اس بچے نے ٹیڑھے منہ بنائے وہ دیکھتے فلزہ اپنی ہنسی روکنے لگی۔ آپ بس چلے میرے ساتھ وہ اس کا ہاتھ پکڑے اس کو ایک کمرے کے باہر چھوڑے خود نیچے کی جانب بھگا تھا۔ فلزہ کچھ سوچتے ہوئے اس سٹور نما کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ بھائی آپ کہاں جارہے ہیں عارب جو شاہ زر کو سٹور روم کی طرف جاتا دیکھ رہا تھا تجسس سے بولا تھا۔ کال آرہی ہے اور یہاں شور بہت ہے اور کچھ پوچھنا ہے وہ چہرے پر بیزاریت لئے بولا تھا۔ پیچھے عارب اس کو جاتا دیکھ منہ بناتا رہ گیا تھا۔ اور کیا چل رہا ہے وہ اپنے دوستوں کے بیچ میں پھلانگتے ہوئے بولا تھا۔ شاہ زر جو کال آنے پر باہر کی طرف نکل رہا تھا۔ اسٹور روم کے عقب سے آتی آواز پر اس طرف اپنا رخ کیا تھا۔ فلزہ جو کمرے میں آئی تھی۔ ادھر چھائے اندھیرے سے خوف محسوس کرتے اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔ وہ ابھی آگے جاتی کہ اسے کیسی نے پیچھے کی طرف سے زور سے پکڑا تھا۔ کون ہے! چھوڑو مجھے وہ چیختے ہوئے اپنا

Posted On Kitab Nagri

آپ مقابل کی مضبوط گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔ زوہیب جو اس کے تمام راہ فرار کے راستے بند کرے اسے پکڑے کھڑا تھا باہر سے کیسی کی آواز آتے۔ پیچھے کے دروازے سے بھاگا تھا۔ شاہ زر جو کمرے میں آیا اور لائٹس کھولنے لگا تھا فلزہ کو یوں زمین پر سائیڈ پر بیٹھے دیکھ اس تک پہنچا تھا۔ اور گھٹنوں کے بل بیٹھے اسے ہلایا تھا کیا ہوا ہے؟ تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ وہ اس کے دیکھنے پر ایک کہ بعد ایک سوال کرتے بولا تھا۔ فلزہ جو سر اٹھائے اسے زخمی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ایک دم اس کا ہاتھ اٹھا جو شاہ زر کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا۔ تمہیں زر اسی شرم نہ آئی اپنی گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہوئے وہ اپنے حواس کھوتی بامشکل ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔ تم اتنے گیرے ہوئے ہو گے ابھی وہ آگے کچھ بولتی وہ جو کب سے اپنی ہاتھ کی مٹھی بھینچے اپنا غصہ ضبط کئے اسے دیکھ رہا تھا اپنی گرجدار آواز سے اس کے بازو کو دو بچے بولا تھا۔ آخر خود کو سمجھتی کیا ہو! جو منہ میں آئے گا بول دوں گی اور شاہ زر شاہ خاموشی سے ہر بات برداشت کر لے گا اس کی ماتھے کی رگیں اسی تھی جیسے کے ابھی پھٹ جائے گی اس کی مضبوط گرفت سے پکڑنے پر فلزہ جو کب سے تکلیف برداشت کئے بیٹھی تھی اسے خود سے دور کرنے لگی۔ پر وہ یہ نہیں جانتی تھی مقابل جو کھڑا ہے وہ کوئی عام انسان نہیں شاہ زر شاہ جس کے سامنے اس کے دشمن۔ بھی کپکپاتے تھے ایک دم وہ اس کا ہاتھ چھوڑے کھڑا ہوا تھا۔ اور اپنا موبائل نکالے نمبر ملانے لگا پوری کاروائی میں فلزہ اس کو ہونک بنے دیکھ رہی تھی جو نہ جانے اچانک موبائل نکالے کیا کر رہا تھا۔ میری بات غور سے سنو وہ جو ابھی لڑکا حویلی سے باہر نکلا ہے وہ کہی جانا نہیں چاہیے۔ شاہ زر جو کمرے

Posted On Kitab Nagri

میں آنے سے پہلے زوہیب کو پیچھے کی طرف سے بھاگتا دیکھ چکا تھا۔ گارڈ کو سرد لہجے میں بولا تھا۔ سرا بھی تو بہت سے لوگ باہر نکلے ہیں وہ شاہ زر کے غصے کو جانتا تھا تبھی جلدی سے بولا تھا۔ میں تصویر بھیج رہا ہوں۔ رو کو اسے وہ زیادہ دور نہیں گیا ہو گا اور مجھے وہ پانچ منٹ کے اندر چاہیے میرے پاس آئی بات سمجھ وہ دھاڑا تھا وہ اتنا زور سے دھاڑا تھا کہ دیوار کے ساتھ لگی فلزہ اس کا یہ انداز دیکھے کپکپانے لگی تھی۔ پر سر یہ تو بڑے سائیں کے دوست کے پوتے ہیں وہ لہجے میں خوف لئے بولا تھا۔ پر۔۔ و رکچھ نہیں وہ جو بھی ہے مجھے میرے سامنے چاہیے وہ اپنی بات کئے کال کاٹ گیا تھا۔ فلزہ جو سائیڈ پر کھڑی تھی۔ شاہ زر کو اپنے پاس آتے دیکھ پیچھے کی جانب قدم لینے لگی تھی۔ اور تم چلو میرے ساتھ وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے کھینچے نیچے کی اور بڑھا تھا۔ دلاور شاہ سمیت سب لوگ جو مہمانوں میں مصروف تھے شاہ زر کے یوں اچانک افتاد پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ شاہ زر اس کو جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے لاونج میں چکر لگانے لگا تھا۔ یہ کیا ہو رہا ہے دلاور شاہ اس کو یوں دیکھے تمام ترو جاہت لئے اس کی طرف بڑھے تھے۔ دادا سائیں یہ سب آپ اپنی پوتی سے پوچھئے گا۔ وہ آپ کو بتائے گی وہ فلزہ پر چبھتی ہوئی نظر ڈالے بولا تھا۔ فلزہ اس کی آنکھوں سے نظرے چرانے لگی تھی جو غصے سے لال انگارہ ہو رہی تھی۔ اتنے میں گارڈ نے زوہیب کو شاہ زر کے سامنے لا کر کھڑا کیا اور خود دور ہٹا تھا۔ میں جو پوچھو گا سچ بولنا اور نہ تمہاری گارنٹی یہاں کوئی بھی نہیں لے گا کہ تم میرے ہاتھوں سے بچو گے یہ نہیں شاہ زر۔ زوہیب کو خونخوار نظروں سے دیکھ بولا تھا۔ اس کمرے میں تم تھے ہاں یا ناں وہ اس کا گریہ بان پکڑے زور سے دھاڑا تھا۔ ہاں ہاں

Posted On Kitab Nagri

میں ہی تھا۔ وہ اپنا آپ اس سے چھوڑوانے لگا تھا اگر وہ اپنے آپ کو مزید اس کی گرفت میں رہنے دیتا تو وہ تقریباً مرنے کے قریب ہوتا۔ شاہ زر زوہیب کو زمین پر پٹخ کر باہر کی جانب لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکلتا چلا گیا تھا۔ لے جاؤ ایسے ادھر سے سکندر صاحب گارڈ سے بولے تھے۔ فلزہ جو نظرے جھکائے کھڑی تھی۔ سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے ان کو شروع سے آخر تک ساری بات بتائی تھی۔ صرمد صاحب جو اپنے پوتے کی حرکت پر شرمندہ تھے دلاور شاہ کی جانب آتے ہاتھ جوڑے بولے تھے۔ میں بہت شرمندہ ہو تم سے میں اپنے پوتے کی طرف سے تم سے معافی مانگتا ہو ہو سکے تو معاف کر دینا۔ وہ اتنا بولے شاہ ولا سے نکلتے چلے گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد تقریب کے اختتام پر سب اپنے اپنے گھر روانہ ہوئے تبھی شاہ ولا میں سب شاہ میر کے انتظار میں تھے سوائے آفندی صاحب اور ان کی فیملی کہ۔ وہ سب لاونج میں صوفوں پر براجمان تھے کہ انہیں شاہ میر حویلی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھائی دیا تھا۔ شاہ میر جو سڑھیاں پار کرتے اوپر جانا چاہتا تھا کہ سب کی سوالوں کے جواب نہ دینے پڑے دلاور شاہ کی آواز پر روکا تھا پر موڑا

نہیں کدھر جا رہے ہو ادھر آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو! وہ بھی ان کے پاس آکر بیٹھ تھا۔ تبھی دلاور شاہ سکندر سے بولے تھے۔ سکندر شاہ میر کی شادی کو ایک ہفتہ رہ گیا ہے تیاریاں کہاں تک پہنچی شاہ میر جو موبائل میں مصروف سب سے غافل ہو کے بیٹھا تھا دلاور شاہ کی آواز پر صوفے سے اٹھا تھا۔ دادا سائیں میں نے آپ لوگوں کے کہنے پر منگنی کر لی ہے ہے میں شادی نہیں کرنا چاہتا بھی اس نے منت کرنے والے لہجے

Posted On Kitab Nagri

میں کہا تھا۔ تو کب کرو گے شادی وہاں تمہارا بڑا بھائی نہیں مان رہا تم لوگ چاہتے کیا ہو میں مر جاؤں گا تب شادی کرو گے۔ دلاور شاہ جانتے تھے شاہ میر جزباتی ہے تبھی وہ اس کو امو شغل کرتے ہوئے بولے تھے۔ دادا سائیں ایسی بات نہ کرے خدا نہ کرے آپ کو کچھ ہو لیکن میں ابھی اتنی جلدی یہ شادی نہیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ تمہاری شادی اگلے ہفتے ہی ہوگی میں دیکھتا ہوں کون منا کرتا ہے اگر تم نے یہ شادی نہ کی تو اس گھر سے تمہارے دادا سائیں۔ کا جنازہ اٹھے گا دلاور شاہ اس کو بولے بنا اس کا جواب سنے اپنے کمرے میں چل دیئے تھے پیچھے باقی سب نے بھی اپنے کمروں کا رخ کیا تبھی وہ شاہ زر کو بولا تھا بھائی میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا۔ کیوں کیا مسئلہ ہے آخر کیوں نہیں کرنا چاہتے شاہ زر اس کو جانچتی نظروں سے مخاطب کئے بولا تھا۔ مجھے نہیں پسند میں اپنی یونیورسٹی کی لڑکی ہے ٹینا سے پسند کرتا ہوں وہ آخر اپنی دل کی بات بولا تھا۔ یہ بات میرے اور تمہارے درمیان ہے اگر یہ بات کیسی کو بھی پتا چلی اور اسکی وجہ سے دادا سائیں کی طبیعت کو کچھ ہوا اس کے ذمہ دار تم خود ہو گے وہ اس کو سرد لہجے میں بولے بیسمنٹ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

یہ صبح شاہ ولا کے لوگوں کے لئے خوشی کا باعث بنی تھی یہ ادھر کے سب سے بڑے غم کی وجہ یہ تو
زندگی ہی جانتی تھی۔ ثناء جو اپنی ہی دھن میں آرہی تھی۔ عارب سے زور سے ٹکرائی تھی۔ لو پھر ٹکرا
گئی اس جنگلی بکرے سے ثناء سوچتے ہوئے اس کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی تھی۔ اوہیلو اب
کونسی سوچو میں گم ہو تم وہ اسکے آگے چٹکی بجاتے ہوئے بولا تھا۔ ویسے ایک بات تو کنفرم ہو گئی ہے مجھے
تمہیں مجھ سے ٹکرانے کا بہت شوق ہے۔ تبھی تو بار بار میرے پیچ میں آ جاتی ہو۔ وہ اس کو زیچ کرنے
کے لئے بولا تھا۔ ہاں! ویسے بات تو سچ کہی ہے تم جیسے بکرے سے ٹکرانے کی عادت ہو گئی ہے مجھے وہ

Posted On Kitab Nagri

اس کو اسی کے انداز میں جواب دیتے بولی تھی۔ اوئے تمہیں شاید پتا نہیں ہے کہ تم نے کل مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے بکرا نہیں بولو گی وہ اس کو انگلی دیکھاتے کل والی بات یاد کروانے لگا تھا۔ جہاں تک مجھے پتا ہے۔ میں نے تم سے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ وہ اسکی انگلی کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی۔ اور عارب کھڑا اسے حیرت انگیز نظروں سے گھورنے لگا تھا۔ اب ہٹو میرے سامنے سے میری بہن کی شادی ہے مجھے اور بھی بہت کام ہے تمہاری طرح فارغ نہیں ہوں وہ پھول کو سمٹتے بولی تھی جو عارب کے ٹکڑانے پر اس کے ہاتھ سے گیرے تھے۔ وہ پھول اٹھائے اس کو نظر انداز کئے آگے کی جانب بڑھی تھی۔ بول تو ایسے رہی ہے جیسے میرے بھائی کی تو شادی ہے ہی نہیں یہ لڑکی مجھے ایک بار سمجھ آ جائے وہ اس کے بارے میں منصوبے بناتے آگے کی اور بڑھا تھا۔۔ فلزہ جو لاونج میں جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے ادھر گھومتے اپنے آپ کو ہلکان کر رہی تھی۔ میں آخر بولو گی کیا؟ نہیں بول دوں گی غلطی ہو گئی تھی اور پھر معافی بھی تو مانگوں گی نہ وہ اپنے آپ کو تسلی دیتے ہوئے خود سے بولی تھی۔ شاہ زہر جو فلزہ کو وہاں خود سے باتیں کرتا دیکھ اس کو انگور کئے اپنا رخ بدلنے لگا تھا فلزہ کی آواز پر روکا تھا۔ فلزہ جلدی سے اس تک پہنچی تھیں کہی وہ وہاں سے چلا ہی نہ جائے۔ مجھے معاف کر دے مجھے نہیں پتا تھا وہ کوئی اور تھا وہ کل ہونے والے واقعی پر شر مندہ ہوتے بولی تھی۔ کس چیز کی معافی؟ میرے خیال سے تمہیں مجھ سے معافی نہیں مانگنی چاہیئے اس وقت تمہیں جو سہی لگا تم نے کیا۔ بس اگلی بار یہ یاد رکھنا کس کو تھپڑ مارنا ہے اپنی آنکھوں میں جو غصہ تھا اسے بامشکل چھپائے اپنی ہاتھوں کی مٹھی بھینچنے بولا تھا۔ شکریہ ابھی وہ کچھ

Posted On Kitab Nagri

آگے بولتی کہ وہ باہر کی جانب لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکلا تھا۔ اب انہیں کیا ہوا۔ خیر مجھے کیا پتا وہ اپنے کندھے اچکائے اپنے دل سے بوجھ اتارے ملائکہ کے کمرے کی طرف چل دی تھی لیکن اس کو کیا پتا کہ جس چیز کی معافی وہ مانگ چکی ہے وہ اس کی زندگی کی سب سے زیادہ تلخ حقیقت بنے گی۔ چابی دو گاڑی کی! شاہ زرجو حویلی سے نکلے ڈرائیور سے گاڑی کی چابی لینے لگا تھا۔ لیکن سر! وہ اسکے چہرے کو دیکھنے لگا جس پر کیسی کا خون کرنے کا جوش سوار تھا۔ تبھی اس نے گاڑی کی چابی شاہ میر کے ہاتھ میں دی تھی۔ اب ہٹو میرے سامنے سے وہ زور سے دھاڑا تھا۔ اور گاڑی میں بیٹھتا اسے ہواؤں سے باتیں کرو اتاڑا کر لے گیا تھا آپ میری بات تو سنے اچھا نہ میں اب کوئی الٹی سیدھی بات نہیں کروں گی ثناء ملائکہ کا چہرہ اپنی طرف کرتے بولی تھی جو اس سے ناراض رخ موڑے بیٹھی تھی۔ ہاں بھی کیا ہو رہا ہے ادھر فلزہ جو کمرے میں ثناء کو ملائکہ کو مناتے دیکھ بولی تھی۔ اپو میں تو بس ملائکہ سے پوچھ رہی تھی کہ اس کو شاہ میر بھائی کیسے لگتے ہیں بس اتنی سی بات پر منہ پھلائے بیٹھی ہے ثناء ملائکہ کے منہ بنانے پر چوٹ کرتے ہوئے بولی تھی۔ ہاں ہاں زرا مجھے بھی بتاؤ آخر جس سے تمہاری شادی ہو رہی ہے وہ تمہیں لگتا کیسا ہے فلزہ بھی ثناء کو آگے کئے اپنی جگہ بنائے بیٹھی تھی۔ آپ اپنی آپ بھی شروع ہو گئی! وہ فلزہ کو ایسے بولتے دیکھ بیڈ کی ایک سائیڈ بدک کر بیٹھی تھی مجھے نہیں کرنی آپ دونوں سے بات۔ یا ایک بات سنو تم نہیں بتاؤ گی تو ہم نے پوچھنا تو پھر بھی ہے تو چلو اچھے بچوں کی طرح ہمیں جلدی سے بتاؤ فلزہ پورا موڈ بنائے ملائکہ کو تنگ کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھے ہیں! لیکن ان کے غصے سے ڈر لگتا ہے مجھے وہ ان کے سامنے اپنے دل کو ہلکا کرتے ہوئے بولی تھی۔
پر ایک بات بتاؤ تم نے ان کا غصہ دیکھا کب ہے ثناء جو اس کی بات سنے کچھ سوچ کر بولی تھی پھر ملائکہ
ثناء اور فلزہ کو کل ثناء کے کمرے سے نکلنے کے بعد کیا ہوا بتانے لگی تھی۔ لو بھی یہ تو ابھی سے شاہ میر
بھائی سے ڈرنے لگی ہے آگے کیا کرے گی۔ مجھے تو لگ رہا ہے آپ یہ ہم دونوں کا نام۔ خراب کر دے گی
ثناء ڈرامائی انداز میں سر پر ہاتھ رکھے بولی تھی۔ کہہ تو تم بالکل ٹھیک رہی ہو۔ ثناء مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگ
رہا ہے فلزہ جو ثناء کی اوور ایکٹنگ دیکھے اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں تھی ملائکہ کا رونے والا منہ
دیکھے بولی تھی۔ اب ایسی بھی بات نہیں ہے ان کے غصے سے ڈر لگتا ہے ان سے نہیں لگتا مجھے وہ اپنے
آپ کو مضبوط ظاہر کئے بولی تھی اووہ اچھا! شاہ میر بھائی آپ ادھر کیسے ثناء پیچھے کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے بولی تھی ملائکہ جلدی سے پیچھے کی طرف موڑی تھی کہی سچ میں شاہ میر نہ کھڑا ہو اور دوسری
طرف فلزہ اور ثناء ملائکہ کا چہرہ دیکھے ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی ملائکہ کو جب اپنی حرکت کا
اندازہ ہوا تھا وہ بھی ہنسی تھی۔ اور اس کمرے میں ان تینوں کے قہقہے گونج رہے تھے اب یہ خوشیاں کب
تک تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

شاہ والا میں جشن کا سما تھا۔ ہر طرف کوئی ملازم تو کبھی گھر کے افراد ادھر سے ادھر کام میں مصروف
تھے۔ کیوں نہ ہوتے۔ آخر وہ دن آہی گیا تھا جس کا انتظار ثناء اور عارب بے صبری سے کر رہے تھے
۔ ہماری پیاری ملائکہ کی کل مہندی تھی۔ فلزہ جو کام کر رہی تھی ایک دم ہاتھ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے

Posted On Kitab Nagri

اسکے منہ سے سسکی نکلی تھی۔ جو شاہ زر کی نظروں سے چھپی نہ رہی وہ اس تک پہنچے اس کا ہاتھ پکڑے اس پر پھونک مارنے لگا تھا۔ تمہارا دھیان کہا ہوتا ہے؟ گھر میں اور بھی ملازم ہے تمہیں کس نے بولا ہے یہ کام کرو وہ جلدی سے اس کے زخمی ہاتھ کو پھونک مارے ملازم کو فاسٹ ایڈ باکس لانے کا اشارہ کرنے لگا تھا۔

وہ جو کب سے اسکو اپنے ہاتھ پکڑا دیکھ حیران تھی۔ اس سے اپنے ہاتھ چھڑاتے پیچھے ہوئے بولی تھی میں یہ خود کر لو گی آپ رہنے دے وہ نظرے جھکائے کھڑی تھی اچھا کر لو گی چلو کرو! وہ کھڑا اس کو فاسٹ ایڈ باکس دیتے صوفے پر بیٹھا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں میں مرہم لگانے لگی۔ تبھی اسکی چیخ نکلی۔ شاہ، زر کھڑا ہوا اس کے پاس آیا تھا زیادہ درد ہو رہا۔ تم چھوڑو میں کرتا ہوں وہ اس کے ہاتھ سے جیل لئے بولا تھا اور یہاں بیٹھو وہ اس کو صوفے پر بیٹھنے کا بولتے خود بھی اس کے قریب بیٹھا تھا۔ فلزہ اس کو مرہم لگاتے دیکھ اپنے دل کی حالت سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی یہ آخر مجھے کیا ہو رہا ہے کیوں میرے دھڑکن اتنی تیز چل رہی ہے وہ اس کو دیکھے اپنے ہاتھوں سے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کرنے لگی جو اسکی گھبراہٹ کے باعث بنی تھی۔ جیل لگا کر وہ اسے دیکھ چہرے پر مسکراہٹ لیے بولا تھا۔ یہ لو ہو گیا۔؟ شکریہ! وہ جلدی سے بولی تھی جیسے بس یہاں سے جانا چاہتی ہو وہ کھڑی ہوتے باکس کے قریب گئی تھی۔ تم یہ رہنے دوں میں کسی ملازم کو یہ کام بول دوں گا۔ اور اب اس پر شکریہ مت بولنا شاہ زر نے اس کی ہر بات پر شکریہ بولنے والی حرکت پر چیڑ کے کہا تھا۔ وہ مسکراتی ہوئی کیچن کی جانب دوڑی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ پیچھے وہ اس کی پیٹھ کو دیکھ مسکراتے اس کو بولا تھا ایک کپ چائے مل جائے گی؟ وہ نفی میں سر ہلاتی چائے کا پانی چڑھانے لگی تھی۔ اور ہاں میں کمرے میں جا رہا ہو وہاں دے جانا مجھے وہ موبائل اٹھائے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ امی بریانی بن گئی ہے تو دے دیں مجھے پلیرز بہت زور سے بھوک لگی ہے اب تو پیٹ کے چوہے بھی باہر آنے کو ہیں ثناء ایک ہاتھ سے ٹیبل بجاتے بولی تھی۔ ہاں دے رہی ہوں تھوڑا صبر کر لو خود نے تو کچھ کرنا نہیں ہے پتا نہیں اگلے گھر جا کر کیا کرو گی۔ کچھ اپنی بہن سے ہی سیکھ لو خدیجہ بیگم نے بریانی کو پلیٹ میں نکالتے اس کے آگے رکھا تھا۔ امی کچھ نہیں ہو گا اور میں تو ویسے بھی وہاں جاؤ گی جہاں مجھے کھانا نہ بنانا پڑے۔ وہ ایک ادا سے بولی تھی۔ ہاں مجھے تو اب لگ رہا ہے تم نے اپنا شوہر اوڈر پر بنوانا ہے۔ کل ملائکہ کی مہندی ہے اور تم نے اس کی کچھ مدد کی ہے یا پھر بیٹھی ہی ہو۔ طنز کے تیر چلتے دیکھ عارب جو خدیجہ بیگم سے ملنے آیا تھا ثناء کے برابر میں چیر کھینچے بیٹھا تھا۔ ہاں ثناء بتاؤ تمہاری بہن کی شادی ہے تم نے کوئی کام کیا ہے وہ آنکھوں میں شرارت لئے معصوم چہرہ بنائے بولا تھا۔ یہ تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے تم اپنے گھر پر نہیں رہ سکتے۔ جب دیکھو یہاں آ جاتے ہو۔ تو تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ عارب جب چاہے یہاں آئے اس کے چچا کا گھر ہے خدیجہ بیگم نے اس کو بیچ میں روکا تھا اور وہ اپنے دانت کچکا کرا اپنی امی اور عارب کو دیکھنے لگی۔ اور دل میں سوچ رہی تھی کچھ دیر اگر امی آپ خاموش رہ جاتی تو کیا ہو جاتا۔ عارب اپنے دانت نکالے اس کو گھورتا گیا تھا۔ ثناء اس کو مکمل نظر انداز کئے کھانے میں مصروف تھی جیسے اس کے علاوہ کوئی اہم کام نہ ہو۔

Posted On Kitab Nagri

خدیجہ بیگم کیچن میں کام کر رہی تھی کچھ یاد آتے انہوں نے ملائکہ کے کمرے کا رخ کیا تھا۔ عارب جو بیٹھا اس کو گھور رہا تھا کچھ سوچتے شرارتی مسکراہٹ لئے اس کی پلیٹ کھینچی تھی۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بریانی کو ہاتھ لگانے کی۔ امی نے تمہیں بھی تودی ہے اس میں سے کھاؤ کیوں میرے اس میں گھس رہے ہو وہ اس کے ہاتھ سے پلیٹ چھیننے اپنے قریب کرتے اس کو خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی۔ جان من جو اپنی محبوب کی پلیٹ سے کھانے کا مزہ ہے وہ خود اپنی پلیٹ میں کھانے کا کہاں! وہ اس کو آنکھ مارتے واپس پلیٹ اپنی طرف کرتے بولا تھا۔ یہ کیا واحیات الفاظ تم نے مجھے بولا ہے؟ وہ اس کا گریہ بان پکڑے جنگلی بلی بنے بولی تھی۔ جان من ایسے پیار کہتے ہیں! واحیات الفاظ نہیں اور جہاں تک بات ہے یہ جو تمہارے ہاتھ ہیں انہیں میں بہت جلد اپنا بنا لو گا وہ اس کے چہرے کو سہلاتے باہر نکلاتا تھا۔ پیچھے ثناء کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا سر پھاڑ دے۔! فلزہ جو چائے لئے اوپر کی طرف بڑھی تھی۔ اس کے کمرے کے باہر کھڑی سوچ رہی تھی کہ اندر جاؤ یہ نہیں! پھر کچھ سوچ کر کمرے دروازہ ہلکے سے کھولے اندر گئی۔ وہ کچھ دیر کمرے کو دیکھے گئی جو جدید طرز کی الگ الگ بینٹنگ سے سجایا گیا تھا۔

بیڈ کی ایک طرف سائیڈ ٹیبل اس کے ساتھ دیوار پر وڈر اب آگے کو ہو کے ڈریسنگ ٹیبل کھڑکی سے آتی روشنی جو پردوں کے ہونے کی وجہ سے کم ہی اندر آرہی تھی۔ ساتھ ہی پڑے صوفہ جو کمرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔ ابھی وہ آگے چائے رکھتی کہ شاہ زروا شروم سے باہر نکلا تھا فلزہ جو اس کو دیکھتے جلدی سے پیچھے کی اور گھومی تھی۔ جو بغیر شرٹ کے اس کے سامنے موجود تھا تمہیں کیا ہوا ہے؟

Posted On Kitab Nagri

ادھر رکھ دوں چائے وہ سمجھ گیا تھا کہ فلزہ نے یوں اچانک اپنا چہرہ کیوں گھوما یا تھا۔ تبھی اس سے بولا تھا۔ پہلے آپ اپنی شرٹ پہنے اس نے بامشکل اپنے کپکپاتے لب کے ساتھ کہا تھا۔ اگر نہ پہنو تو وہ پیچھے سے اس کے کان کے قریب جھکتے سرگوشی نما آواز میں بولا تھا۔ جس سے فلزہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ اٹھتی محسوس ہوئی تھی۔ تو میں یہاں سے جا رہی ہوں وہ ہاتھ کو مسلے باہر نکلنے لگی کہ شاہ زرنے اسے روکا تھا اچھا رو کو پہن رہا ہوں۔ شاہ زرنے شرٹ پہنے بولا اب رکھ دوں ادھر وہ سائیڈ ہوتے ایسے چائے رکھنے کو کہتے خود ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنے بال جیل سے سیٹ کرنے لگا۔ رو کو! اس نے فلزہ کو جانے سے روکا تھا۔ فلزہ جو جا رہی تھی۔ ایڑی کے بل موڑی اس کو دیکھ رہی تھی۔ اب کیا ہے وہ سوچیں تھی۔ اس کے سامنے بولنے کی ہمت کہاں تھی۔ جی بولے! تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو؟ میں بھی انسان ہی ہوں تمہاری طرح کا تم جب ایسے ڈرتی ہوں تو پتا ہے مجھے ایسا لگتا ہے۔ جیسے میں کوئی جن بھوت ہو جو قریب آئے گا تو تم مر جاؤ گی۔ وہ نروٹھے پن سے بولا تھا۔ نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے وہ تو میں اب کیا بولو پہلے ہی ان کو دیکھے دماغ کام کرنا بند کر دیتا ہے وہ مسلسل اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی۔ کیا وہ تو؟ اور بیچاری انگلیوں کا پیچھا تو چھوڑ دوں کھا نہیں جاؤں گا تمہیں۔! وہ جو باقاعدہ اس کو مسلسل انگلیاں کے ساتھ حرکت کرتے دیکھ کن انکھیوں سے دیکھتے بولا۔ وہ تو۔! ہاں اب آگے بھی بولو وہ اس کے قریب آتے اس کے چہرے کے جانب جھکا تھا۔ اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر پڑتے اس کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔ آپ کے غصے سے ڈر لگتا ہے وہ جلدی سے بولے باہر کی طرف

Posted On Kitab Nagri

بھاگی تھی۔ پیچھے وہ سر پر ہاتھ پھیرے رہ گیا تھا۔ کمرے میں آتے بیڈ پر بیٹھے اپنی معمول سے بڑھتی دھڑکن جو شاہ زر کے قریب ہونے سے بڑھی تھی اس پر قابو پاتے آئینے کے سامنے کھڑے جانے خود میں کیا تلاش کر رہی تھی۔ پھر آئینے میں شاہ زر کا عکس محسوس کرتے جلدی سے موڑ کر دیکھا تو کمرے میں اس کے علاوہ کوئی نہ تھا فلزہ جو موڑی تھی۔ اپنا چہرہ ہاتھ میں چھپا گئی تھی۔ آخر مجھے ہوا کیا ہے؟ خود سے سوال کرتی وہ سوچ میں پڑ گئی۔ دل سے آواز آنے پر بولی مجھے کہیں پیار!۔ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ دماغ اس کی بات کو غلط ثابت کر رہا تھا فلزہ بیچاری دل اور دماغ کی کشمکش میں مبتلا اپنے دل کا حال سمجھنے کی کوشش میں تھی۔ شاہ دلا میں آج دلاور شاہ کی چھوٹی صحبزدی سکینہ اپنی بیٹی شانزے اور شاکر صاحب کے ساتھ یہاں موجود تھی۔ سب ایک ساتھ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے بابا سائیں آپ نے مجھے تو بتایا ہی نہیں کہ بھائی حویلی واپس آگئے ہیں۔ سکینہ بیگم دلاور شاہ سے بولی۔ وہ ہم نے سوچا تمہیں وہ انگلیش میں کیا کہتے ہے بچے! دادا سائیں سر پر انز عارب نے دلاور شاہ کو سوچتے ہوئے دیکھ کہا تھا ہاں وہی سر پر انز دلاور شاہ نے سکینہ بیگم کی طرف رخ کئے کہا تھا۔ شانزے جو ان لوگوں کے بیچ بیٹھے بور ہو رہی تھی۔ ملائکہ اور فلزہ کو دیکھے ان کے طرف بڑھی تھی۔ فلزہ جو اس کو اپنے قریب آتے دیکھ اس کے پاس آئی اور آگے ہاتھ کئے چہرے پر مسکراہٹ لئے بولی تھی۔ آپ سکینہ پھوپھو کی بیٹی ہے ہاں میں ہی ہو وہ اس انداز میں بولی تھی۔ جیسے بس احسان کر رہی ہو بتا کر۔ فلزہ اس کی عجیب نظر سے محسوس کر رہی تھی اس کی ڈریسنگ دیکھے ثناء جو فلزہ کے ساتھ تھی آخر اس سے رہا نہیں گیا تو فلزہ کے کان کے

Posted On Kitab Nagri

قریب جھکی تھی۔ آپ یہ تو پوری میک اپ کی دکان لگ رہی ہے۔ وہ کراہت بھرے لہجے سے اسکو دیکھے بولی۔

فلزہ جو ثناء کی بات سنے اس کو گھور رہی تھی۔ شانزے کی بات پر اس کو دیکھے گئی تھی۔ تم اس طرح کی ڈریسنگ کرتی ہو۔ نہیں میرا مطلب یوں سر پر دوپٹہ کچھ عجیب نہیں ہے۔ وہ اس کو اوپر سے نیچے دیکھ طنز کرنے والے انداز میں بولی تھی۔ عجیب یہ آپ کو لگے گا۔ اور ویسے بھی مجھے پسند ہے اور جہاں تک میری دوپٹے کی بات ہے تو قرآن پاک میں بھی عورت کو سر پر دوپٹہ پہننے کا بولا گیا ہے وہ اس کو اسی کے انداز جواب دینے لگی تھی۔ اپنی ویز میں چلتی ہو وہ کیا ہے نہ میں زیادہ دیر گرمی میں نہیں کھڑی ہو سکتی۔ شانزے ان کو بولے باہر کی طرف نکلی تھی۔ آپ جو میں دیکھ رہی ہو کیا آپ بھی وہی دیکھ رہی ہیں۔ ثناء فلزہ کو خاموش کھڑے دیکھ اس کے پاس آتے چہرے پر حیرت لیے بولی تھی۔ تم چھوڑا سیے اور میرے ساتھ کام کروں۔ ویسی بھی بہت مشکلوں سے تم میرے ہاتھ آئی ہو۔ ثناء اس کے ساتھ کام کرنے لگی۔

www.kitabnagri.com

ملائکہ جو بیوٹیشن کے سامنے بیٹھی تھی اپنے آپ کو آئینے میں دیکھے بیوٹیشن کی محنت کو سرائے بنانہ رہ سکی تھی۔ خدیجہ بیگم جو کمرے میں ملائکہ کو دیکھنے آئی تھیں اس کو دیکھے تعریف کئے بنانہ رہ سکیں۔ ماشاء اللہ میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے وہ اس کے سر پر پیار کیسے بولی۔ فلزہ ابھی خدیجہ بیگم کو

Posted On Kitab Nagri

ڈھونڈتے یہاں آئی تھی۔ ان دونوں کو آپس میں لگے دیکھ آگے بڑھی تھی۔ ہماری بہن کل سے کسی اور کی ہو جائے گی۔ وہ اس کو تنگ کرنے کے لئے بولی ملائکہ جو پہلے ہی آنسوؤں روکے بیٹھی تھی اس کی بات سننے آنکھوں سے آنسوؤں نکلا تھا۔ ارے روکیوں رہی ہوں؟ میں تو ایسے ہی تنگ کر رہی تھی۔ اچھا سوری! یہ دیکھو میں نے کان بھی پکڑ لئے ہیں! تم کون سا کہی اور جارہی ہو برابر میں ہی تو جاؤ گی۔ فلزہ جو اس کو روتے دیکھ پریشان ہوئی تھی۔ ملائکہ جو اپنے آنسوؤں صاف کئے فلزہ کو یوں کان پکڑے دیکھ مسکرائی تھی۔ تبھی خدیجہ بیگم بولی تھی اگر ایسے روگی تو تمہارا میک اپ خراب ہو جانا ہے۔ پھر بیوٹیشن نے تمہارا میک اپ واپس کرنا پڑے گا اور پھر دیر ہو جائے گی خدیجہ بیگم نے ثناء کے بولے ہوئے الفاظ دہرائے تھے۔ جیسے سن فلزہ اور ملائکہ کا قہقہہ کمرے میں گونجتا تھا۔

شاہ ولا کو رنگین پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ لاونج میں ہر جگہ گھوما گھومی تھی۔ آدمیوں کی تقریب باہر گارڈن میں رکھی گئی تھی۔ فلزہ اور ثناء۔ ملائکہ کو اپنے ساتھ لے کر آرہی تھی ملائکہ جو گلابی لہنگے پر پیلی چولی زیب تن کئے ہلکے ہلکے میک اپ میں پھولوں کے زیورات پہنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں مقید کئے جس کی دو آوارہ لٹیں اس کے چہرے پر جھول رہی تھی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ اپنا لہنگا سمبھالے ان کے ساتھ چلی آرہی تھی۔ آپی پلیرز میرا موبائل اوپر ہی رہ گیا ہے پلیرز لے آئے۔

Posted On Kitab Nagri

ثناء فلزہ سے منت کرنے والے انداز میں بولی تھی۔ اچھا اچھا لارہی ہو فلزہ نے ثناء کے ڈرامے شروع ہونے سے پہلے اوپر جانے میں عافیت جانی تھی۔ ثناء جو ملائکہ کے پاس جا رہی تھی۔ اپنا پاؤں لنگے میں پھسنے سے گیرتی کے عارب نے اسے سنبھالا تھا۔ ہائے السامر گئی! ثناء عارب سے دور ہوئے اپنے پاؤں کو دیکھنے لگی جو موڑنے کی وجہ سے لال ہوا تھا۔ کس پر مجھ پر! عارب ثناء کے مزے لے رہا تھا۔ میرا دماغ خراب نہیں یا میرے اتنے برے دن نہیں آئے کہ تم پر مروں گی۔ وہ جو پہلے ہی اپنے پاؤں کو دیکھے رونے کو تھی اس کی بات پر ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔ عارب اس کو چھوڑے آگے کی طرف بڑھا تھا۔ جس سے ثناء کے پاؤں۔ پرد باؤپر ہا اور وہ اپنی چیخ رو کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھی۔ جاہل بندہ آرام سے جاتا ثناء بڑبڑائے عارب کو کوس رہی تھی۔ فلزہ جو ثناء کا موبائل کئے نیچے کی اور بڑھ رہی تھی۔ شاہ زر کو اپنے پیچھے دیکھ جلدی جلدی چلنے لگی۔ وہ اس کو دیکھتے چہرے پر مسکراہٹ لئے اس کے پیچھے چلنے لگا۔ جو ہرے کلر کے لہنگے میں پیلے رنگ کی چولی پہنے دوپٹے کو سر پر ٹکائے بنامیک اپ کے جلدی جلدی قدم لے رہی تھی۔ فلزہ جو سمجھیں تھی شاہ زر اب بھی وہی ہے! اپنے پیچھے آتی آواز پر موڑی تھی۔ وہ جیسے ہی پیچھے کی اور گھومی اپنا سر شاہ زر کے مضبوط سینے پر لگنے سے اس کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ جو معصوم بچوں کی طرح اپنا ماتھا سہلا رہی تھی یہ تم کیا مجھے کہی بھی دیکھ کر بھاگ جاتی ہو۔ شاہ زر کو اس کی اس معصوم سی حرکت پر پیار آیا تھا لیکن وہ اپنے چہرے کے تاثرات سخت کئے بولا تھا۔ فلزہ نے اچانک اس کو اپنے سامنے دیکھ کہا: نہیں تو ایسا تو نہیں ہے وہ اس کے چہرے پر سخت تاثرات دیکھے پیچھے کی طرف

Posted On Kitab Nagri

[illegible]

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں بھیجا تھا۔ جو کمرے میں آرام کرنے کے ارادے سے اپنے کپڑے چنچ کئے سونے کے لئے لیٹی تھی۔ آج کا دن اس کے لئے بہت تھکا دینے والا دن تھا۔ کل کو وہ موقع فراہم ہو بھی یا نہیں ! آپنی میں تو بہت تھک گئی۔ ملائکہ جو سونے کے لئے لیٹی تھی ثناء کی آواز پر بولی تھی۔ تم نے میرے ہاتھ سے مار کھانی ہے کیسی دن ! ڈرا دیا تم نے مجھے :- ثناء چہرے پر خوف لئے اس کو گھوری تھی۔ آپنی مار بعد میں کھا لو گی آج مجھے آپ کے ساتھ سونا ہے۔ کل سے آپ ادھر نہیں ہو گی میں کس سے لڑو گی ثناء ملائکہ کے گلے لگے اداس چہرہ لئے اس کو دیکھ رہی تھی۔ وہ تو ہے ! لیکن تم ٹینشن کیوں لیتی ہو دیکھو میں کہی اور تو جا نہیں رہی۔ اس گھر سے اس گھر جانا ہے مجھے بلکل برابر میں تو ہے آجانا وہاں ملائکہ اس کے بالوں کو سہلاتے اس کو سمجھانے لگی تھی۔ دل میں خود بھی اپنے ماں باپ اور بہنوں کو چھوڑ کر جانے کا دکھ تھا لیکن یہ تو دنیا کا رواج ہے جانا تو لڑکی نے ہی ہوتا ہے تو وہ بھی سہی۔ یہ رات ختم ہوئی تھی اب دیکھنا یہ تھا کہ اگلی صبح ان کی زندگی کے لئے کیسی ثابت ہونی تھی۔۔

سب لوگ اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے۔ تبھی دلاور شاہ (شاہ زر) سے بولے بیٹا تم نے میرج ہال دیکھ لیا تھا۔ جی دادا سائیں میں نے میرج ہال اور باقی سارے کام دیکھ لئے ہے بس اب یہاں سے نکلنا ہے۔ عارب کہاں ہے وہ نظر نہیں آ رہا شاہ زر ان کو بتاتے ادھر ادھر دیکھتے عارب کا پوچھنے لگا۔ بیٹا وہ تو تمہاری چچی کی مدد کروا رہا ہے وہاں پر بھی کوئی مرد ہونا چاہیے تھا اس لئے ہم نے اسے بھیج دیا سکندر صاحب جو ملازم کو چیزیں گاڑی میں رکھنے کا بول رہے تھے شاہ زر کو کہتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے

Posted On Kitab Nagri

شائستہ بیگم کے جانب بڑھے پیچھے شاہ زر اپنا سر ہاں میں ہلاتا خدیجہ بیگم کے پورشن کی جانب بڑھا تھا۔ سب تیاریاں مکمل ہے کچھ رہ تو نہیں گیا سکندر شاہ نے شائستہ بیگم سے پوچھا تھا۔ جی (الحمد للہ) سب تیاریاں مکمل ہے بس ایک بار آپ شاہ میر کو دیکھ لے صبح سے کمرے سے باہر نہیں نکلا شام کو اس کی اپنی شادی ہے وہ خوش نہیں لگ رہا! نا جانے اس کو کیا ہوا ہے میرا بچا ایسا تو نہیں تھا۔ شائستہ بیگم لہجے میں پریشانی لئے ان سے مخاطب تھی۔ ہاں میں دیکھتا ہوں آپ پریشان نہ ہوں سکندر شاہ ان کو تسلی دئے شاہ میر سے بات کرنے کا سوچتے اس کے کمرے کی طرف چل دئے تھے۔ شاہ زر جو خدیجہ بیگم کے پورشن میں آیا تھا ان کو کام کرتا دیکھ بولا تھا چچی عارب مدد تو کر رہا ہے نہ آپکی شاہ زر کو عارب پر یقین نہ تھا تبھی خدیجہ بیگم سے پوچھا تھا۔ ہاں بیٹا وہ تو صبح سے یہی پر لگا ہوا ہے۔ بچا صبح سے کام کر رہا ہے اب تو دوپہر ہو گئی ہے تھک گیا ہو گا۔ اچھا چچی باقی گھر میں کوئی دیکھائی نہیں دے رہا اس کی نظریں جس کو ڈھونڈ رہی تھی۔ اس کے نادیکھنے پر خدیجہ بیگم سے بولا تھا۔ بیٹا شاء تو ملائکہ کے ساتھ پار لر گئی ہے شام کو ہاں میں سیدھا شاء ملائکہ کے ساتھ آئے گی۔ اور فلزہ اپنے کمرے میں ہے۔ وہ اس کو بتاتے کیچن کے طرف چل دی۔ عارب جو گھر میں آ رہا تھا شاہ زر کو وہاں دیکھ بولا تھا ہاں تو بھائی آپ یہاں کیسے؟ وہ شوخ لہجے میں اس سے گویا ہوا تھا۔ تم سے مطلب شاہ زر اس کی باتوں کو سیرے سے نظر انداز کئے باہر نکلا تھا۔ پیچھے کھڑا عارب اپنی اتنی بعزتی پر جل بھن گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر صاحب جو شاہ میر کے کمرے میں آئے تھے کمرے میں اندھیرا دیکھ لائٹ کھولے شاہ میر کو زمین پر بیٹھے دیکھ بولے تھے یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ شاہ میر جو کمرے میں روشنی ہوتے دیکھ ان کی آواز پر جلدی سے کھڑا ہوا تھا۔ ان کو خالی آنکھوں سے دیکھے گیا تھا۔ تم اب تک تیار کیوں نہیں ہوئے؟ کچھ دیر میں ہم نے نکلنا ہے اور تم یہاں ایسے! وہ شاہ میر کو ایسے دیکھ فکر مند لہجے میں بولے تھے۔ بابا میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا شاہ میر جو ان کو یوں بولتا دیکھ رہا تھا۔ زور سے بولا تھا۔ سکندر شاہ اس کی بات سننے کچھ دیر اس کے کہے ہوئے الفاظ سمجھنے لگے۔ دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمہارا سکندر شاہ نے۔۔ شاہ میر کو گھورتے گرجدار آواز میں کہا تھا۔ بابا سائیں میں سچ میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا آپ پلیز ایسے روک دے وہ منت سماجت پر اتر آیا تھا۔ اتنے میں سکندر صاحب کا ہاتھ اٹھا تھا جس کی آواز پورے کمرے میں گونجی تھی۔ کیوں کیا خرابی ہے اس بچی میں میں آفندی شاہ کو کیا جواب دوں گا کہ میرا بیٹا آخری وقت پر شادی سے انکار کر رہا ہے وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولے بیڈ پر بیٹھے تھے بابا سائیں۔ میں کیسی اور کو پسند کرتا ہوں میرے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ آپ ایک بار ابھی وہ بولتا کہ سکندر صاحب نے اسے بیچ میں روکا تھا۔ بس! اب میں جو کہ رہا ہوں وہ ہوگا۔ تمہاری شادی ملائکہ سے ہی ہوگی اور جلدی سے نیچے آؤ اگر تم نے کوئی تماشہ کیا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔ سکندر شاہ اپنی بات بولے باہر کی طرف نکلے! پیچھے شاہ میر نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا اس دیوار پر مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ملائکہ کو برائڈل روم میں بیٹھائے ثناء اور فلزہ خدیجہ بیگم کو ڈھونڈ رہی تھی۔ ملائکہ برائڈل روم میں بیٹھے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو مروڑنے میں مصروف تھی۔ اچانک ایک ساتھ ان تینوں کو اپنے سر پر کھڑے دیکھ آنکھ اٹھائے ان کو دیکھنے لگی۔ تھی فلزہ اور ثناء ملائکہ کے برابر میں بیٹھی تھی۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیوں ایسا چہرہ اتر اتر ہوا ہے فلزہ ملائکہ کے مسلسل انگلیاں مروڑنے پر تنقید کئے بولی تھی۔ کچھ بھی نہیں۔ بس پیچینی ہو رہی ہے جیسے کچھ برا ہونے والا ہے اس کے لہجے سے صاف خوف واضح ہو رہا تھا۔ ملائکہ کے لہجے میں گھبراہٹ محسوس کئے خدیجہ بیگم اس کے پاس آئی۔ کچھ غلط نہیں ہو گا یہ بس تمہارا وہم ہے وہ اسے تسلی دیتے اس کے سر پر پیار کئے بولی

Kitab Nagri

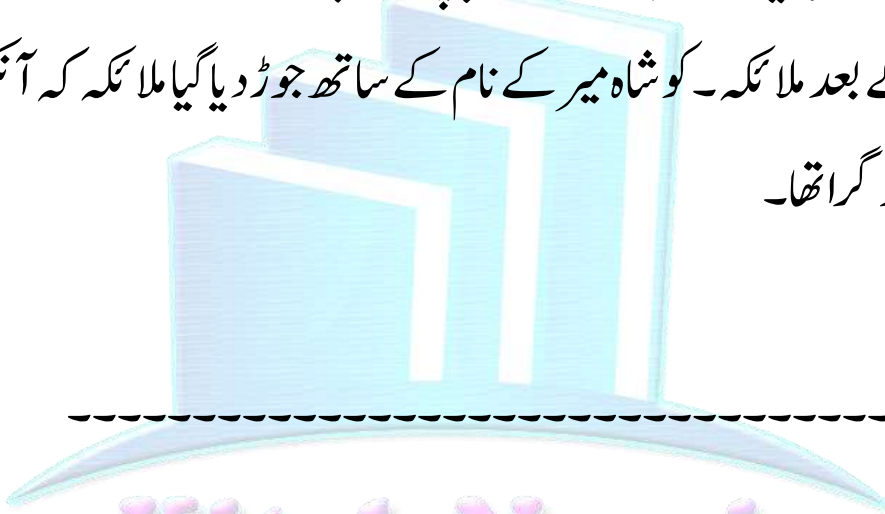
www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد آفندی صاحب سمیت شاہ زرعارب اور دیگر لوگ ملائکہ کے پاس موجود تھے۔ ملائکہ اپنے اوپر لال دوپٹہ پہنے اپنا چہرہ چھپائے بیٹھی تھی! تبھی سکندر صاحب کے کہنے پر نکاح شروع ہوا تھا۔ ملائکہ

Posted On Kitab Nagri

سید آفندی شاہ ولد دلاور شاہ آپ کا نکاح سید شاہ میر سکندر شاہ ولد سید دلاور شاہ کے ساتھ دس لاکھ سکھ رائج الوقت پایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔

وہ جو عجیب کشمکش میں مبتلا تھی آنکھ اٹھائے اپنے بابا کی طرف دیکھنے لگی۔ آفندی صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھے سرہاں میں ہلایا تھا۔ وہ بامشکل اپنی کپکپاتے لب کے ساتھ بولی تھی قبول ہے! پھر دودفعہ یہی عمل دہرانے کے بعد ملائکہ۔ کو شاہ میر کے نام کے ساتھ جوڑ دیا گیا ملائکہ کہ آنکھ سے ایک آنسوؤں نکلا جو اس کے ہاتھ پر گرا تھا۔



وہ لوگ جو کچھ دیر پہلے ملائکہ کے پاس موجود تھے۔ اب شاہ میر کی طرف متوجہ تھے۔ سید شاہ میر سکندر شاہ ولد دلاور شاہ آپ کا نکاح ملائکہ آفندی شاہ ولد دلاور شاہ کے ساتھ دس لاکھ سکھ رائج الوقت پایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟ وہ جو خونخوار نظروں سے سکندر صاحب کو دیکھ رہا تھا۔ حقارت بھرے لہجے میں بولا تھا۔ قبول ہے۔ پھر دودفعہ یہی عمل دہرانے کے بعد شاہ۔ میر کی زندگی ایک اور جان کے ساتھ جڑی تھی۔ اسی طرح مبارک کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد فلزہ اور ثناء ملائکہ کو شاہ میر کے پاس

Posted On Kitab Nagri

بیٹھا کر گئی تھی۔ شاہ میر اسے کسی چیز سے کوئی سروکار نہیں۔ تھا پھر سٹیج پر چڑھے ثناء شاہ میر کے پاس آئے بولی تھی شاہ میر بھائی آپکو کیسا لگ رہا ہے میری پیاری بہن کو اپنی زوجہ بنائے۔ ثناء ہاتھ کو مانگ بنائے شاہ میر کے آگے کرتے آنکھیں پٹ پٹا کر دیکھنے لگی۔ پیچھے سے عارب نے اس کے سوال کا جواب دینا ضروری سمجھا تھا۔ بھائی کا تو پتا نہیں مجھے میری بھابھی بڑی پیاری لگی ہیں عارب کے ایسا بولنے پر ملائکہ کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ نے جگہ کی تھی۔ اوہ ہو! میری بھابھی شرم رہی ہیں۔ عارب ملائکہ کو زچ کرنے لگا تھا ملائکہ اس کی بات پر سمٹی تھی۔ شاہ میر نے ایک نظر ملائکہ کو دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔ جو آج قیامت ڈھا رہی تھی آج سے پہلے اس نے کبھی ملائکہ کو اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا۔ کچھ پل لگے اس کو واپس اپنی پوزیشن میں آنے میں پھر وہی چہرے پر سختی در آئی تھی۔ شاہ میر جو ان کی بکو اس سن کر غصہ روک بیٹھا تھا عارب سے بولا ہو گئی تمہاری فضول باتیں تو بھائی سے پوچھو کب ختم ہو گا یہ سب شاہ میر بنا کیسی چیز کا لحاظ کئے بولا تھا ملائکہ جو کچھ دیر پہلے مسکرا رہی تھی اس کا یہ انداز دیکھے نا جانے کے دل کو ٹھیس پہنچتی تھی۔

www.kitabnagri.com

بھائی ابھی تو رسمیں بھی تو کرنی ہیں ہم نے ثناء کو اس کے انداز سے پہلے ہی تپ چڑھی ہوئی تھی بیچ میں آتے بولی تھی۔ مجھے ان فضول رسموں کا کوئی شوق نہیں ہے وہ صاف گوئی سے بات کئے اٹھ کھڑا ہوا اور خود ہی شاہ زر کے پاس چل دیا پیچھے ملائکہ اداس چہرہ لئے رہ گئی۔ ارے کوئی نہیں بھابھی آپ کیوں

Posted On Kitab Nagri

اداس ہو رہی ہیں بھائی کے موڈ چینیج ہوتے رہتے ہیں آپ ٹینشن نہ لے عارب ملائکہ کو تسلی دینے لگا تھا۔ وہ عارب کو دیکھ مسکرائی جو مسلسل اس کو خوش کرنے میں لگا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا تو ملائکہ سب سے ملی ثناء کی جانب بڑھی جو رونے میں مصروف تھی۔ ثناء ملائکہ کے گلے لگی سرگوشی کرتے بولی تھی۔ آپ جارہی ہیں میں پھر بھی آپ سے لڑو گی ملائکہ اس کی بچوں جیسی خواہش پر بامشکل مسکرائی تھی۔ تم اتنا رو کیوں رہی ہو آخر یہ ہمارے ساتھ ہی تو ہو گی۔ بس پورشن الگ ہیں ہمارے حویلی تو ایک ہے فلزہ اس کو سمجھائے پیچھے ہٹانے لگی جو ناجانے کب سے سب کا راستہ رو کے کھڑی تھی۔ آپ ملی ملائکہ۔ کہی بھی جارہی ہو جاتا تو ہمیں چھوڑ کر رہی ہے نہ میرا رونا بنتا ہے ثناء ہچکیوں کے درمیان بولے سب کو اس ماحول میں مسکرانے کی وجہ دے گئی۔ تھی عارب بھی اس کے رونے کی وجہ سے اداس تھا اس کی بات پر مسکراہٹ اور سوچا یہ لڑکی بالکل الگ ہے۔ ملائکہ اور شاہ میرا ایک گاڑی میں باقی کی گاڑیاں ان کے پیچھے تھی۔ شاہ ولا پہنچتے ہی کچھ رسم کے بعد ملائکہ کو شاہ میر کے کمرے میں بیٹھایا گیا تھا۔ ملائکہ کمرے میں بیٹھے اس کمرے کو پہلی بار غور سے دیکھ رہی تھی جواب اس کا بھی تھا۔ پھولوں سے سجایا ہوا کمر جو پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا بیڈ کے دونوں طرف سائیڈ ٹیبل اس کے ساتھ ہی ایک وڈراب تھا آگے کو ہوتے واشر روم اور چینج روم تھا بالکونی جس کے پردے باہر سے آتی ہوا کو روک رہے تھے بیچ میں رکھا ہوا صوفہ جو کمرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔ ملائکہ جو کمرے کو دیکھ رہی تھی دروازے پر آتی آواز پر خود میں سمٹی تھی۔ کمرے میں آتا شاہ۔ میر جو ملائکہ کو اپنے بیڈ پر بیٹھے دیکھ آگ

Posted On Kitab Nagri

بگولہ ہوا تھا اس کی جانب قدم بڑھاتا اس کو بازوؤں سے پکڑے اٹھاتے اپنے سامنے کھڑا کئے بولا تھا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیڈ پر بیٹھنے کی ایک بات یاد رکھنا تم میرے ماں باپ کی بہو ضرور ہوگی لیکن میں تمہیں اپنی بیوی کبھی نہیں مانوگا۔ وہ اس کو بولے صوفے پر دھکادے چینیجنگ روم میں گیا تھا ملائکہ جو اچانک ہوئی افتاد پر پریشان تھی اس کے بولے ہوئے لفظوں سے اس کی آنکھوں سے ایک آنسوؤں ٹوٹ کر اس کے گال پر پھسلا تھا۔ ملائکہ جو اتنے خواب سجائے بیٹھی تھی۔ ان کو اس طرح ٹوٹا دیکھ خود بھی آج اپنے دل کو ٹوٹا محسوس کر رہی تھی۔ شاہ میر جو چینیج کرے باہر آیا تھا اس کو ادھر اسی پوزیشن میں دیکھے بیڈ کی ایک سائیڈ جاتے لائٹس آف کئے لیتا تھا۔ ملائکہ جو سوچ رہی تھی وہ کیا کرے ہلکے سے اٹھ کے چینیجنگ روم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔ کپڑے چینیج کئے باہر آئی بیڈ کی جانب بڑھی تھی۔ تبھی شاہ میر بولا تھا۔ اپنا سامان اٹھاؤ اور وہاں لیٹ جاؤ میں اپنے ساتھ تمہیں ایک منٹ اس کمرے میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میری مجبوری ہو تم وہ اس کو صوفے پر سونے کا بولے کروٹ بدل گیا تھا ملائکہ اس کی اتنی بے رخی دیکھے صوفے کی جانب بڑھی تھی۔ صوفے پر لیٹی تبھی آنسوؤں جو کب سے باہر آنے کا بہانا ڈھونڈ رہے تھے اپنا راستہ بنائے بہہ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

فجر کی اذان کے وقت اس کی آنکھ کھولی وہ اٹھے وضو کرنے کا سوچتی واشر و م کی جانب بڑھی۔ باہر آتے ساتھ نماز کی طرح ڈوپٹہ پہنے ٹیبل پر پڑا جائے نماز اٹھائے نماز پڑھنے لگی۔ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اپنے اللہ کے سامنے دل ہلکا کرنے لگی یا اللہ ان کے دل میں میری تھوڑی سی جگہ ڈال دے میں تو ان کی تھوڑی سی۔ محبت چاہتی ہو یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ میرے ساتھ اے اللہ تو بڑا غفور الرحیم ہے ان کے دل میں میرے لئے تھوڑی سی محبت ڈال دے تھوڑی دیر یونہی اپنے اللہ سے باتیں کرنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھرے جائے نماز اٹھائے شاہ میر کی جانب بڑھی اور جھکتے اپنے ہونٹ اس کے سر پر رکھے تھے جس سے شاہ میر جو سو رہا تھا تھوڑا سا کسمسا یا تھا اسکو ملتے دیکھ وہ پیچھے ہوئے باہر کی جانب نکلی تھی۔

ارے اٹھ گئی بیٹا۔ شائستہ بیگم۔ جو کیچن میں ناشتہ بنا رہی تھی ملائکہ کو کیچن میں آتے دیکھ بولی تھی۔ جی وہ نیند نہیں آرہی تھی تو اس لئے وہ کھینچے کھینچے انداز میں بولی تھی۔ بیٹا ریلکس ہو جاؤں میں بھی تمہاری امی کی طرح ہو کوئی بھی بات ہو مجھ سے کہنا اگر شاہ۔ میر تم پر غصہ کرے تو مجھے بتانا اس کے سر پر پیار کئے ڈائنگ ٹیبل پر چیزیں لگا رہی تھی۔ پیچھے ملائکہ ان کی باتیں سننے اپنے آنسو چھپائے کھڑی تھی آخر وہ کیا بتاتی جس کو وہ اپنی پسند سے بہو بنا کر لائی ہیں وہ ان کے بیٹے کی مجبوری ہے۔ اچھا بیٹا سب آتے ہی ہو

Posted On Kitab Nagri

نگے تم شاہ میر کو بلا کر لے آؤ۔ وہ دبے دبے قدموں سے سڑھیاں عبور کرے کمرے کے باہر کھڑی گہری سوچ میں تھی۔ اندر چلی تو جاؤ گی لیکن بولو کیا؟ نہیں بول دوں گی آنٹی بولار ہی ہیں وہ خود کو تسلی دیتے کمرے کا دروازہ کھولے اندر بڑھی تھی۔ شاہ میر جو ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا خوشگوار موڈ میں اپنے بال بنا رہا تھا۔ ملائکہ کو اندر آتے دیکھ سارا موڈ خراب ہوا تھا۔ آپ نیچے آجائے ناشتے کے لئے وہ اس کے چہرے پر غصے کی تاثرات دیکھے پیچھے ہوتے بولی تھی۔ تم ہوتی کون ہو یہ سب بولنے والی میں نے پہلے بھی بولا ہے مجھ پر اپنا حق مت جتنا میں تمہیں بیوی نہیں مانتا یہ بات آخری دفعہ بول رہا ہوں اور ہٹو میرے راستے سے شاہ میر کراہت بھرے لہجے میں بولے اس کے آگے سے گزر کر باہر نکلا تھا۔ ملائکہ اپنی آنکھوں سے نکلے آنسو کو صاف کرتے اس کے پیچھے چل دی تھی۔ شاہ زر جو خدیجہ بیگم کے پورشن میں ان کو بلانے آیا تھا۔ فلزہ کو کام کرتا دیکھ کیچن کی جانب بڑھا تھا۔ فلزہ جو پیاز کاٹتے ہوئے آنکھوں سے بہنے والے پانی کو اپنے ہاتھوں کی پشت سے صاف کر رہی تھی۔ اپنے اوپر کیسی کی نظروں کے حصار کو محسوس کرتے موڑی تھی۔ شاہ زر جو پیچھے کھڑے بڑی فرصت سے اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا بولا تھا۔ سوچ رہا ہوں میں بھی دادا سائیں سے بولو میری بھی شادی کی عمر ہو گئی ہے میری بھی شادی کر دے۔ وہ زو معنی لہجے میں بولے اس کو شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔ ارے تمہیں کیا ہوا ہے تم کیوں اتنا شرم رہی ہو۔ یہاں میں اپنی شادی کی باتیں کر رہا ہوں شرم ماتم رہی ہو۔ فلزہ جو اس کی

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں جنون سوار دیکھے کچھ بولنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔ آپ کیسی کام سے آئے ہیں یہاں
فلزہ اس کے سیدھا یہاں آنے کی وجہ پوچھنے لگی تھی۔

اررے ہاں دادا سائیں نے بولا ہے۔ کہ آج ناشتہ سب شاہ ولا میں اکھٹا کرے گے چچی کو بتا دینا وہ اس کو
اپنے آنے کی وجہ بتائے اس کے قریب ہوا تھا۔ اب فلزہ اس کو دیکھے پیچھے کی جانب قدم لینے لگی۔ پیچھے
جہاں اب دیوار تھی۔ اس کو دیکھ اس کو اپنی قسمت پر رونا آرہا تھا۔ شاہ زرا اس کی ایک سائیڈ ہاتھ رکھے اپنا
ہاتھ اس کے چہرے پر لے جاتے اس کے چہرے پر لگے آٹے کو صاف کئے آنکھوں پر پھونک مارے
باہر نکلا تھا۔ فلزہ جو اسی پوزیشن میں کھڑی تھی اپنی آنکھیں کھولے جب اسے اپنے سامنے نہ دیکھا تو اس
نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ آفندی صاحب سمیت سب شاہ ولا میں ناشتہ کی ٹیبل پر موجود تھے۔ سیڑھیوں
سے آتے شاہ میر اور ملائکہ جو اس کے پیچھے تھی ان کو ایک ساتھ دیکھ کر خدیجہ بیگم نے دل ہی دل میں
ملائکہ کو خوش رہنے کی دعا دی تھی۔ عارب جو ثناء کی برابر والی کرسی پر بیٹھا تھا اس کے چہرے کا جائزہ
لینے لگا۔ تم کیوں مجھے یوں گھور رہے ہو اور کوئی کام نہیں ہے یہ پہلی دفعہ اتنی خوبصورت لڑکی دیکھی ہے
۔ وہ اس کو خود کو تکتا پا کر شوخ لہجے میں مخاطب تھی۔ نہیں میں تو دیکھ رہا ہوں کہ کل والی تم تھی آج والی
تم ہو وہ الجھے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔ یہ کیا بول رہے ہو دماغ تو ٹھیک ہے۔ مجھ تمہاری کوئی بات سمجھ
میں نہیں آرہی اسلئے برائے مہربانی چپ ہی رہو تم۔ ثناء نے اس کو چپ رہنے کی تاکید کی تھی۔ ابھی وہ

Posted On Kitab Nagri

کچھ بولتا سکندر صاحب بولے تھے۔ میں سوچ رہا آہوں بچوں کی ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے انہیں کہی باہر بھیج دیتے ہیں کچھ دن ایک ساتھ وقت گزارے گے تو ایک دوسرے کو سمجھے گے سکندر صاحب جو شاہ میر کے بولنے پر ولیمہ نہ کرنے پر راضی ہوئے تھے اپنا فیصلہ سناتے بولے تھے اس لئے انہوں نے دلاور شاہ سے کہاں تھا۔ ہاں کہہ تو تم بھی ٹھیک رہے ہو سکندر تو کل کی ہی ان کی ٹکٹ کرواؤں شاہ زر دلاور شاہ نے شاہ زر کے زمرہ یہ کام سونپا تھا۔ جیسا آپ کہے داد اسائیں ابھی میں ویسے بھی کیسی کام سے باہر جا رہا ہوں یہ کام بھی ہو جائے گا۔ شاہ میر کھانے کی ٹیبل سے اٹھتے سڑھیاں پھلانگتے اپنے کمرے میں گیا تھا۔ پیچھے ملائکہ اس کے غصے کا سوچنے لگی تھی۔ میں سوچ رہی ہوں کہ ہم آسکریم کھانے چلے ثناء جو کھانا کھا رہی تھی سب کو باتیں کرتا دیکھ اپنی سوچ ظاہر کرتے ہوئے بولی تھی۔ چلو ٹھیک ہے پھر شام کو تیار رہنا سب چلے گے شاہ زر ثناء کی معصوم سی خواہش پر بولا تھا۔ پیچھے عارب اور ثناء دونوں ایک ساتھ اپنی اپنی تیاری کے لئے بھاگے تھے۔ پیچھے شاہ زر سمیت سب ان کی حرکت پر مسکرائے تھے۔ فلزہ جو شائستہ اور خدیجہ بیگم کی مدد کروا رہی تھی سامان اٹھانے میں تبھی شاہ زر نے اس سے کہا تھا تم نہیں چلو گی ہمارے ساتھ۔ نہیں آپ لوگ جائے میں گھر پر ہی ٹھیک ہو۔ ارے ایسے کیسے گھر پر ٹھیک ہو تم بھی انہوں کے ساتھ جاؤ گی شائستہ بیگم نے فلزہ کے اعتراض کرنے پر مصنوعی غصے میں کہا تھا۔ لیکن تائی امی! لیکن ویکن کچھ نہیں تم بھی جاؤ شاباش اپنے کمرے میں جا کر اپنی تیاری کرو وہ اس کی بات

Posted On Kitab Nagri

کو مکمل نظر انداز کئے بولی تھی پیچھے بیٹھا شاہ زرا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ شائستہ بیگم کا منہ چوم لے۔
ٹھیک ہے تائی امی۔ وہ ان کی بات مانے اپنے کمرے کی جانب چل دی تھی۔

ملائکہ جو کمرے میں آئی تھی۔ شاہ میر کو ادھر ادھر چکر لگاتے دیکھ روکی تھی۔ شاہ میر نے جب اس کو
کمرے میں دیکھا تو اس کو بازوؤں سے پکڑے دیوار کے ساتھ پن کیا تھا ملائکہ جو اچانک ہوئے افتاد کے
لئے بالکل تیار نہیں تھی اس کے پکڑنے پر دیوار سے لگی تھی۔ میں تمہارے ساتھ کہی نہیں جانا چاہتا
سمجھیں! تم جا کر نیچے سب کو منا کر دو کہ تم بھی میرے ساتھ کہی نہیں جانا چاہتی اس کا لہجہ برف کی مانند
سرد ہوا تھا۔ ملائکہ جو کب سے درد برداشت کئے کھڑی تھی۔ اس کی انگلیوں کو اپنے بازوؤں میں دھنتے
محسوس کیے اس کو پیچھے کی طرف دھکیلنے لگی تھی۔ لیکن وہ مضبوط جان اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا
تھا۔ میں کی۔۔ کیسے وہ ہکلاتے ہوئے بولی تھی۔ جس طرح مجھ سے شادی کے لئے ہاں کی تھی اسی طرح
! ابھی جاؤں اور نیچے منا کر دو اسے ملائکہ کو ایک جھٹکے سے دور کیا تھا۔ وہ اس کے اچانک درد دھکیلنے پر
اپنے آپ پر قابو نہ پاتے زمین پر منہ کے بل گری تھی۔ آہستہ ٹیبل کی نوک ہاتھ پر لگنے سے اس کے منہ
سے درد کے مارے ایک سسکی نکلی تھی شاہ میر جس کو اس چیز سے کوئی سروکار نہیں تھا وہ اس کو بھاڑ میں
جھونکے باہر نکلا باہر نکلتے ہی شائستہ بیگم کو کھڑا پاتے دیکھ گڑ بڑایا تھا جو اس کو خونخوار نظروں سے دیکھ اپنے
پیچھے آنے کا بولتی کمرے میں گئی تھی۔ پیچھے وہ ایسی کشمکش میں تھا ان کو اب کیا جواب دیگا۔ جب کمرے
میں داخل ہوا تو شائستہ بیگم کو بیٹھے دیکھ ان تک پہنچا تھا۔ یہ کیا تھا شاہ میر؟ میں نے جو دیکھا ہے وہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شائستہ بیگم دبے دبے لہجے میں غرائیں تھیں۔ اس کے چہرے پر شرمندگی نہیں تھی میں نہیں کرنا چاہتا تھا یہ شادی۔ وہ بلا کسی جھجک سے شائستہ بیگم سے بولا تھا۔ یہ تم مجھے اب بتا رہے ہو اس بچی کی زندگی تم نے خراب کر دی تمہیں شرم نہیں آئی۔ اور کیا خرابی ہے اس میں جو تم اس کے ساتھ ایسا سلوک کر رہے ہو۔ اپنے گھر کی بیٹی بنا کر لائی ہو میں! اس کے ساتھ ایسا کچھ مت کرنا جس کی وجہ سے تمہارے بابا کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شاہ میر کو ایک لگا دے۔ میں نہیں جانتا میرا اس کے ساتھ کیسا رویہ ہو گا پر یہ بات میں نے شادی کرنے سے پہلے بابا سائیں کو بتائی تھی کہ میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا میں کیسی اور کو پسند کرتا ہوں پر بابا سائیں نے مجھے دھمکی دی تھی۔ شائستہ بیگم جو پہلے ہی شاہ میر کی بات پر تپتی ہوئی تھی سکندر صاحب یہ سب جانتے تھے اس بات پر ان کو اپنا آپ کم تر محسوس ہوا تھا؟ (کہ مطلب باپ بیٹے نے اتنا سب کچھ کر لیا اور وہ بچی اس چیز کی سزا زندگی بھر سہ گئی کہ وہ اپنے ہمسفر کی ان چاہی بیوی ہے۔ شاہ میر ان کو ایک ایک بات بتانے لگا تھا جو اس رات اس نے سکندر صاحب سے کی تھی شائستہ بیگم جیسے وہ ساری بات سنتی جا رہی تھی صوفے پر بیٹھتی چلی گئیں کہ اس دن اگر سکندر صاحب شاہ میر کو نہ روکتے تو ان کی بھتیجی پوری زندگی بنا کیسی جرم کی سزا کاٹی کہ ایسا کیا ہوا تھا جو لڑکے نے شادی سے انکار کیا شائستہ بیگم کو ابھی اپنے بیٹے کی حرکت جان کر بہت دکھ ہوا۔ شاہ میر جو ان کی طبیعت خراب ہوتا دیکھ ان کے پاس آیا تھا خدیجہ بیگم کے اشارے سے دور رہنے کا بولنے پر لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکلا تھا۔ پیچھے وہ اپنا سر پکڑے کیسی گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ملائکہ جو نیچے کیچن کی طرف جارہی تھی شائستہ بیگم کے بلانے پر ان کے پاس گئی تھی۔ میں تم سے جو بھی پوچھو سچ بتانا مجھے اپنی ماں ہی سمجھو ملائکہ ان کو اتنی تمہید باندھنے دیکھ بولی تھی آپ بولے! اور اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی تاکہ انہیں اس کے سر پر لگی چوٹ نہ دیکھے۔ شاہ میر کا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہے؟ وہ ان کی بات سننے چوکی تھی لیکن پھر نظرے جھکائے کہا تھا۔ بہت اچھے ہے۔! میں نے بولا تھا بیٹا سچ بولنا اگر میں اس کی ماں ہو تو تمہاری بھی ہوں بلا کیسی جھجک کے مجھے بتاؤ شاہ میر تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔ وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے کے ساتھ نرم لہجے میں بولی تھی۔ ملائکہ ان کو ساری بات بتاتی کے کیچن میں ثناء جو ملائکہ کو بلانے آئی تھی اس کو دیکھے روکی تھی۔ آپی آپ بھی آجائے ہم سب آسکریم کھانے جارہے ہیں آپ بھی چلے ہمارے ساتھ فلزہ آپی بھی چل رہی ہیں۔ نہیں میرا موڈ نہیں ہے تم لوگ جاؤ ملائکہ جو اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کر رہی تھی ثناء کو منا کرنے لگی تھی۔ شائستہ بیگم نے ملائکہ کو دیکھا جو ادھر آئی تھی تو بہت ہنسی خوشی رہتی تھی۔ اب اس کا چہرہ جیسے مرجھا گیا تھا وہ زندگی سے مایوس ہو رہی تھی شائستہ بیگم نے ثناء کو جاتے دیکھ کہا تھا۔ تم جاؤ ملائکہ بھی بس آہی رہی ہے ثناء شائستہ بیگم کی بات پر جلدی سے باہر کو نکلی تھی۔ تم کیوں نہیں جارہی؟ تم اپنی وجہ سے اپنی فیملی کو بھی پریشان کر رہی ہوں میں ہو تمہارے ساتھ میں بتاؤ گی کہ میرے بیٹے کو قابو کیسے کرنا ہے۔ وہ اس کو ہنسانے کے لئے شوخ لہجے میں بولی تھی ملائکہ ان کی طرف دیکھتے مسکرائی اور سوچنے لگی ایک ماں کا گھر چھوڑا تو ساس کی شکل میں اسے دوسری ماں ملی تھی۔ وہ اس کا جتنا شکر کرتی اتنا کم تھا۔ تائی امی بس آپ

Posted On Kitab Nagri

میرا ایک کام کر دے مجھے کہی پر نہیں جانا آپ تایا ابو کو میرا نام لے کر منا کر دے کہ میں نہیں جانا چاہتی۔ وہ چھوٹی سی گزارش کئے بولی تھی۔ شائستہ بیگم سمجھ گئی تھی کہ وہ کیوں نہیں جانا چاہتی اس لئے انہوں نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔ ثناء ملا ننگہ۔ اور فلزہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ عارب شاہ زر کے برابر والی سیٹ پر تھا۔ ثناء جو کب سے ملا ننگہ کے کان میں کچھ بول رہی تھی۔ عارب اس کو دیکھ بولا تھا یہ کان میں کیا باتیں ہو رہی ہے کہی میری برائیاں تو نہیں کر رہی ہو عارب جو اتنی دیر سے ثناء کے ساتھ الجھا نہیں تھا۔ لڑنے کے لئے پورا تیار تھا۔ ہاں میرا تو دماغ خراب ہے تمہاری برائیاں کروں اور میرے پاس اتنا فالٹو ٹائم نہیں ہے کہ تم جیسے فارغ لوگوں کے بارے میں باتیں کرو وہ اس کو ایٹ کا جواب پتھر سے دیتے بولی تھی۔ ساتھ بیٹھی فلزہ اپنی ہنسی ضبط کرنے کے ساتھ اپنے اوپر کیسی کی گہری نظروں کی تپش کو محسوس کرتے کنفیوز ہو رہی تھی جب آگے شیشے سے شاہ زر کو خود کو تکتا پا کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ چلتی گاڑی سے اتر جائے یہ خود کو کہی چھپا لے۔ شاہ زر جو اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھے مسکرایا تھا۔ شاہ زر نے گاڑی آئسکریم پارلر کے سامنے روکی تو سب گاڑی سے نکلے اندر کی طرف بڑھے تھے۔ سب نے اپنی اپنی پسند کی آئسکریم لی تھی فلزہ جو ملا ننگہ کو پورے راستے خاموش دیکھ بولی تھی۔ تمہیں کیا ہوا کیوں اتنی خاموش ہو تم وہ اس کو خاموش دیکھے پریشان ہوتے بولی تھی۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس سر میں تھوڑا درد ہے۔ وہ بہانہ بناتے آئسکریم کھانے لگی۔ عارب کا اپنی آئسکریم کھانے میں کم اور ثناء کی آئسکریم پر دھیان زیادہ تھا ثناء اس کو اپنی آئسکریم کی

Posted On Kitab Nagri

طرف غلط نیت سے دیکھنے پر بولی تھی تم اپنی کھاؤ میری پر کیوں اپنی نیت رکھی ہے۔ نہیں میرا دل کر رہا ہے تمہاری والی آنسکریم کا فلیور چیک کروں کیسا ہے۔ خبردار دور رہو میری آنسکریم سے۔ وہ اس کو گھورنے لگی تھی۔ فلزہ جوان کی نوک جھوک کا مزہ لے رہی تھی۔ ناجانے کس احساس کے تحت اس نے شاہ زر کو دیکھا تھا۔ جس نے اس کے دیکھنے پر اپنی ایک آنکھ ونک کی تھی۔ فلزہ گڑبڑائی تھی۔ شاہ زر اس کو دیکھتا چہرے پر مسکراہٹ لئے رہ گیا۔ مجھے تو سمندر پر بھی جانا ہے۔ چلتے ہیں وہاں کھولی ہوا میں بیٹھے گے بھی۔ ثناء اپنی رائے دینے لگی تھی۔ ملائکہ جو گم سم تھی۔ ثناء کے ہلانے پر اپنی سوچ سے باہر نکلی تھی۔ اپنی آپ چکیں گی۔ ہمارے ساتھ ملائکہ جو کب سے دنیا و مافیہ سے انجان بیٹھی تھی اثبات میں سر ہلاتی ہاں بولی تھی۔ پھر وہ سب تھوڑی دیر بعد سمندر پہنچے تھے۔ عارب ثناء کو تنگ کرنے میں مصروف تھا۔ ملائکہ ایک کونے میں بیٹھے اپنا ریت سے گھر بنائے اس کو دیکھنے لگی تھی جو پانی کی رفتار سے بہہ گیا تھا اس کو اپنا رشتہ بھی کسی دھاگے کی طرح لگا تھا جو کاٹ دیا جائے تو دوبارہ جوڑ نہیں سکتا۔ فلزہ جو ریت پر اکیلی چل رہی تھی شاہ زر کو اپنے ساتھ چلتے دیکھ روکی تھی۔ کیوں روک گئی میرے ساتھ نہیں چل سکتی۔ اس نے فلزہ کو روکتے دیکھ پوچھا تھا۔ نہیں تو چل تو رہی ہوں وہ آگے کی طرف چلنے لگی۔ کافی دیر خاموشی کے بات شاہ زر نے بات کا آغاز کیا تم اتنی خاموش رہتی ہو یہ میرے سامنے ایسی ہو نہیں میرا مطلب ہے جب سے آئی ہو یہاں یا تو مجھ سے دور بھاگتی ہو جیسے میں کوئی جن ہو یا تو خاموش رہتی ہو۔ وہ اس لہجے میں ناگواری لئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میں تو نہیں دور بھاگتی آپ سے اور میں اتنا ہی بولتی ہو وہ اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کئے بولی تھی۔ اچھا نہیں دور بھاگتی وہ اس کے قریب ہوا تھا۔ نہیں وہ اپنے اور اس کے بیچ جا فاصلہ کم ہوتے دیکھ پیچھے ہو رہی تھی تبھی اس کا پاؤں پھسلا تھا ابھی وہ گرتی کے شاہ زرنے اس کو کمر سے پکڑے اپنی طرف کھینچا تھا وہ جو آنکھیں بند کئے اس کے مضبوط حصار میں کھڑی تھی جب احساس ہوا کہ وہ کسی کی پکڑ میں ہے تو جھٹ سے آنکھیں کھولے پیچھے ہوئی۔ وہ کنفیوز ہوئی ادھر ادھر دیکھنے لگی شاہ زرنے کو دیکھنے کی اس کے اندر ہمت نہ تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا زمین کھولے اور وہ اس میں سما جائے۔ ملائکہ اپنی ہاتھوں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ جب اپنے ساتھ شاہ میر کا رویہ یاد آیا تو آنسوؤں پلکوں کا باڑ توڑے باہر آنے کو تھے ایک آنسوؤں اس کے گال پر پھسلا تھا پھر ہلکے کر کے اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ ثناء جو اس کو روتا دیکھ اس کے پاس آئی فکر مند لہجے میں بولی آپ کی کیا ہوا ہے آپ کیوں رو رہی ہیں۔؟ پیچھے کھڑے شاہ زرنے اور فلزہ عارب سب اس کی طرف آئے تھے کچھ نہیں بس سر درد ہو رہا ہے مجھے گھر جانا ہے کچھ دیر آرام کروں گی تو بہتر فیل کروں گی۔ اچھا چلو گھر فلزہ جو اس کو دیکھ پریشان ہوئی تھی۔ اس کو اٹھائے بولی تھی۔ ملائکہ جو بخار میں تپ رہی تھی بامشکل اپنے پیروں پر چلے گاڑی تک پہنچی تھی۔ حویلی پہنچے سب لاونج میں بیٹھے تھے ملائکہ آرام کرنے کے گرز سے اپنے کمرے میں گئی تھی۔ کیا ہوا ہے ملائکہ کو؟ شائستہ بیگم ملائکہ کو اوپر جاتے دیکھ ان لوگوں سے بولی تھی۔ کچھ نہیں بس اس کے سر میں درد ہے اس

Posted On Kitab Nagri

لئے آرام کرنے گئی ہیں۔ ثناء صوفی پر بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بولی تھی۔ اچھا تم لوگ بیٹھو میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔ وہ چائے بنانے کا بولتی اٹھی تھی۔ ارے آپ رہنے دے تائی امی میں بنا دیتی ہو آپ بیٹھے فلزہ کیچن کی طرف چل دی۔ تھوڑی دیر بعد ثناء اپنے پورشن کی طرف چل دی عارب بھی اکیلا بور ہونے لگا وہ بھی اپنے کمرے میں چل دیا۔ لاونج میں صرف شائستہ بیگم اور شاہ زر تھے۔ کوئی لڑکی پسند آئی تمہیں یا نہیں شائستہ بیگم اس کی عادت سے واقف تھی اس لئے شاہ زر سے ان کے علاوہ کوئی اس موضوع پر بات نہیں کرتا تھا۔ فلزہ جو چائے لئے لاونج کی طرف آرہی تھی خدیجہ بیگم کی بات پر شاہ زر کا جواب جاننے کے لئے روکی تھی۔ شاہ زر جو اس آئینے سے لاونج کے باہر کھڑی فلزہ کو دیکھ چکا تھا۔ شائستہ بیگم سے بولا تھا۔ پسند تو ہے لیکن وقت آنے پر بتاؤں گا۔ شاہ زر نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا تھا۔ فلزہ چائے لئے اندر آئی تھی اور چائے ٹیبل پر رکھی تھی۔ شائستہ بیگم شاہ زر کے پاس آتی بولی جلدی سے اس کو بتا دو جس کو پسند کرتے ہوئے کہی ایسا نہ ہو کوئی اور اسے لے جائے وہ اس کے سر پر ہاتھ پھرے باہر نکلی تھی لاونج میں اب صرف فلزہ اور شاہ زر موجود تھے فلزہ بھی اب یہاں سے بھاگنے کو سوچنے لگی کیونکہ اس کو شاہ زر کے سامنے اپنا سانس روکتا محسوس ہو رہا تھا۔ تم نہیں پوچھو گی مجھے کون پسند ہے؟ وہ آنکھ اٹھائے اس کو دیکھنے لگی جو لہجے میں چاہت سموئے بولا تھا۔ وہ بے سختی بولی تھی کون! جب احساس ہو اوہ کیا بول گئی ہے تو شرمندگی نے اسے گہرا تھا۔ شاہ زر اس کے کان کے قریب جھکا تھا جس سے شاہ زر کے چہرے کی ڈارھی فلزہ کے گال سے مس ہوئی تھی۔ فلزہ نے اس کی چبھن اپنے

Posted On Kitab Nagri

چہرے پر محسوس کئے اپنا سانس روکا تھا۔ مجھے جو لڑکی پسند ہے وہ مجھ سے چھپنے کے لئے جگہ ڈھونڈتی ہے۔ مجھے وہ لڑکی پسند ہے جو بات بات پر گھبرا جاتی ہے!

مجھے وہ لڑکی پسند ہے جو چھپ چھپ کر میری باتیں سنتی ہے میری سامنے جس کے منہ سے ایک الفاظ ادا نہیں ہوتا دور ہٹتے اس کی طرف دیکھا جو سانس روکے کھڑی تھی۔ پاگل وہ اس کی ناک کو ادھر ادھر ہلائے باہر نکلا تھا۔ فلزہ اس کو باہر جاتے دیکھتی رہی کچھ دیر بعد شائستہ بیگم کی آواز پر وہ اپنا سر جھٹک کر موڑی تھی۔ بیٹا کوئی کام ہے؟ نہیں میں بس جا رہی ہوں۔ وہ جلدی جلدی قدم لیتے اپنے پورشن کی طرف بڑھی تھی۔

سر وہ آپ نے جن لوگوں کو اس کے پیچھے لگایا ہے وہ آج کل ایک لڑکی کہ ساتھ ہے سننے میں آیا ہے وہ اس کے چچا کی بیٹی ہے۔ وہ قاسم خان کو ساری شاہ زہر کے خلاف ساری معلومات دیتے بولا تھا۔ بہت اچھے بس اس پر ایک ایک پل کی نظر رکھو اور میرے اگلے حکم کا انتظار کرو قاسم خان جو سیگریٹ سلگھا رہا تھا ہاتھ کے اشارے سے بولا تھا

او کے سر مقابل اس کا حکم سنے باہر نکلا تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہاں تک بھاگو گے تم!۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹینا تم میری بات سمجھتی کیوں نہیں ہو میں صرف تم سے پیار کرتا ہو! اس کو بابا سائیں اور دادا سائیں کی وجہ سے برداشت کر رہا ہو وہ جو کب سے ٹینا کو بیٹھے سمجھا رہا تھا پر وہ سمجھنے کے لئے تیار ہی نہیں تھی۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بولا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم اپنے گھر والوں کو میرے لئے نہیں منا پائے تو آگے کیا کرو گے۔ ٹینا جو شاہ میر کی شادی کا سن کر پہلے ہی غصے میں تھی لہجے میں ہنکار بھرے بولی تھی۔ دیکھو میری بات سنو وہ صرف کچھ دنوں تک ہے میرے ساتھ اس کے بعد میں اس کو چھوڑ دوں گا میری پات پر یقین رکھو۔ وہ اس کو یقین دلاتے بولا تھا۔ وعدہ کرو چھوڑ دو گے اسے۔ وہ اپنا ہاتھ آگے کئے بولی تھی۔ اس نے ٹینا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے یقین دلایا تھا۔ اب مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو منگو اوں وہ حکم دیتے بولی تھی شاہ میر شاہ جو کیسی کی غلامی نہ کرتا تھا وہ اس لڑکی کے لئے کسی بھی حد تک گزر سکتا تھا۔ ملائکہ جو کمرے میں آئے نماز پڑھے صوفے پر کچھ دیر سونے کے غرض سے لیٹی تھی۔ ابھی اس کو لیٹے ہوئے دس منٹ ہی ہوئے تھے شاہ میر دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھولے اندر آیا تھا۔ ملائکہ جو جان گئی تھی وہ کمرے میں آیا ہے لیکن پھر بھی اپنے آپ کو سوتا ہوا ظاہر کرنے لگی تھی۔ میری زندگی برباد کر دیا اور خود میڈم کتنے سکون سے سو رہی ہیں۔ شاہ میر آگے بڑھے اس کو بازوؤں سے پکڑے اپنے سامنے کھڑے کئے بولا تھا۔ وہ جو سمجھیں تھی کہ وہ اس کو سوتا دیکھ خاموشی سی اپنے کام میں مصروف ہو جائے گا اس کے اس افتاد کے لئے بالکل تیار نہ تھی۔ اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا

Posted On Kitab Nagri

چھایا تھا وہ بامشکل اپنی آنکھیں کھولے اس کو دیکھ رہی تھی۔ آخر جب سے میری زندگی میں آئی ہو میری زندگی برباد کر دی ہے میری ماں بابا سائیں یہاں تک کہ گھر کا ایک ایک فرد تمہارے گن گاتا ہے ایسا کیا ہے تم میں! نہ شکل صورت اچھی ہے وہ لوگ تم سے بہتر بہو مستحق کرتے ہیں۔ وہ اس کے سانولے رنگ پر چوٹ کرنے لگا اور بنا اس کی پروا کئے منہ میں جو آتا گیا بولتا گیا وہ جو پہلے ہی بخار میں تپ رہی تھی۔ آنکھیں بند ہونے پر اس کی باہوں میں جھول گئی۔ وہ اس کو یوں دیکھے صوفے پر دھکا دئے باہر کی طرف نکلا تھا۔ صبح جب شائستہ بیگم ملائکہ کو کمرے میں بلانے آئی جو آج وقت سے زیادہ سو رہی تھی جب اس اٹھانے کے لئے ہاتھ لگایا تو اسے آگ کی طرح پتہ دیکھ جلدی سے عارب کو آواز دی۔ عارب جو ان کی آواز سننے آیا تھا ملائکہ کو یوں صوفے پر دیکھ اس کو کچھ عجیب لگا پر ابھی صرف وہ شائستہ بیگم کی مدد سے ملائکہ کو بیڈ پر لیٹائے ڈاکٹر کو کال کئے کمرے میں شائستہ بیگم کے پاس آتے بولا امی میں نے ڈاکٹر کو کال کر دی ہے وہ بس آتی ہو گی بس آپ بھابھی کو ٹھنڈے پانی کی پیٹی کرتی رہے۔ وہ ملائکہ کے چہرے کو دیکھنے لگا جو بخار کی وجہ سے زرد پڑ رہا تھا۔ ویسے امی مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی یہاں بیڈ ہے تو بھابھی صوفے پر کیوں تھی جو بات اس کو کب سے ہضم نہیں ہو رہی تھی آخر اس نے وہ بات شائستہ بیگم سے پوچھیں تھی۔ وہ جانتی تھی یہ سب ان کے بیٹے نے ہی کیا ہے! لیکن عارب کی بات کا جواب نہ دے سکی تھی۔ اتنے میں ڈاکٹر ملائکہ کو چیک اپ کرنے لگا۔ عارب دور کھڑا ڈاکٹر کی ساری کروائی دیکھنے لگا شائستہ بیگم وہی ملائکہ کے برابر میں بیٹھی تھی تبھی ڈاکٹر بولا تھا دیکھے پیشینٹ بہت ویک ہیں ان کو کیسی

Posted On Kitab Nagri

چیز کی پریشانی ہے جس کو سوچ کر وہ ڈپریشن کا شکار ہو رہی ہیں آپ کو شش کرے ان سے پوچھنے کی کیا چیز ہے ان کو پریشان کر رہی ہے باقی جو میں دوائیاں دی ہے ان کو ٹائم پر دے اور خیال رکھے ورنہ اس بار سہی سلامت ہیں اگلی بار نروس بریک ڈاؤن ہونے کا خطرہ ہے۔

وہ پیشہ ورانہ لہجے میں بولے کھڑا ہوا تھا عارب ڈاکٹر کو باہر چھوڑنے گیا تھا۔ شائستہ بیگم اپنی بیٹی کی لاپرواہی پر اس معصوم سی بچی کو منہ دیکھانے کے قابل نہ رہی تھی۔ شام کو آفندی صاحب کو پتا چلا تو وہ خدیجہ بیگم سمیت اپنی بیٹی سے ملنے آئے تھے۔ وہ جو ہلکی ہلکی آنکھیں کھولے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں آبشار کی طرح بہنے لگے تھے۔ ارے کیا ہوا درد ہو رہا ہے آفندی صاحب کو جانے اپنی بیٹی کے آنسوؤں اپنے دل پر گیرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے وہ نہ میں سر ہلاتی بس ان سب کو دیکھی گئی جو اس کے لئے کتنے فکر مند تھے اور وہ دشمن جان اس کی طرف دیکھنا بھی گناہ سمجھتا ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ اپنے دل میں بوجھ رکھے تھی۔ جو وہ اپنے گھر والوں کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی آخر جو بھی تھا اس کے گھر کا معاملہ تھا

دلاور شاہ سب کے ساتھ لاونج میں بیٹھے تھے ان کے ساتھ گھر کے سبھی لوگ تھے سوائے ملائکہ کہ جس کو کمزوری محسوس ہونے پر شائستہ بیگم نے نیچے آنے سے منا کیا تھا۔ جواب اوپر آرام کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شانزے جو کب سے شاہ زر کو دیکھ رہی تھی جس کو ناجانے فلزہ میں ایسا کیا دیکھ رہا تھا جو اس کی نظر اور کسی پر جا ہی نہیں رہی تھیں۔ اہم اہم۔۔۔۔۔ ہم لوگ بھی ہیں یہاں اگر آپ دیکھے تو شانزے کو جو یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ لائے بولی تھی۔ ہاں مجھے پتا ہے وہ لہجے میں بلا کی سنجیدگی لئے اس سے مخاطب تھا۔ شانزے جو اس کے اسے بولنے پر جل بھن کر رہی گئی تھی

فلزہ کے علاوہ بھی یہاں کوئی ہے اس نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔ شاہ زر نے ایک آئینہ واپچکائے اس کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو تمہیں کوئی تکلیف ہے شانزے اس کی آنکھوں سے صاف غصہ ظاہر ہوتے دیکھ اپنا رخ بدل کر بیٹھی تھی۔ ثناء ہمیشہ کی طرح اب بھی عارب سے کسی بات پر بحث کر رہی تھی فلزہ کیچن میں سب کے لئے چائے بنا رہی تھی۔ تبھی شانزے اس کے پاس آئی تھی۔ شانزے جو کالی شرٹ جو گھٹنوں سے اوپر تھی نیچے پینٹ پہنے چھوٹا سا سکارف جو مفکر کی طرح گلے میں تھا بالوں کو الگ الگ رنگ کے ساتھ کھولا چھوڑے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ بولی تھی۔ میری ایک بات کان کھول کر سن لو مجھے آج کہ بعد شاہ زر کے قریب نظر نہیں۔ آنا وہ صرف میرا ہے وہ دیوانوں کی طرح بولی تھی۔ جیسے اگر اس کو شاہ زر نہ ملا تو وہ اس کو کیسی اور کا نہیں ہونے دے گی۔ فلزہ جو اس کی بات سن رہی تھی۔ شانزے کو بولی۔ مجھے کوئی شوق نہیں ہے ان کے قریب جانے کا سمجھ آئی۔ لڑکوں کے قریب جانا تم

Posted On Kitab Nagri

جیسی لڑکیوں کا ہی شوق ہو گا فلزہ جو رشتے کا لحاظ کئے خاموش تھی۔ جانے کیسے اس میں اتنی ہمت آئی کہ وہ اس کو اچھی خاصی سناگئی تھی پیچھے کیچن میں آتا شاہ زرا اس کے اور شانزے کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سنے حیران ہوا تھا جو لڑکی اس کے سامنے بولتی نہیں۔ تھیں وہ اپنے سے جوڑی اپنی عزت اور کردار پر کیسی کو انگلی اٹھانے کا حق نہیں دیتی تھی۔ شاہ زرا جو کیچن میں آئے شانزے پر چبھتی نظر ڈالے اس کو بولا تھا۔ وہ میرے ساتھ ہو یا مجھ سے باتیں کرے تمہیں میری زندگی کے معاملات میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میری پھوپھی کی بیٹی ہو اس لئے لحاظ کر رہا ہوں شانزے اس کو فلزہ کی طرف داری کرتے دیکھ پیر پٹختی کیچن کے باہر نکلی تھی۔ فلزہ بھی اپنے کام کرتے باہر نکل رہی تھی تبھی شاہ زرا نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔ چھوڑے میرا ہاتھ ورنہ پھر کوئی آئے گا اور بولے گا۔ کہ میں آپ کے آگے پیچھے گھومتی لہجے میں ناراضگی ظاہر کرتے وہ اپنا ہاتھ شاہ زرا کے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیوں نہیں گھومتی میرے پیچھے؟ شاہ زرا اس کو سوالیہ انداز میں بولے میں آنکھوں میں شرارت لئے دیکھ رہا تھا۔ فلزہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا سر پھاڑ دے شانزے کی بے تکی باتوں سے ویسے ہی اس کا موڈ آف ہوا تھا اور شاہ زرا لگ اس کو تنگ کر رہا تھا۔ اچھا نہیں پوچھتا کچھ بھی ویسے ایک بات ہے تمہاری اس چھوٹی سے ناک پر غصہ بہت اچھا لگتا ہے شاہ زرا نے اس کی چھوٹی سی ناک پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔ فلزہ اس کو بڑی بڑی آنکھیں کھولے دیکھتی رہی جو اس کے آگے چٹکی بجاتے باہر نکال تھا۔ فلزہ ہر دن بدلتے شاہ زرا اور اس کی محبت کو دیکھے سوچ میں پڑ گئی تھی۔ ملائکہ جو صبح سے کمرے میں تھی نیچے آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

شائستہ بیگم اس کو نیچے دیکھ فکر مند لہجے میں بولی تھی۔ بیٹا تم کیوں آئی نیچے مجھے بول دیتی اگر کچھ چاہیے تھا تو۔ وہ اس کو کرسی پر بیٹھائے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی۔ نہیں تائی امی بس صبح سے اس کمرے میں بند تھی دم گھوٹ رہا تھا میرا بس اس لئے۔ ملائکہ جس کی آنکھوں کے نیچے کمزوری کی وجہ سے سیاہ حلقے پڑ گئے اپنی آنکھوں کو اٹھائے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔ ارے کوئی نہیں اچھا باہر نکلو تھوڑی تازی ہوا کھاؤں تو اچھا محسوس کرو گی نہیں میں ادھر ہی ٹھیک ہو باہر جانے کا دل نہیں کرتا میرا وہ شاہ میر کی بے رخی کی وجہ سے بالکل مایوس ہو چکی تھی۔ بیٹا کیوں نہیں کرتا تمہارا دل تم کیوں اپنی زندگی کی دشمن بنی ہوئی ہو شاہ میر جو کرتا ہے اس کو کرنے دوں تم بھی اپنی زندگی جیو اگر تمہارا فرض ہے اس کو خوش رکھو تو اس کا بھی فرض ہے کہ تمہیں بیوی ہونے کا حق دے۔ وہ اس کو اپنے سینے سے لگائے سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔ اس کی جیسے ہی عقل ٹھکانے آئی گی خود ہی سیدھا ہو جائے گا۔ وہ اس کے سر پر ہاتھ پھرے بولی تھی۔ ملائکہ نے شائستہ بیگم کی بات سنے اپنے آپ سے ایک عہد کیا تھا کچھ بھی ہو جائے اس کے لئے اب نہیں رونا جس کو میرے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی سروکار نہیں۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Kitab Nagri

دن یہی پر لگاتے گزرتے گئے۔ فلزہ جو شاہ زر کی محبت پر ایمان لے آئی تھی اپنی زندگی میں خوش تھی۔
ملائکہ بھی شاہ میر کو جتنا ہوتا اتنا نظر انداز کرتی شاہ میر جو ٹینا کی محبت میں گرفتار تھا۔ اب اس کی ناجائز
خواہشات سے تنگ آتا جا رہا تھا جس کا غصہ وہ گھر پر آتے ملائکہ پر اتار تا ملائکہ جو خاموشی سے اس کا۔ ہر
ظلم سہتی تھک چکی تھی لیکن ایک لفظ اپنے منہ سے کبھی نہیں نکلا کہ کبھی نہ کبھی تو شاہ میر کے دل میں
تھوڑی سی جگہ بنا پائی گی۔

Posted On Kitab Nagri

()-----

دلاور شاہ سکندر شاہ اور آفندی صاحب سمیت سب کے فیصلے پر آج شاہ زر کار شتہ دلاور شاہ کی چھوٹی بیٹی سکینہ بیگم کی بیٹی شانزے سے پکا ہونا جس کی خبر ابھی صرف گھر کی عورتوں کو اور مرد کو تھی۔ شاہ زر جو دلاور شاہ کے اس فیصلے پر راضی تھا۔ ثناء جو نیچے آتی لاونج کے باہر کھڑی کان لگائے اندر ہونے والی باتوں کو سننے کی کوشش میں تھی۔ پیچھے سے عارب کے ڈرانے پر ابھی چیختی کہ عارب نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔ ثناء اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے بولی تھی پاگل تو نہیں ہوا اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہوتا اور ویسے مجھے بتاؤ یہ باہر کھڑے کان لگائے کیا سننے کی کوشش کر رہی ہو؟ وہ اس کے سوال کرنے پر اس کو گھورتے بولا تھا۔۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑو پہلے یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے وہ اپنی بات کو چھوڑے اس پر چڑھی تھی۔ وہ میں تو بس ایسے ہی۔۔۔۔۔۔ ارے چھوڑو تم بھی ضرور میرے والے کام ہی کرنے آئے ہو گے اب خاموش رہو تھوڑی دیر وہ اس کو خاموش رہنے کی تاکید کرتے اپنے کام میں واپس لگ گئی۔ عارب اس پاگل لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو باہر کھڑے سب کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔۔ خیر عارب چھوڑ تو بھی تو یہی کرنے آیا ہے۔ وہ اپنا سر جھٹک کر اس کے ساتھ کھڑا خود بھی اندر ہونے والی باتیں سننے کی کوشش کرنے لگا۔ جب اندر سے آتی آوازیں بند ہوئی تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔ عارب اور ثناء وہاں سے نود و گیارہ ہوئے تھے۔ ثناء جو ہانپتے ہوئے آئی تھی۔ فلزہ اس کو یوں ہانپتے ہوئے دیکھ بولی تھی۔ تمہیں کیا ہوا کیوں یوں ہانپ رہی ہو۔

کچھ نہیں بس جو کام کرنے گئی تھی وہ کر کے آرہی ہوں وہ پانی کا گلاس ایک سانس میں پینے لگی تھی۔ ارے آرام سے کیا ہو گیا ایسا کیا کام تھا ثناء جو سسپنس بڑھا رہی تھی فلزہ کو یوں پیچین ہوتے دیکھ کہا تھا شاہ زربھائی کی شادی اس میک اپ کی دکان سے پکی ہوئی ہے۔ فلزہ کے کام کرتے ہاتھ شاہ زر کا نام سن کر روکے تھے۔ شاہ زر کا شادی کا سن کر وہ بیڈ پر بیٹھی تھی ثناء تم نے شاید غلط سنا ہو وہ آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بامشکل ضبط کئے بولی تھی۔ ارے نہیں میں نے اور عارب نے خود اپنے ان چھوٹے چھوٹے کانوں سے سنا ہے ثناء اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی جبکہ فلزہ یہ سب سن کر صدمے سی کیفیت میں تھی ایک دم اٹھتے کمرے کا دروازہ بند کئے شاہ زر کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔ شاہ زر جو اس کو یوں اچانک کمرے میں آتے دیکھ چہرے پر استہزایہ مسکراہٹ لئے موڑا تھا۔ وہ اس کو یوں مسکراتے دیکھ اس کے جانب قدم بڑھاتے بولی تھی۔ یہ سب کیا ہے؟ وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی جیسے چاہتی ہو کہ وہ ایک دفعہ بول دے کہ وہ شانزے سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔ وہی ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولا تھا۔ لیکن تم تو وہ کچھ دیر روکی تھی۔ ت۔۔۔۔۔ تم شانزے سے شا۔۔۔ نہیں تم تو مجھ سے محبت کرتے ہو۔ وہ عجیب پاگلوں کی طرح بول رہی تھی۔ شاہ زر کو فلزہ کو یوں دیکھنا

Posted On Kitab Nagri

جانے کیوں برا لگا تھا لیکن وہ اپنے بدلے میں اتنا اندھا ہوا تھا کہ اس کو دیکھے بولا ہاں تم نے ٹھیک سنا میں شانزے سے شادی کر رہا ہوں اور کچھ سننا ہے۔ وہ آبرو اچکائے اس کو دیکھتے بولا تھا۔ لیکن تم تو مجھ سے پیار کرتے ہو تو کیوں ایسا بول رہے ہو۔ فلزہ آنسوؤں کو ضبط کئے کھڑی تھی جو اس کی آنکھوں سے باہر نکلنے کا جیسے بہانہ ڈھونڈ رہے ہو۔ پیار! کیا میں نے تمہیں کبھی بولا ہے کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں اچھا کھی تم وہ پسند کرنے والی بات کو تولے کر مجھ سے محبت نہیں کرنے لگی۔ وہ طنزیہ مسکراہٹ لئے بولا۔ اچھا چلو یہ بتاؤ تم میں پیار کرنے والی ایسی کونسی چیز ہے جو میں تم سے پیار کرو! شاہ زرنے اس کے چہرے کے قریب جھکتے ہوئے کہا تھا۔ تم مذاق کر رہے ہو نا فلزہ اس کی آنکھوں میں دیکھ بامشکل اپنی ہچکی پر بندھ باندھے بولی تھی۔ مذاق۔۔۔ ہا ہا ہا ہا۔۔۔! مذاق تو میرا اس دن تم نے بنایا تھا۔۔۔ پتا ہے کیسا لگا تھا مجھے جیسے بنا کیسی قصور کے کٹہرے میں کھڑا کیا گیا ہو۔ وہ بات کر کے تم نے مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا تھا۔ اس وقت میں وہاں کیوں آیا اس کمرے میں مجھے کچھ نہیں پتا بس میں آیا تھا۔ اور اس دن میں نے جانا کیسی کی مدد کرنا بھی کبھی کبھی غلط ثابت ہوتا ہے۔ وہ سرد لہجے میں بولے اس کو حیران کر گیا تھا۔ لیکن اس دن تو ابھی وہ کچھ بولتی کہ شاہ زرنے کی گرجدار آواز پر وہ اس کی طرف خالی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔ کیا اس دن!

Posted On Kitab Nagri

ہاں تم کیا سمجھیں ایسے ہی تمہیں آسانی سے چھوڑ دوں گا۔۔ میں تو اپنے دشمنوں کو ناچھوڑو تم تو پھر بھی میرے سامنے تھوڑی سی بھی اہمیت نہیں رکھتی۔ ویسے ایک بات ہے تم بہت معصوم ہو جو اتنی آسانی سے میری باتوں میں آگے وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولا تھا۔۔

کیوں کیا میرے ساتھ ایسا وہ تو ایک غلط فہمی تھی نہ میں نے اس دن معافی بھی تو مانگی تھی اور باقی وہ سب کچھ وہ کیا تھا لگاتار آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے ایک بدلے کے لئے تم نے یہ سب کیا۔ تمہیں مجھ سے کبھی محبت نہیں ہوئی وہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔ محبت! محبت نہیں تھی تم میری اور میری نظر میں تمہاری کوئی اہمیت نہیں کہ تم شاہ زر شاہ کی محبت بنو۔ تمہارے ساتھ محبت صرف میرے بدلے کے لئے تھی جو آج پورا ہوا شاہ زر شاہ کیسی کا قرض نہیں رکھتا یہ بات یاد رکھنا وہ حقارت آمیز لہجے میں بولا تھا۔ کیسا لگا مس فلزہ آپکو؟ اوہ! سوری

www.kitabnagri.com

مس خودار وہ اس پر نظر مرکوز کئے بولا تھا۔

اس نے نظر اٹھائے اس کو دیکھ کر اپنے الفاظ ادا کئے اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے شاہ زر تم اپنے کئے پر پچھتاؤ گے پر تمہیں معافی نہیں ملے گی۔ وہ اپنے آنسو کا گلا گھونٹ بولی تھی۔ ہا ہا ہا ایک منٹ کیا کہا۔

Posted On Kitab Nagri

معافی وہ بھی تم سے کیا خوش فہمی پالی ہوئی ہے تم نے وہ اس کو دیکھ سرد لہجے میں بولا تھا۔ وہ پیچھے کو ہوئی تھی آنسو زار و قطار اس کی آنکھ سے بہہ رہے تھے۔ اب یہاں سے نکلو وہ اس کو اپنے کمرے سے جانے کا بولتے خود باہر نکلا تھا۔ میں پچھتاؤں گا اس کے دماغ میں فلزہ کے بولے ہوئے الفاظ چل رہے تھے جس پر وہ اپنا سر جھٹک کر باہر پورچ کی طرف نکلا تھا وہ کھڑی ہوئے ہلکے ہلکے قدم لئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی ثناء کو دیکھ روکی تھیں ثناء جو وہاں سے گزر رہی تھی فلزہ کی آواز شاہ زر کے کمرے سے آتے ہوئے روکی۔ فلزہ جو سمجھ گئی تھی ثناء نے سب سن لیا ہے تبھی ثناء اس کو کمرے میں لئے گئی تھی۔ آپنی یہ سب کیا ہے؟ یہ سب ثناء جو ابھی ہوئی تھی ان کی باتوں میں فلزہ سے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا۔

کیوں کیا میرے ساتھ وہ تو مجھ سے محبت کرتا تھا نا

نہیں اس نے صرف مجھ سے بدلہ لینے کے لئے کیا۔؛ لیکن اس کی آنکھوں میں اپنے لئے پیار سب جھوٹ تھا۔ وہ اپنے بال کو ہاتھ کی مٹھی میں جکڑے سر گھٹنوں میں دئے بولی

لیکن میری محبت تو سچی تھی اس کو میری آنکھوں میں محبت کیوں نظر نہیں آئی۔ وہ روتے ہوئے نیم بیہوشی میں جانے لگی۔ ثناء فلزہ کی حالت دیکھے اس کے پاس بیٹھی تھی آپنی یہ سب کیا ہے کیسے ہوا؟ فلزہ

Posted On Kitab Nagri

اپنی سو جھی ہوئی آنکھوں سے اس کو دیکھنے لگی تھی۔ جس کا اب محبت نامی الفاظ سے دل اٹھ گیا تھا اس کے دل میں محبت نے جنم لیا تھا وہ ابھی اپنی پروان چڑھتی کہ اس کو شاہ زرنے بری طرح اپنے پاؤں تلے روندھ دیا تھا۔۔

ملائکہ جو شائستہ بیگم کے کہنے پر شاہ۔ میر کے ہر کام پہلے سے کرتی تھی ابھی بھی وہ شاہ میر کے لئے کھانا لے کر جا رہی تھی جو گھر دیر سے آیا تھا۔ وہ کمرے کا دروازہ کھولے اندر گئی شاہ میر جو لیپ ٹاپ میں کوئی کام کر رہا تھا ترچھی نظر کئے اس کو دیکھنے لگا جو ٹیبل پر کھانا رکھ رہی تھی۔ آپ کھانا کھالے ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ وہ وڈراب کی طرف جاتے بولی تھی۔ شاہ میر کھڑا ہوا تھا۔ تمہیں کس نے بولا ہے یہ سب میرے لئے کرو۔ مجھے جب بھوک لگے گی میں کھا لو گا تمہیں میری بیوی بننے کی ضرورت نہیں وہ جارحانہ انداز میں بولا تھا۔ بیوی ہو تو بیوی ہی بنو گی وہ خود سے بڑبڑاتے بولی اس کی آواز با آسانی شاہ میر کو سنائی دی تھی۔ کیا کہا؟ بیوی تمہیں میری بیوی بننے کا بہت شوق ہے۔ آج میں بتاتا ہوں بیوی کے کتنے حقوق ہوتے ہیں وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کو اپنے قریب کئے بولا تھا۔ وہ جو سمجھیں تھی اس نے نہیں سنا ہو گا اس کے اس طرح رد عمل پر بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔ وہ اس کو دور کئے اپنے کپکپاتے لبوں کے ساتھ بولی۔ نہیں مجھے کوئی حق نہیں چاہیے آپ سے اگر مجھے اپنی بیوی مانتے مجھ سے محبت میں آپ یہ سب کرتے تو میں خوشی خوشی خود کو آپ کے حوالے کر دیتی لیکن میں اس طرح خود کو رسوا

Posted On Kitab Nagri

نہیں کر سکتی ناجانے اس میں اتنا بولنے کی ہمت کہا سے آئی تھی۔ وہ اس کو جھٹکے سے دور کئے باہر نکلی تھی پیچھے وہ اپنی حرکت پر شرمندہ ہوا تھا چاہے کچھ بھی ہو وہ ہے تو اس کی بیوی چاہے وہ مانے یا نہ۔

شاہ ولا جہاں ہر وقت کھکھلاہٹیں گونجتی تھی آج وہ ایک تنہائی کا سماں برپا کئے ہوا تھا۔ شاہ زرجو آفس سے آیا تھا۔ جب سے آفس گیا تھا بس اس کے دماغ میں فلزہ کے بولے ہوئے الفاظ چل رہے تھے نہ وہ کسی کام پر دل لگا پارہا تھا اور یہی بیٹھتا تو وہ عکس کی طرح اس کے سامنے آتی۔ شائستہ بیگم جو اپنے دوسرے بیٹے سے پریشان آئی ہوئی تھی سکندر صاحب کے پاس آتی بولی تھی۔ مجھے ایک بات آپ بتائے گے۔ جی پوچھے وہ مکمل ان کی طرف توجہ کئے بولے جو بہت ہی سنجیدہ لہجے میں ان سے مخاطب تھیں۔ شاہ میری یہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا تو آپ نے کیوں کی اس بچی کی زندگی خراب۔ کی وہ دن رات اسکی محبت کے لئے تڑپتی ہے۔ جو بچی اس گھر میں شادی کرنے سے پہلے مسکراتی تھی اب ناجانے اس کے چہرے کی مسکراہٹ کھو گئی ہے۔ آپ اس کی شادی جہاں وہ کہہ رہا تھا کر دیتے۔ وہ جو ملائکہ کے لئے پریشان تھی اپنی بات ان کے سامنے رکھتے ہوئے بولی تھیں۔

میں کیا جواب دیتا اپنے بھائی کو کہ میرے بیٹے نے آخری وقت پر شادی سے منع کر دیا کیونکہ اس کو کوئی اور لڑکی پسند ہے۔.....

Posted On Kitab Nagri

یہ کہتا کہ میرے بیٹے نے اپنے باپ کی عزت نہیں رکھی تم کیا سمجھیں میں شاہ میر کے رویے سے انجان ہو جو وہ ملائکہ کے ساتھ کر رہا ہے۔ میں سب جانتا ہوں اس کو کرنے دو جو وہ کرتا ہے میں کرتا ہوں کل اس سے بات یا تو اس کو چھوڑ دے یا اس کو اپنی بیوی ہونے کا مقام دے آخر کب تک وہ بچی بھی اس کی محبت کے لئے یہی ترستی رہے گی۔ وہ دو ٹوک لہجے میں بولتے چینگ روم کی طرف بڑھے تھے۔ پیچھے شائستہ بیگم کو ان کی بات سننے کچھ حوصلہ ملا تھا۔ کہ اگر شاہ میر غلط ہے تو وہ بچی بھی اپنی جگہ صحیح ہے۔ آفندی صاحب جن کی صبح سے کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ لاونج میں بیٹھے بولے تھے سوچ رہا ہوں اپنی بچی کو دیکھ آؤں کافی دن ہو گئے ہیں اس کو دیکھا نہیں ہے؟ ٹھیک ہے ہم کل چلے گئے ویسے بھی برابر میں تو ہے اتنا دور تھوڑی ہے۔ ثناء۔ پر جوش لہجے میں بولی تھی۔ جو کب سے اپنی بہن سے ملنے کے لئے پیچیں تھی لیکن خدیجہ بیگم کی ہدایت پر گھر بیٹھی تھی جب بھی وہ ملائکہ سے ملنے کی بات کرتی وہ اس کو یہی کہتی بہن کا سسرال ہے کیا وہی بیٹھی رہو گی سارا دن اچھا نہیں لگتا اس لئے وہ بھی وہاں جانے سے گریز کرتی باقی عارب اور وہ روز کالج جانے کے لئے ساتھ نکلتے اور مجال ہواں کا ایک منٹ بھی لڑائی کہ بغیر گزرا ہوا ایک دن کالج میں ثناء عارب کو کیسی لڑکی کے ساتھ فلرٹ کرتا ہوا دیکھ اس لڑکی کے پاس جاتی ہے وہ جو لڑکا ابھی تم سے فلرٹ کر رہا تھا نہ وہ میرا کزن ہے اور اس کے دو بچے بھی ہیں کیا اب بھی تم اس کی گرل فرینڈ بنو گی وہ لڑکی جو یہ سب سننے کے بعد جب بھی عارب کو دیکھتی تو اس کو نظر انداز

Posted On Kitab Nagri

کئے آگے کو چل دیتی عارب جو اس کی حرکت برداشت کرتا ایک دن اس کے پاس جاتے بولا آخر مسئلہ کیا ہے مجھے انگور کرنے کی وجہ جان سکتا ہوں۔ تمہیں شرم نہیں آتی تم دو بچوں کے باپ ہو اور لڑکیوں کو چھیڑتے ہو عارب جو ابھی اس کے منہ سے سنے نیا نیا باپ بنا تھا بولا۔ اوئے پاگل تو نہیں ہو میں کوئی دو بچوں کا باپ ابھی وہ کچھ بولتا ثناء کو دور کھڑے ہنستے دیکھ سمجھا تھا یہ سب کس کی حرکت ہے۔

تب سے عارب اور ثناء کے بیچ میں چھتیس کا اکڑا تھا۔

شاہ میر مجھے تم سے بات کرنی ہے ادھر آؤ سکندر صاحب جو صوفے پر بیٹھے تھے شاہ میر کو سیڑھیوں کی طرف جاتے دیکھ بولے تھے۔ وہ چہرے پر بیزاریت لائے ان کے پاس آیا تھا۔ جی بولے بابا سائیں! بیٹھو ادھر وہ اس کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگے وہ ان کے اشارے پر صوفے پر ان کے برابر بیٹھا تھا۔ تم سوچ کیا رہے ہو مجھے اتنا بتا دو؟ وہ اس سے بنا کوئی تمہید بنائے صاف الفاظ میں بولے تھے کیا مطلب؟ شاہ میر جو ان کی بات نہیں سمجھا تھا تبھی کہا تھا۔ تم کیا سمجھ رہے ہو جو تمہارا اس بچی کے ساتھ رویہ ہے۔ وہ ہم سب کو نہیں دیکھ رہا شائستہ بیگم جو سکندر صاحب کو شاہ میر سے بات کرتے دیکھ ان کے پاس آئی تھی۔ شاہ میر ان کو روکے بولا تھا۔ بابا سائیں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں آپ لوگوں سے آپ نے میری

Posted On Kitab Nagri

زبردستی دھمکی دے کر شادی کروائی ہے ورنہ آپ تو جانتے ہی ہیں۔ میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ سفاکت کے ساری حدیں پار کئے بولا تھا دروازے سے آتے آفندی صاحب سمیت خدیجہ بیگم اور ثناء ان کی بات سن چکے تھے آفندی صاحب اندر آتے شاہ میر پر ایک نظر ڈالے سکندر صاحب سے بولے تھے۔ بھائی یہ سب کیا ہے؟ اور میری بیٹی کہا ہے؟ یہ ساری باتیں سن کر ان کو ان باتوں پر یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا کہ جس بیٹی کو خوشی خوشی رخصت کیا تھا یہ سمجھ کر کہ شاہ میر اسے بہت خوش رکھے گا یہاں وہ اس کی ان چاہی بیوی بن کر رہ رہی ہے۔ آفندی میری بات سنو سکندر صاحب ان کے کندھے کو سہلانے لگے تھے۔ بھائی صاحب کیا سنو ہاں! آپ منا کر دیتے اس دن شادی سے کم از کم میری بیٹی پوری زندگی کسی کی محبت کے لئے تڑپتی تو نہیں۔! شائستہ بیگم خدیجہ بیگم کے پاس کھڑی تھی خدیجہ بیگم شاہ میر کو اور ملائکہ کو دعائیں دیتی نہ تھکتی تھی وہ نہیں جانتی تھی ان کی بیٹی اپنے چھوٹے سے دل میں کتنی دکھ سموئے بیٹھی ہے۔۔۔ شاہ میر جو ان سب کو اچانک یہاں دیکھ اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔ سکندر صاحب اپنے بیٹے کے رویے پر آفندی صاحب کے سامنے سر جھکائے رہ گئے۔ بھائی آپ ایسا نہ کرے آپ بڑے ہے لیکن شاہ میر کو سمجھائے اگر وہ میری بیٹی کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا تو اس کو چھوڑ دے۔

Posted On Kitab Nagri

میں اس کی کہی اور شادی کروں گا جہاں اس کو اپنے شوہر سے محبت اور بھروسہ تو ملے گا ورنہ میری بیٹی
بوجھ نہیں ہے میرے لئے اس کا باپ ہے ابھی میرا گھر ہے اس کے لئے وہ ان کو کہتے وہاں سے جانے
لگے تھے۔ آفندی بیٹھ تو جاؤ بابا سائیں سے تو مل لو۔ سکندر صاحب نے مشکل سے یہ الفاظ ادا کئے تھے
ورنہ جو شاہ میر نے کیا تھا ان کا بولنا بنتا نہیں تھا۔ بھائی ابھی نہیں پھر کبھی ثناء ویسے بھی یہی ہے! وہ ان
سے معذرت کرتے اپنے پورشن کی طرف چل دئے۔ تھے خدیجہ بیگم بھی ان کے پیچھے ہوئی۔ سکندر
صاحب صوفی پر گرنے والے انداز میں بیٹھے تھے۔ میرے بیٹے نے مجھے کہی کا نہیں چھوڑا شائستہ! وہ
ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے تھے۔ آپ پریشان نہ ہو انشاء اللہ سب بہتر ہو گا۔ انشاء اللہ!

اس کو صوفے پر بیٹھے دیکھ اس کے پاس گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

آپی! ملائکہ جو اس کو دیکھے اس کے گلے لگی تھی۔ اپنے آنسوؤں چھپانے لگی۔

آپی آپ کے ساتھ شاہ میر بھائی کا کیسا سلوک ہے۔ ثناء نے ملائکہ کو دیکھتے سوالیہ انداز۔ میں کہا تھا

Posted On Kitab Nagri

اچھا ہے بلکہ بہت اچھا! ثناء ملائکہ کو دیکھ رہی تھی جواب بھی اس انسان کی غلطیاں چھپا رہی تھی جس کو ملائکہ کے ہونے یا نا ہونے سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ آپنی کم از کم اب تو سچ بولے کیوں چھپایا آپ نے یہ سب! ملائکہ ثناء کی بات پر اس کو حیران نظروں سے دیکھنے لگی تھی یوں نادیکھے بابا اور امی کو بھی ابھی ہی پتا چلا ہے وہ لوگ تو شاید اب تک گھر بھی چلے گئے ہو گے۔ تو کیا کرتی وہاں اکر بیٹھ جاتی بابا کو پریشان نہیں کر سکتی تھی میں بابا کو ان کے بھتیجے سے کیسے بد زن کر دیتی وہ ٹوٹ رہی تھی۔ آپنی آپ کو پتا ہے آپ نے بابا کو نابتا کرا نہیں اور بھی بڑا دکھ دیا ہے وہ جو سمجھ رہے تھے کہ ان کی بیٹی خوش ہے اب وہ اپنے آپ کو قصور وار سمجھ رہے ہیں کہ آپ کی شادی شاہ میر بھائی سے کیوں کی! ثناء نے اس کو حقیقت سے آگاہ کرتے کہا تھا۔

ثناء بابا کو بولنا کہ وہ خود کو میرا قصور وار نہیں سمجھے شاید ان کی بیٹی کی قسمت ہی یہی تھی۔ وہ اپنی ہاتھوں میں دیکھ رہی تھی کہ جیسے ان میں کچھ تلاش کرنا چاہ رہی ہو ثناء اس کو اکیلا چھوڑے کمرے سے نکلی تھی

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ دیر اسی سوچ میں تھی کہ کل وہ اپنے گھر جائے گی اور اپنے بابا کے دل سے سارے برے خیالات کو نکال باہر پھینکے گی۔ شاہ میر جو کمرے میں آیا تھا۔ کیا بولا ہے تم نے نیچے امی اور بابا سائیں کو وہ اس کو دیکھ دھاڑا تھا۔

وہ جو اس کو دیکھ ڈر کر اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔۔۔

جج۔۔۔ جی میں نے کچھ نہیں بولا وہ اس کے ارادے بھانپتے پیچھے کی طرف قدم لئے اپنے لئے دعا کرنے لگی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی جب بھی شاہ میر کو اس پر غصہ ہوتا ہے یا تو اس کو ذلیل کرتا تھا یا پھر اس کو مارتا جو اس کے جسم کے حصوں پر نشان چھوڑ جاتے تھے وہ جب بھی انہیں دیکھتی تو اسے شاہ میر کا رویہ یاد آتا۔ جس کی وجہ سے وہ اس سے دور رہتی تھی لیکن آج اچانک شاہ میر کو اتنے غصے میں دیکھ ڈری تھی۔ کس چیز کا حق چاہیے؟ چلو چھوڑو تمہیں بہت شوق ہے اپنا حق لینے کا میں دیتا ہوں تمہیں تمہارا حق وہ اس کی طرف قدم بڑھائے بولا تھا۔ نہیں پلیز مارنا نہیں مجھے بہت درد ہوتا آپ جو کہے گے کرو گی آپ خاموش رہنے کو بھی بولے گے تو نہیں بولوں گی وہ آنسوؤں سے تر چہرہ لئے بولی تھی۔ شاہ میر نے اس کے گرد بازوؤں حائل کئے اور اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولا بی ریڈی !

Posted On Kitab Nagri

تیار کر لو خود کو تاکہ میں تمہیں تمہارا حق دوں۔ وہ چہرے پر طائرانہ مسکراہٹ سجائے بولتے اس کے چہرے کے قریب جھکنے لگا۔ وہ اس کے چہرے کو اپنے قریب محسوس کرتے اپنے آنکھوں کو زور سے بند کئے کپکپانے لگی تھی اس کی گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی وہ اس کو دور دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی۔

لیکن اس کی مضبوط گرفت سے نکلنا اسکو مشکل لگ رہا تھا۔ وہ اس کے چہرے پر جھکا تھا پھر کچھ یاد آنے پر دور ہٹا اور ایک زوردار تھپڑ ملا نکہ کے چہرے پر مارا جس سے سائیڈ ٹیبل کی نوک ملا نکہ کے ماتھے پر لگی جس سے خون سر سے بہتے اس کے چہرے پر آیا تھا۔ شاہ میر اس کو نظر انداز کئے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آفندی صاحب جو گھر آئے تھے اپنا سر ہاتھ میں دئے صوفے پر بیٹھے تھے ثناء بھی ان کے پیچھے ہی گھر میں داخل ہوئی تھی فلزہ کے کمرے کی اور بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپی آپ کیوں یہاں نیچے بیٹھی ہیں ملائکہ بھی ٹھیک نہیں ہے کس کی نظر لگ گئی ہے میری دونوں بہنوں کو! وہ فلزہ کو زمین پر بیٹھے دیکھ بولی تھی۔ وہ گھٹنوں سے سر اٹھائے ثناء کو دیکھنے لگی۔ آپو آپ رو رہی ہیں وہ اس کی سو جھی ہوئی آنکھوں کو دیکھ بولی تھی۔

ثناء۔۔۔۔!

میرا کیا قصور تھا! میں نے تو کبھی کیسی کا برا نہیں کیا تھا میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا مجھے درد ہوتا ہے یہاں اس نے اپنے دل کے مقام کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا

آپو آپ کو اللہ پر یقین ہے نا تو پھر کیوں ایسے رو رہی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اللہ انصاف کرنے والا ہے وہ کبھی آپ کے ساتھ غلط نہیں ہونے دے گا۔ ثناء فلزہ کو اپنے گلے سے لگائے سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔ لیکن میں کیا کروں یہ جو درد ہے نہ مجھے سکون سے رہنے نہیں دیتا جب جب میں اس کو اور اس کی یادوں کو بھولنے کی کوشش کرتی ہو پھر کہیں نا کہیں سے اس کے بولے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے الفاظ مجھے سنائی دیتے ہے وہ الفاظ میرے دماغ میں گھومنے لگتے ہیں وہ رندھی ہوئی آواز میں با مشکل بولی تھی۔ آپنی الداسب بہتر کرے گا وہ فلزہ کو دلا سے دیتے بولی تھی۔

آفندی صاحب جو کب سے صوفے پر ویسے ہی بیٹھے ہوئے تھے خدیجہ بیگم ان کے پاس آتی بولی تھی۔ آپ پریشان نا ہو سب بہتر ہوگا۔ کیسے پریشان نا ہو میری بیٹی کس حال میں ہے کیا کروں میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا انہوں نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔ آزمائش ہے ملائکہ کے لئے اور مجھے اپنی بیٹی پر پورا بھروسہ ہے اور ویسے بھی یہ آزمائش تھوڑی ہی دنوں کے لئے ہیں مجھے یقین ہے اس کی زندگی میں بھی خوشیاں آئے گے خدیجہ بیگم نے ان کو حوصلہ دیا تھا۔ الداس کرے ایسا ہی ہو آفندی صاحب ان کی بات پر بولے تھے۔

دلاور شاہ جو ان سب چیزوں سے انجان تھے کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے سکندر صاحب سے بولے تھے۔ میرے خیال میں شاہ زر اور شانزے کے ساتھ فلزہ کی بھی شادی کر دینی چاہیے۔ شاہ زر کے منہ میں جاتے ہاتھ دلاور شاہ کی بات پر روکے تھے۔ لیکن بابا سائیں فلزہ کی میرا مطلب لڑکا کون ہے سکندر شاہ الجھے ہوئے لہجے میں ان سے مخاطب تھے۔ صرمد یاد ہے میرا دوست اس نے فلزہ کے لئے ہاتھ مانگا ہے

Posted On Kitab Nagri

زوہیب بھی بہت شرمندہ تھا جو اس نے اس دن فلزہ کے ساتھ کیا تھا۔ دلاور شاہ سب کو بتاتے بولے
تھے بابا سائیں آپ بھائی سے پوچھ لے؟ ہاں کل جاؤں گا میں ادھر ویسے بھی پوچھ لوں گا۔ شاہ زر کھانا
چھوڑے کھڑا ہوا تھا۔

ملائکہ جو کیچن میں شائستہ بیگم کے پاس ان سے بات کرنے گئی تھی ان کو کام کرتے دیکھ بولی تھی۔ تائی
امی

مجھے آپ سے بات کرنی ہے شائستہ بیگم ملائکہ کی آواز سننے پلٹی تھیں۔ ہاں بولو بیٹا کیا بات ہے وہ نرم لہجے
میں بولی تھی۔ مجھے دوسرا کمر امل جائے گا وہ جو سوچ رہی تھی کیسے بات کرے گی ان کا نرم لہجہ دیکھ بولی
تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ جو ملائکہ کی بات سنے تھوڑا چونکی تھی لیکن پھر کہا تھا۔ ہاں کیوں نہیں بیٹا میں آپ کے لئے دوسرا کمر
سیٹ کرواتی ہو آپ اپنا سامان لئے وہاں آجانا وہ اس کے سر پر ہاتھ پھرے دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی
تھی۔ ایک اور بات میں کل امی اور بابا کے پاس جانا چاہتی ہوا گر آپ کی۔ ابھی وہ آگے بولتی کہ شائستہ بیگم

Posted On Kitab Nagri

نے اسکی بات کاٹی تھی۔ بیٹا اس میں پوچھنے والی کوئی بات نہیں ہے تمہارے ماں باپ کا گھر ہے جاؤں بلکہ جتنے دن رہنا چاہوں وہاں رہو مجھے کوئی اعتراض نہیں وہ چاہتی تھی کہ ملائکہ کچھ دن اپنی بہنوں کے ساتھ رہے تاکہ وہ اس ماحول سے نکلے۔

وہ شکر یہ بولے جلدی سے کمرے میں گئی تھی۔ کمرے میں جاتے شاہ میر کو پاؤں پر پاؤں چڑھائے بیٹھے دیکھ روکی تھی۔ اور وڈراب کے پاس جاتے اپنے کپڑے نکالنے لگی تھی شاہ میر جو اس کو اپنی کپڑے پیک کرتا دیکھ اٹھا تھا۔

اس کے پاس جاتے بولا تھا۔ اب یہ کیا نیا تماشا ہے۔ اب لوگوں کو کیا دیکھنا چاہتی ہو کہ میں نے تمہیں اس کمرے سے نکال دیا ہے وہ اس کے بال کو اپنی ہاتھ کی مٹھی میں جکڑے بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

آپ یہ سب میرے ساتھ کیوں کر رہے ہیں ایک بار بتادے

میرا قصور کیا ہے۔؟ کیوں مجھے یوں روزانیت دیتے ہیں

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے نہیں سہی جاتی یہ ازیت وہ بامشکل اپنی رندھی ہوئی آواز میں بولی آنسو اس کی آنکھوں سے لڑیوں کی مانند بہنے لگے۔۔

ابھی تو تمہیں ازیت دی ہی کہاں ہے۔! جو تم ازیت کی بات کر رہی ہو۔ اور یہ اپنا ڈرامہ بند کرو مجھے تمہارے ان آنسو سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ آنسو اپنے پیاروں کے سامنے جا کر بہاؤں کیا پتا ان کو تم پر رحم آجائے اور میرے سامنے یہ ڈرامے نہ کرنا مجھے نفرت ہے تمہارے ان آنسو سے آئی سمجھ! وہ اس کے بال کو جھٹکے سے چھوڑے بولا تھا۔ جس سے اس کی چیخ نکلی تھی۔ کیوں کی تھی آپ نے شادی یہ سب کرنے کے لئے

- منع کر دیتے نا کرتے شادی مجھ سے کیوں زبردستی اپنی زندگی میں لائے مجھے ملائکہ اپنے آنسو کا گلا گھونٹتے بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

دماغ خراب ہوا تھا جو تمہیں اپنی زندگی میں شامل کیا۔

اور کیا خوب کہی تم نے منع کر دیتا تاکہ سب مجھے گھر

Posted On Kitab Nagri

میں دادا سائیں کی بیماری کا زمرہ دار ٹھہراتے!

ویسے بھی میں تمہیں جلدی ہی تمہاری آزادی کا پروانہ

دے دوں گا۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ و حشی انداز میں بولا تھا۔

نہیں پلیز ایسا نہ کرے آپ کو جس سے شادی کرنی ہے کر لے

لیکن مجھے ناچھوڑے آپ جو کہے گے کروں گی میں آپ کی زندگی میں کبھی دخل نہیں دوں گی۔ پلیز
مجھے مت چھوڑے۔!.....

www.kitabnagri.com

میرے بابا جیتے جی مر جائے گے۔ وہ اس کے پاؤں میں گرتے گرتے گڑ گڑاتے ہوئے بولی تھی۔ ملائکہ نے
اس کے ساتھ جتنا بھی وقت نکالا تھا وہ اتنا سمجھ گئی تھی کہ شاہ میر کسی اور کو پسند کرتا ہے،..... یہ سب
ان لوگوں کو تمہیں مجھ پر مسلط کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کو پاؤں سے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے باہر نکلا

تھا۔ عارب جو چائے پیتے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

شاہ میر کو نیچے آتے دیکھ بولا تھا۔ بھائی آپ کہی جا رہے ہیں؟ میں بھی چلو آپ کے ساتھ۔

مرنے جا رہا ہو چلو گے میرے ساتھ۔ وہ اس کو غصے سے دیکھ باہر نکلا گیا۔۔

ہیں! اب انہیں کیا ہوا ہے خیر! چھوڑ عارب تو ٹی وی دیکھ

www.kitabnagri.com

تبھی اس کو ثناء بھی آتی ہوئی دیکھائی دی تھی۔

اب تم کہاں جا رہی ہو۔؟

Posted On Kitab Nagri

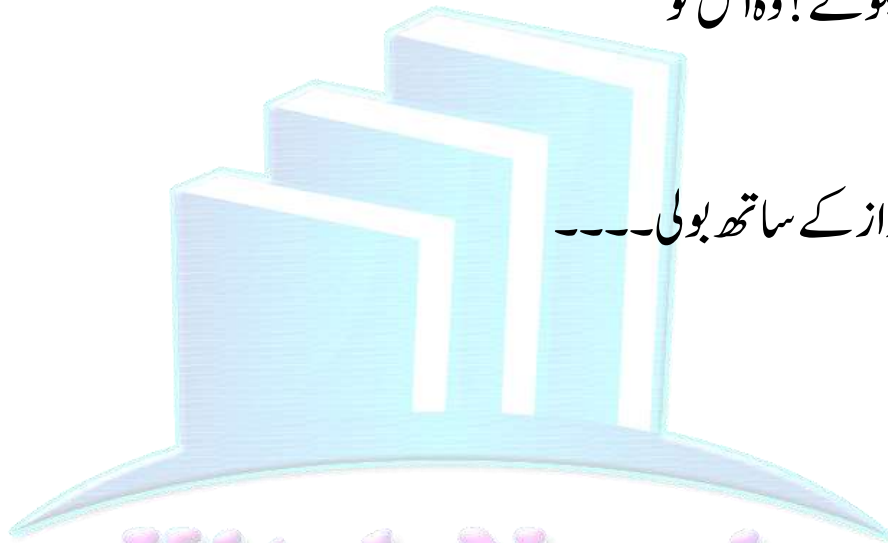
وہ اس کو اوپر سے نیچے ایک ہی نظروں سے دیکھنے لگا

وہ اس کی آواز پر رکی تھی پر موڑی نہیں تھی۔

جہنم میں جا رہی ہو چلو گے! وہ اس کو

زیچ کرنے والے انداز کے ساتھ بولی۔۔۔

جاؤ جاؤ! تم بھی جاؤ



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایک مرنے جا رہا ہے تو دوسری جہنم جا رہی ہے۔۔

عرب تیری تو اس گھر میں کوئی ولیو ہی نہیں ہے۔۔

کچھ دیر بعد ثناء جس کام سے آئی تھی وہ کر کے باہر نکل رہی تھی تبھی پھر عرب بولا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آگئی تم جہنم سے ویسے بڑی جلدی نہیں آگئی !

اس نے طنز کرتے ہوئے کہا تھا۔

تم سب لڑکے ایک جیسے ہوتے ہو۔ کیسی کے احساسات

فلینگز ہی نہیں تم لوگوں کی نظروں میں وہ اس کو بولتی اپنے پورشن کی جانب چل دی۔۔

ہیں! اب اس کو کیا ہوا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فلزہ کو جب ملائکہ کے بارے میں پتا چلا تو اس نے اپنے آپ سے عہد کیا۔۔ کہ وہ اپنی وجہ سے اپنے ماں باپ کو پریشان نہیں کر سکتی۔ پہلے ہی سب ملائکہ کی زندگی کو لے کر بہت پریشان تھے۔ تبھی وہ اپنے

Posted On Kitab Nagri

لئے جو تلاش کرنے لگی تھی وہ اپنے آپ کو کام میں مصروف رکھنا چاہتی تھی کہ شاہ زر کے یادوں سے دور ہو سکے !

دلاور شاہ آفندی صاحب کے پورشن جانے کے لئے باہر نکلے تھے۔۔ شائستہ بیگم نے ملائکہ کو بھی کچھ دن وہاں رہنے کے لئے بھیجا تھا۔ تاکہ وہ اپنے گھر کے ماحول میں رہے۔

آفندی صاحب جو صوفے پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

دلاور شاہ کو اچانک دیکھ چائے کو رکھے ان کی طرف بڑھے تھے بابا سائیں آپ یہاں مجھے بلا لیا ہوتا۔۔۔

کیوں میں نہیں آسکتا؟ دلاور شاہ آئبر واچکائے بولے تھے۔

نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے وہ ان کو صوفے پر بیٹھنے کا بولے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں اہم بات کرنی ہے تم سے وہ ان کو یہاں آنے کی وجہ سے اگاہ کرتے بولے تھے۔۔

جی بولے آپ ملائکہ جو ان کو آپس میں باتیں کرتے دیکھ اوپر ثناء اور فلزہ کے پاس چل دی۔۔۔

ثناء جو فلزہ کے کمرے میں تھی جو کب سے ناجانے

اخبار میں کیا تلاش کر رہی تھی۔

کمرے میں آتی ملائکہ کو دیکھ بھاگے اس سے گلے لگی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فلزہ بھی ملائکہ کو دیکھ کھڑی ہوئی تھی۔

وہ دونوں سے ملتی الگ ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہو تم؟ فلزہ نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو بالکل مر جھا گیا تھا۔

میں! میں ٹھیک ہو ملائکہ نے گم سم انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

ثناء اور فلزہ نے اس کو اپنے ساتھ بیٹھایا تھا۔

تم تو ایسی نہیں تھی تمہارے غصے سے ہم پریشان رہتے تھے ہماری وہ والی ملائکہ کہاں ہے یہ تو کوئی اور ہے

فلزہ اس کے بدلے ہوئے روئے کو دیکھے لہجے میں حیرانگی لئے بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ ملائکہ اب نہیں رہی آپنی وہ ملائکہ نہیں رہی!۔ ملائکہ کا ضبط ٹوٹا تھا وہ فلزہ سے لگے پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی کتنے دنوں بعد اسے کیسی اپنے کا کندھا ملا جس پر سر رکھے وہ اپنا دل ہلکا کر رہی تھی۔۔ فلزہ اس کی کمر سہلانے لگی اور اس کو روکا نہیں تھا وہ چاہتی تھی وہ

Posted On Kitab Nagri

اپنا دل ہلکا کر لے۔

کچھ دیر بعد وہ چپ ہوئی تھی تبھی شفاء بولی تھی۔

میں کچھ کہنا چاہتی ہو!

بچپن سے ہم تینوں بہنوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپائی میں اب بھی چاہتی آپ دونوں

ایک دوسرے سے اپنے دل کی بات شئیر کرے ثناء چاہتی تھی کہ فلزہ بھی جو دل میں لئے بیٹھی ہے
ملائکہ کو بتادے! کیونکہ وہ شروع سے ہی ایسی تھی جب بھی دو بہنوں کو مشکل ہوتی تو تیسری بہن ان کو
ایک دوسرے کو بات

شہر کرنے کا بولتی

شاہ میر جو حویلی سے سیدھا ٹینا کے پاس آیا تھا۔ ایک کے بعد ایک سگریٹ سلگھانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے کیا یہاں مجھے تمہارا منہ دیکھنے کے لئے بلایا ہے۔

وہ جو اپنی ہی دنیا میں مگن تھا

اس کے اس طرح بولنے پر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

ہاں کیا کہہ رہی تھی تم؟ وہ اس کے بولے ہوئے الفاظ نہیں سن پایا تھا تبھی بولا تھا۔

میں بول رہی ہو مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیونکہ میں تمہارے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا ہو۔

اس نے ٹینا کو بیزاریت لئے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو میں نہیں گزارنا چاہتی وقت تمہارے ساتھ یا

تو تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو یا مجھے وہ دو ٹوک لہجے میں بولی تھی۔

تبھی شاہ میر کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

کیا لگتا ہے تمہیں یہ سب اتنا آسان ہے وہ غرایا تھا

ٹینا جو اس کا غصہ دیکھ گڑ بڑائی تھی بولی



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اگر تم اس کو چھوڑ بھی دوں گے تو میں بس یہ چاہتی ہو

کہ تم اپنا گھر الگ لے لینا کیونکہ میں تمہاری سوکھڈ فیملی

www.kitabnagri.com

کے ساتھ نہیں رہی سکتی!

وہ اس کو اپنی ڈیمانڈ بتاتے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں نہیں رہ سکتی ہر آسائش وہاں ہے اور کس چیز کی ضرورت ہے تمہیں۔ وہ اس کی بات سنے حیران ہوا تھا

بس میں نہیں رہ سکتی تمہارے ساتھ ایسے وہ اس کو بتائے

اس کو چھوڑے نکلی تھی۔۔

شاہ میر جو اس کی نئی فرمائش پر تیش میں آیا تھا

اٹھ کر باہر کی طرف نکلا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فلزہ نے ملائکہ کو اپنے ساتھ ہوئی ہر بات بتائی جیسے سنے ملائکہ کو اپنا غم کم لگا تھا وہ فلزہ کی باتیں سنے رونے لگی تھی۔۔

ارے اب تم کیوں رو رہی ہو میں نے ویسے بھی سوچ لیا ہے میں کل سے جو ب پر جاؤں گی تاکہ میں

Posted On Kitab Nagri

ان سب چیزوں سے نکل سکوں وہ اس کو کل سے جو ب پر جانے کا بتانے لگی تھی۔

ملائکہ اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی جو اتنا سب کچھ سہے

کیسی پر ظاہر نہیں ہونے دے رہی تھی۔

جی بابا سائیں آپ بولے میں سن رہا ہوں آفندی صاحب دلاور شاہ کو خاموش دیکھ بولے تھے! دیکھو آفندی فلزہ کی بھی شادی کی عمر ہو گئی ہے تو میں نے سوچا شاہ زراور شانزے کی شادی کے ساتھ کیوں نا فلزہ کی بات پکی ہو جائے۔ وہ بنا کوئی تمہید باندھے آفندی صاحب سے مخاطب تھے۔ بابا سائیں میں تو راضی ہو پر لڑکا کون ہے؟ آفندی صاحب پریشان لہجے میں بولے تھے اس کی تم فکر نا کرو میرے دوست صرمد نے اپنے پوتے زوہیب کے لئے فلزہ کا ہاتھ مانگا ہے تم سوچ لو پھر جواب دینا۔ آفندی صاحب دلاور شاہ کو دیکھے گئے جو پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے۔

ٹھیک ہے بابا سائیں آپ جیسا کہے کل وہ لوگ آئے گے ڈیٹ فکس کرنے تم ان سے مل لینا۔ دلاور شاہ آفندی صاحب کو بولے کھڑے ہوئے تھے۔ بابا سائیں آپ بیٹھے وہ ان کو کھڑا ہوتا دیکھ بولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میں چلتا ہوں تم کل کی تیاری کرو۔ وہ اس کو کل کی تاکید کئے باہر نکلے تھے۔

پیچھے خدیجہ بیگم یہ سب سنے حیرت میں تھی۔۔۔

شاہ زرجو آفس میں بیٹھا تھا۔ تبھی دروازہ نوک ہوا تھا۔

کم ان! اس نے سگریٹ سلگھانے ہوئے بولا تھا۔

سر! وہ آپ سے قاسم خان کے آدمی ملنے آئے ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ شاہ زرجو کو بتانے لگا تھا۔

کیوں آئے ہیں؟ ان کو واپس بھیجواندر کیسے آئے وہ لوگ

Posted On Kitab Nagri

وہ دھاڑا تھا۔

او کے سروہ اس کے حکم پر باہر نکلا تھا۔

تبھی شاہ زر کا موبائل بجاتا تھا۔ اس نے موبائل اٹھائے

کان سے لگایا تھا۔

کیسے ہو شاہ زر بڑے دن ہوئے سوچا بات کر لو تم سے !

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مقابل کی خاباقت بھری آواز سنے شاہ زر بولا تھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی۔

اور کس مقصد کے تحت تم نے مجھ کال کی ہے !

Posted On Kitab Nagri

شاہ زکریا کی رگیں جیسے پھٹنے کو تھیں۔

وہ بتانا یہ تھا کہ سنبھل کر رہنا کبھی بھی میں کچھ بھی کر سکتا ہوں وہ اس کو اتنا بولے کال کاٹ گیا تھا۔

پچھے شاہ زکریا کی باتوں کو لے کر پریشان ہوا تھا۔

اب پتا لگے گا۔ پوری شاہ حویلی کو! قاسم خان چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ لئے حرام مشروب پینے لگا۔



شاہ میر جیسے ہی گھر آیا تھا۔ اپنے کمرے کی طرف

بڑھا تھا۔ کمرے میں آئے اور پورے گھر میں خاموشی دیکھ

Posted On Kitab Nagri

اس کو عجیب سا احساس ہوا تھا۔ لیکن وہ اپنا سر جھٹک کر وڈراب سے اپنے کپڑے نکالنے کے لئے بڑھا تھا۔

وہاں اپنے کپڑوں کو استری ہوئے نہ دیکھ اس کا دماغ گھوماتھا

وہ جلدی سے نیچے آئے کیچن میں شائستہ بیگم کو دیکھے ان کی طرف بڑھاتھا۔

امی میرے کپڑے کیوں استری نہیں ہیں۔ وہ سوالیہ انداز میں بولا تھا۔۔۔

بیٹا تمہارے سارے کام ملائکہ کرتی تھی۔ اس سے پہلے تمہارے کمرے کا سارا کام اماں بی کرتی تھی۔

www.kitabnagri.com

اب ملائکہ تو ہے نہیں یہاں پر! تو میں اماں بی کو بولتی ہو

وہ اس کو کام کرتے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں ہے وہ؟ شاہ میر جانے کس رشتے کے تحت یہ بولا تھا

پر وہ بس اتنا جانتا تھا اس کو یہ پوچھنا تھا۔

وہ اپنے گھر گئی ہے۔ کچھ دن وہی رہے گی۔

شائستہ بیگم پہلے اپنے بیٹے کے سوال پر حیران تھی۔

لیکن ظاہر کئے بنا اس کو بتایا تھا۔



وہ ان کی بات سنے باہر پورچ کی طرف بڑھا تھا۔

جانے اس کو یہ برا لگا تھا کہ ملائکہ اس کو بتائے بغیر

اپنے گھر گئی ہے۔ وہ موبائل نکالے کسی کو کال کرنے لگا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔۔۔۔

ہیلو! میں ایڈریس بھیج رہا ہوں وہاں آؤ !

وہ حکم دینے والے انداز میں بولے کال بند کر گیا تھا۔



کچھ دیر بعد وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا تھا۔

www.kitabnagri.com

عمر جو لگاتار جاننے کی کوشش میں تھا کہ آخر مجھے بلایا

کیوں ہے یہاں؟

Posted On Kitab Nagri

عمر شاہ میر کا سکول ٹائم سے دوست تھا۔

ان دونوں نے یونیورسٹی ایڈ مشن بھی ساتھ لیا تھا۔

عمر جانتا تھا کہ شاہ میر ٹینا سے پیار کرتا ہے جس پر کافی بار ان دونوں میں لڑائی ہوئی تھی۔ عمر ٹینا کو باقی لڑکوں کے ساتھ بھی دیکھ چکا تھا وہ جانتا تھا۔ ٹینا بس لڑکوں کے پیسے کو دیکھ کر ان کی طرف مائل ہوتی ہے۔ ایسی بھی لڑائی نہیں ہوتی کہ دونوں ایک دوسرے سے بات بھی نہ کرے! ان کی لڑائی

جس سے بھی شروع ہوتی ہو بس آخر میں عمر نے ہی

معافی مانگنی ہوتی ہے۔ عمر جانتا تھا شاہ میر کبھی اپنی غلطی نہیں مانے گا۔۔۔۔۔

اب مجھے بتاؤ گے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔ عمر چیڑتے ہوئے بولا تھا۔

تبھی شاہ میر اس کے اور ٹینا کے درمیان سے لے کر گھر میں آج جو اس کو ہوا تھا سب اس کو بتاتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جس کو سن کر عمر بس اتنا بولا۔

دیکھو میں نے تمہیں کئی بار کہا ہے ٹینا سہی لڑکی نہیں ہے تم نہیں مانتے میں چاہتا تھا بس سہی وقت آئے
گاتو میں تمہیں بتاؤ گا مجھے لگتا آج مجھے تمہیں۔ بتانا چاہیے۔ وہ تمہید باندھے بولا تھا۔۔

جو بھی بات ہے کھول کر کرو یہ سین کریٹ مت کرو شاہ میر جس کا دماغ پہلے ہی گھوما ہوا تھا عمر کی عجیب
باتوں پر اسے خونخوار نظروں سے گھورتے بولا تھا۔

اچھا بتا رہا ہوں یہ دیکھو عمر اس کے آگے موبائل بڑھائے اس کو۔ ایک تصویر دیکھانے لگا جس میں ٹینا
کسی لڑکے کے ساتھ۔ تھی۔

شاہ میر نے اس کی دو تین لڑکوں کے ساتھ تصویر دیکھ بولا تھا۔۔

میں کیسے مان لو یہ سچ ہے کہ نہیں اس نے جانچتے ہوئے انداز میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے یہ بھی پتا تھا تم مجھ سے پوچھو گے۔ تو کل

اپنے آدمیوں کو دوپہر تین بجے اس کے پیچھے بھیجو

باقی خود تمہیں پتا لگ جائے گا۔

شاہ میر کو اس کی بات میں دم لگا تھا اس لئے اس نے ہاں کہا تھا۔

اور جہاں تک بات ہے بھابھی کی وہ بہت اچھی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان کے ساتھ اپنی زندگی جیو کیوں اس جیسی لڑکی کے لئے بھابھی کے ساتھ ظلم کر رہے ہو وہ اس کو

ملائکہ کے ساتھ رویہ صحیح رکھنے کی تاکید کئے بولا تھا۔

اچھا اچھا بس یہ میرا مسئلہ ہے وہ اس کی بات کو ٹالنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دماغ میں اس کے بھی یہی چل رہا تھا کہ ملائکہ کے جانے پر اس کو کیوں برا لگا ہے اس نے تو کبھی اس کو ٹھیک سے دیکھا بھی نہ تھا۔

ثناء جو عارب کے ساتھ کالج آئی تھی۔ گراؤنڈ میں بیٹھی تھی تبھی عارب بھی اس کے پاس آتے بیٹھا تھا

اور کیا کر رہی ہو۔ ثناء آج ٹھیک موڈ میں تھی تبھی اس

کو سیدھے سے جواب دیتی بولی۔

میں کچھ نہیں بس اسے ہی بیٹھی ہو۔ اس نے کچھ پیپر کو ہاتھ میں لئے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

عارب اس کے اتنے سکون سے جواب دینے پر حیران ہوا تھا

تبھی پوچھا تھا اگر کوئی لیکچر نہیں ہے تو گھر چلے؟

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے ویسے بھی یہیں راب کوئی لیکچر نہیں ہے وہ جلدی سے کھڑی ہوتی ہوئے آگے بڑھی تھی۔

عارب بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔

شاہ زرجو قاسم خان کے کال کے بعد اپنے آدمیوں کو اس کی ہر حرکت پر نظر رکھنے کا بولتے۔ آگے کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔ ہر تھوڑی دیر میں اس کی سوچ بس

فلزہ کی بولی ہی باتوں میں الجھ جاتی وہ اپنا کنپٹیوں کو انگلیوں سے دبائے لگا تھا۔

Kitab Nagri

آخر کیوں اس کی بولی ہوئی باتیں میرے دماغ میں چل رہی ہیں

میں نے جو چاہا وہ کر لیا! اب کیوں وہ میرے دماغ پر سوار ہے۔۔۔

مسلسل سوچتے وہ سگریٹ کی دوسری دبی ختم کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی دروازہ بجا تھا۔

آجاؤ زیادہ سگریٹ سلگھانے کی وجہ سے اس کی آواز بھاری ہوئی تھی۔

سر وہ جو آپ نے ہمیں قاسم خان پر نظر رکھنے کا بولا تھا

ابھی تک اس کی طرف سے کسی بھی چیز کے ہونے کے کوئی خبر نہیں ملی۔ وہ اس کو بتاتے ہوئے بولا تھا۔

او کے پر وہ اتنی آسانی سے نہیں بیٹھے گا۔ تم ہمارے لوگوں کو اس کے پیچھے ہی رکھو !

او کے سر وہ باہر نکلا تھا

شاہ ولا میں صرمد صاحب اپنے بیٹے راشد اور بہو کنزہ کے ساتھ فلزہ کی تاریخ پکی کرنے آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

فلزہ جس کو صبح ہی خدیجہ بیگم نے اس بارے میں بتایا

تھا اس کو کوئی اعتراض نہیں تھا تبھی اس نے ہاں کی تھی۔

شاہ زراور شانزے کے ساتھ فلزہ اور زوہیب کی بھی شادی کی تاریخ دو ہفتے بعد رکھی گئی تھی۔

ملائکہ اور ثناء فلزہ کے پاس تھی۔ تبھی ملائکہ بولی تھی۔

آپی آپ اس رشتے سے خوش ہیں! وہ جانتی تھی فلزہ خوش نہیں ہیں تبھی بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

ملائکہ امی ابو خوش ہیں تو میں بھی خوش ہو! وہ صاف بات کئے بولی تھی۔

لیکن آپی آپ تو شاہ ابھی ملائکہ کچھ بولتی کہ فلزہ نے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ملائکہ اس کا نام نہیں لینا! میں اسے اپنی زندگی کی ایک بری یاد سمجھ کر بھولنا چاہتی ہو۔ اور ویسے بھی غلطی میری ہی تھی کہ میں سمجھ نہیں سکی کہ وہ مجھ سے پیار نہیں بدلہ لینے کے لئے کھیل کھیل رہا تھا۔

ملائکہ فلزہ کہ اس حوصلے کو دیکھ چوکی تھی۔

ثناء نے تو بس ان کی بیچ ہوئی بات سمجھنے کی کوشش کی تھی جو اس کے سر سے گزری تھی۔

شاہ زرجو گھر آیا تھا تبھی اس کو اپنی اور شانزے سمیت فلزہ کی شادی کی تاریخ کا پتا چلا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ناجانے کیوں وہ سب کو چھوڑے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

کمرے میں آتے اس نے پانچ منٹ کے اندر کمرے کا نقشہ بدل کر رکھا تھا۔

اور خود بیڈ سے اپنی پشت لگائے زمین پر بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے کیوں سمجھ نہیں آرہا یہ ہو کیا رہا ہے میرے ساتھ۔ !

وہ اپنے آپ سے سوال کر رہا تھا۔

اس کو اپنے جانب عکس دیکھائی دیا وہ عکس کسی اور کا نہیں فلزہ کا تھا تم پچھتاؤ گے۔ تمہیں کبھی معافی نہیں ملے گی۔ ! اس کو فلزہ کی آوازیں اپنے کان میں سنائی دینے لگی تھی۔

تبھی ایک دم وہ چیخا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خاموش ہو جاؤ !

تبھی اس کے دماغ سے آواز آئی تم یہی تو چاہتے تھے اپنا بدلہ لینا !

ہاں میں یہی چاہتا تھا پر مجھے یہ کیا ہو رہا ہے؛

Posted On Kitab Nagri

تبھی اس کے دل سے آواز آئی تھی !

بدلہ لیتے لیتے کہی پیار تو نہیں کر بیٹھے تم اپنی انا کو

سنجھالتے خود کو ہار گئے تم شاہ زر شاہ !

پیار ! کیا مجھے پیار تھوڑی دیر یہی سوچنے کے بعد اس کی زبان سے یہی الفاظ ادا ہوئے تھے

ہاں مجھے پیار ہو گیا ہے ! مجھے فلزہ آفندی تم سے پیار ہے وہ دیوانی وار زور سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

فلزہ کو جب سے جو ب ملی تھی وہ روز جاتی آج بھی وہ نکل رہی تھی تبھی شاہ زر کو گھر میں آتے دیکھ اپنا راستہ بدلا تھا۔

شاہ زر اس کو اتنا بدلا دیکھ رہا تھا۔ جو لڑکی اس سے

Posted On Kitab Nagri

گھبراتی تھی اب اس کے سامنے سے ایسے نکلی جیسے

یہاں کوئی موجود نہ ہو !

خدیجہ بیگم جو شاہ زر کو آتے دیکھ چونکی تھی اس سے کہا تھا۔

بیٹا کوئی کام ہے آپ کو وہ اس سے نرم لہجے میں بولی۔

چچی بس ایسے ہی آیا تھا سوچا آپ سے ملتا جاؤ وہ جس کے لئے آیا تھا وہ بات چھپا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اچھا ٹھیک ہے تم بیٹھو میں چائے لے کر آتی ہو وہ بولتی ہوئی کیچن کی جانب چل دی۔

پیچھے آتی ملائکہ جو اس کو دیکھ روکی تھی۔ اس کے

Posted On Kitab Nagri

پاس آتے بولی تھی۔ شاہ زربھائی آپ یہاں کیسے؟

میری چھوڑو تم بتاؤ تم کب آؤ گی گھر وہ اپنی بات کو ٹالتے اس سے بولا تھا۔

میں بس شام تک آؤ گی بابا بھی گھر آ جائے گے ان سے مل کر۔ اتنے میں خدیجہ بیگم چائے لئے آئی تھی۔

ٹھیک ہے ملائکہ ویسے بھی بھابھی کو وہاں تمہاری ضرورت ہو گی آخر شاہ زر کی شادی بھی تو قریب ہے انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔



شاہ زر جس کی مسکراہٹ ان کی بات پر سمٹی تھی۔

وہ کھڑا ہوا تھا اچھا چچی میں چلتا ہوں !

پریٹا چائے تو پی لو وہ اس کو اچانک کھڑا ہوتا دیکھ

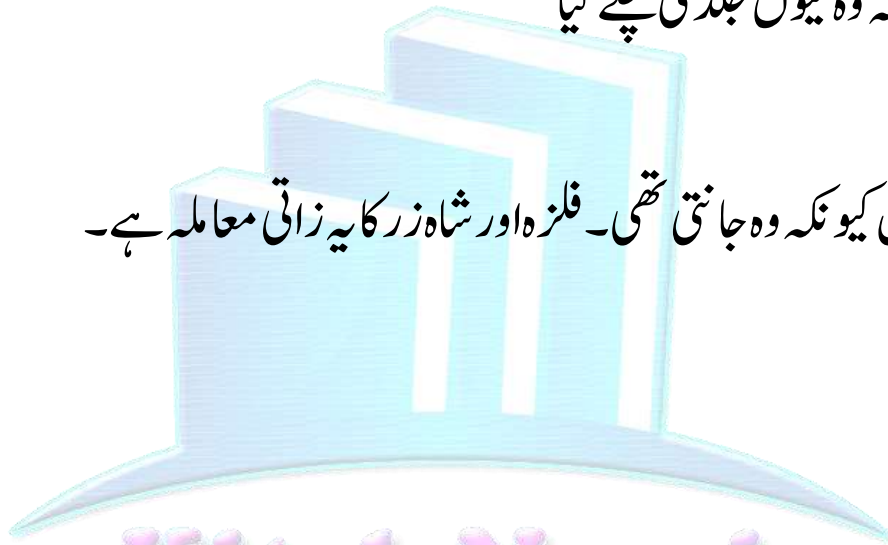
Posted On Kitab Nagri

پریشان ہوئی تھی۔

نہیں چچی اگلی بار وہ جلدی سے باہر نکلا تھا۔

ملائکہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیوں جلدی چلے گیا

لیکن وہ کچھ بولی نہیں کیونکہ وہ جانتی تھی۔ فلزہ اور شاہ زکایہ ذاتی معاملہ ہے۔



آفندی صاحب جو گھر آئے تھے ملائکہ ان کے پاس آئی تھی

بابا کیسار ہا آج کا دن وہ مسکراتی ہوئی بولی تھی۔

آفندی صاحب اس کو یوں مسکراتے دیکھ سکون میں آئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں بلکل ٹھیک میری بیٹی کیسی ہے؟ انہوں نے نرم لہجے میں کہا تھا۔

میں بھی بلکل ٹھیک ہو بس جارہی ہو گھر وہ ان کو جانے

کا بتانے لگی تھی۔

بیٹا کچھ دن اور روک جاؤ

نہیں بابائیاں امی اکیلی ہوگی اور ایک ہفتہ ہونے والا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ زربھائی کی شادی کی تیاریاں بھی تو ہے تائی امی اکیلی کیسے کرے گی۔ وہ پریشان لہجے میں بولی تھی

آفندی صاحب اپنی بیٹی کو دیکھنے لگے جو اپنی فکر کئے بناسب لوگوں کے لئے پریشان تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا بابا باب چلتی ہو۔ وہ ان سے ملے باہر نکلی تھی۔

آج کئی دن بعد شاہ ولایت میں اس نے قدم رکھا تھا۔

وہ اندر آئی تھی کہ شائستہ بیگم اس کو دیکھ بولی تھی۔

آگئی میری بچی! وہ سر پر پیار کئے بولی تھی۔

جی! آپ کیا کر رہی تھی۔ وہ ان کو کیچن سے آتے دیکھ بولی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بس ایسے ہی بیٹھی تھی تو سوچا کچھ بنالو آج۔

وہ اس کو لئے صوفے پر بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا میں یہ بیگ اوپر رکھ کر آتی ہو پھر میں بھی آپ کی مدد کرو گی اور خبردار آپ یہاں سے کھڑی نہیں ہو گی۔

وہ ان کو وارن کرتے ہوئے کمرے میں گئی تھی۔۔

پیچھے وہ اس کی بات پر مسکرا ہٹ لئے رہ گئی۔

شاہ میر جو ابھی آیا تھا شائستہ بیگم کو یوں مسکراتے دیکھ ان کے پاس آیا تھا۔

خیر تو ہے امی آپ ایسے کیوں مسکرا رہی ہیں۔ وہ شوخ لہجے میں بولا تھا شاہ میر کے آج کئی مہینوں بعد ایسی مسکراہٹ دیکھے شائستہ بیگم نے اس کی دائمی خوشی کی دعا کی تھی۔۔

ایسے ہی میں کھانا بنا رہی تھی۔ ملائکہ مجھے وارن کرتے ہوئے گئی ہے کہ میں کیچن میں نا جاؤ وہ اس کو بتاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ملائکہ آگئی ہے وہ سوچ رہا تھا۔ اچھا امی میں بس تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔ وہ ان کو بولے اوپر کی طرف بڑھا تھا۔

شائستہ بیگم سمجھ گئی تھی وہ ملائکہ کے آنے کا سنتے

اوپر گیا تھا۔ وہ اپنے بچے کی اس معصوم حرکت پر مسکرائی تھیں۔

ملائکہ جو اوپر آئی تھی۔ یہاں سے جانے سے پہلے اس نے الگ کمرے میں رہنے کی بات شائستہ بیگم سے کی تھی اس لئے وہ شاہ میر کے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں گئی تھی

شاہ میر جو جلدی سے اپنے کمرے میں گیا تھا پر وہاں ملائکہ کو نادیکھے سوچ رہا تھا کہ یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے پھر ساتھ والے کمرے سے آتی آواز پر اس طرف بڑھا تھا۔

ملائکہ جو واشروم سے نکلی تھی شاہ میر کو دیکھے اپنا دوپٹہ بیڈ سے اٹھائے پہنا تھا۔ شاہ میر کمرے میں اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپکو کوئی کام تھا ملا نکہ جو اس کی نظروں سے محفوظ ہو رہی تھی بولی۔

شاہ میر اس کو کیا بولتا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

وہ اس کی عجیب حرکت پر حیران کھڑی تھی۔

شاہ میر اپنے کمرے میں آئے بیڈ پر بیٹھا تھا۔

میں کیوں عجیب حرکتیں کر رہا ہوں مجھے کیا وہ کہی بھی رہے۔ وہ اپنے آپ کو کوس رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

تبھی اس کا موبائل بجاتا تھا۔ سر آپ نے ہمیں جو کام دیا تھا

وہ ہو گیا مس ٹینا دو آدمیوں کے ساتھ ایک کلب میں موجود ہے۔ ہم وہی پر کھڑے ہیں وہ اپنے ہوش

میں نہیں ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

او کے تم پل پل کی خبر دوں مجھے وہ کال کالے ٹیٹا کو کال کرنے لگا جو دو بار بیل جانے پر اٹھایا۔ گیا تھا

-

ہاں بولو ٹیٹا اپنی آپ پر قابو پاتے بولی تھی۔

کل ملنا مجھ سے وہ بس اتنا بولا تھا اور اپنا موبائل بند کر گیا۔ شاہ ولا میں شادیوں کی تیاریاں عروج پر تھی

-



دوسری طرف شاہ زر فلزہ کو اپنے سے دور جاتا دیکھ

www.kitabnagri.com

اپنا حال خراب کئے بیٹھا تھا۔ شانزے جو آج شاہ ولا آئی تھی۔ فلزہ کو دیکھتے بولی تھی۔ میں نے کہاں تھانہ کہ شاہ زر صرف میرا ہے دیکھا وہ میرا ہی ہے۔ وہ جتانے والے انداز میں بولی تھی شاہ زر جو کیچن کی طرف سے گزر رہا تھا روکا تھا شاید فلزہ کا جواب جاننا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک کہاں وہ تمہارا ہی ہے اور تمہارے لئے ہی بنا ہے

دعا کروں گی خوش رہو تم دونوں وہ بات ختم کئے باہر نکلی تھی۔ شاہ زرجو باہر کھڑا تھا اس کو باہر آتا دیکھ
سائیڈ ہوا تھا جو اپنے ہاتھ سے چہرے پر آئے آنسو صاف کرتے ہوئے نکلی تھی۔

شاہ زرجو اس کے آنسو سے تکلیف ہوئی تھی۔

میرا وعدہ ہے کبھی تمہاری آنکھ میں آنسو نہیں آنے دوں گا بس ایک بار معاف کر دوں مجھے وہ سوچتا رہ
گیا تھا۔

شاہ میر جو ٹینا سے ملنے کے لئے ریسٹورنٹ میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کو آتا دیکھ کھڑا ہوا تھا۔
www.kitabnagri.com

کیسے ہو مجھے بلایا تم نے ایسی کیا بات ہے جو تم نے کرنی

ہے کہی تم نے اپنی اس سوکھڈ بیوی ابھی وہ بولتی کے شاہ میر دھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بس ایک لفظ اور نہیں میری بیوی کے خلاف ورنہ جان لے لوں گا تمہاری وہ غصے سے بپھرا شیر بنا ہوا تھا۔

کیا ہوا ہے تمہیں تم ایسے کیوں بات کر رہے ہو۔ وہ اس کا رویہ اپنے۔ ساتھ ایسا دیکھ بولی تھی۔

سچ سچ بتاؤ اور کتنے لڑکوں کے پیسے دیکھ ان کو اپنے پیار میں پھنسا کر ان کی زندگی خراب کی ہے تم نے۔ وہ طنزیہ انداز میں بولا تھا

کیا مطلب تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔ وہ گڑ بڑائی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن پورے اعتماد کے ساتھ بولی۔

تمہاری گھٹیا حرکتوں کے ثبوت ہیں میرے پاس وہ موبائل نکالے اس کو ایک ایک تصویر دیکھتا گیا۔

وہ جو اپنی تصویر دیکھ ڈری تھی پر پھر بولی

Posted On Kitab Nagri

ہاں کرتی ہو میں یہ سب اور یہ بھی تو دیکھو تم جیسے لڑکے اپنی معصوم سی بیویوں کے ساتھ کیا نہیں کرتے

اگر میں نے تمہارے ساتھ پیار کا نائک کیا تو تم بھی کوئی چھوٹے بچے نہیں تھے کہ یہ سمجھ نہیں پائے کہ میں یہ سب صرف پیسوں کے لئے کر رہی ہو !

اور بیچاری تمہاری بیوی پتا نہیں کیا کیا سوچتی ہو گی کہ مجھ میں کیا خرابی ہے کہ میرا شوہر بات تو دور دیکھتا بھی نہیں میری طرف وہ اس کو حقیقت سے روشناس کرواتے ہوئے بولی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یو بلڈی وہ بولتا کہ ٹینا نے اسے روکا تھا۔

میں تمہاری معصوم سی بیوی کی طرح نہیں ہو جو تمہاری مار برداشت کر لو آئی بات سمجھ اپنا یہ ہاتھ مجھ پر نہیں اٹھانا اس نے شاہ میر کے اٹھتے ہوئے ہاتھ کو روکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔ شاہ میر جو گاڑی کو ڈرائیو کر رہا تھا اس کی سوچ بس ٹینا کی باتوں پر تھی سہی تو کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ملائکہ ہی تھی جس نے اس کا ہر ظلم سہا تھا۔

اور اس نے کیا کرا تھا ایک شاطر لڑکی کی محبت میں آکر اس کو ٹھکرایا تھا۔ اس کے دماغ میں بس ملائکہ کے ساتھ کیا ہوا ہر ظلم کیسی فلم کی طرح چلنے لگا تھا۔ دوسری طرف۔۔۔

شاہ زہر جو فلزہ کو کسی کے ساتھ دیکھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ تو پھر وہ تو فلزہ کی پوری زندگی کا معاملہ تھا۔

ملائکہ جو کام کئے تھک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی کچھ سوچ کر شاہ میر کے کمرے کی طرف چل دی تھی۔

www.kitabnagri.com

کمرے میں داخل ہوتے اس کا نقشہ بگڑا دیکھ حیران ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کہی ٹاول تو کہی جوتے کہی کپڑے بکھرے پڑے تھے۔ ملائکہ کمرے میں پھیلی ہوئی ساری چیزوں کو سمیٹتے

بیڈ شیٹ ٹھیک کر رہی تھی۔ شاہ میر جو ابھی آیا تھا اپنے کمرے میں آئے ملائکہ کو بیڈ شیٹ سیٹ کرتے دیکھ صوفے پر بیٹھا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اس کا بھرپور جائزہ لینے لگا۔ جو سر پر دوپٹہ پہنے تھی بالوں کی دور آوارہ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی ناک میں چھوٹی سی نوز پین سانولی رنگت میں بھی اس کا چہرے کی کشش جو کیسی کو بھی اپنی طرف راغب کر سکتی ہے۔ وہ جو شاہ میر کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔

میں آپ کے لئے چائے لاتی ہو۔ ملائکہ جانتی تھی شاہ میر کو اس کی کسی بھی بات سے کوئی سروکار نہیں لیکن پھر بھی وہ بولی تھی۔۔۔۔۔

نہیں مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ ادھر آؤ۔ وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ ملائکہ اس سے بھاگ رہی ہے تبھی نرم لہجے میں بولا تھا۔ ملائکہ کو شاہ میر کا رویہ کچھ الگ لگا تھا۔

لیکن وہ باہر گئی تھی۔ ملائکہ نہیں چاہتی تھی کہ شاہ میر اس کی پھر تزیل کرے۔ شاہ میر اس کو دیکھ سوچ میں پڑ گیا کوئی کیسی سے اتنا کیسے ڈر سکتا ہے۔ شاہ میر جو یہ سب سوچ رہا تھا۔ جب اپنا رویہ یاد آیا۔ کہ کبھی

Posted On Kitab Nagri

اس نے ملائکہ کو اپنے ساتھ بیٹھانا تو دور اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا بھی نہیں تھا۔ اور اب جب وہ سمجھا تھا۔ کہ اس نے ملائکہ کے ساتھ غلط کیا معافی مانگنا چاہتا تھا۔

تو وہ اس میں الجھا ہوا تھا کہ معافی کیسے مانگے۔

ملائکہ جو کمرے سے نکلی جلدی سڑھیاں اتر رہی تھی۔

پاؤں پھسلتے وہ اپنے آپ پر بیلنس ناپاتے ساری سڑھیاں گرتی چلی گئی تھی۔ جس سے اس کی چیخ نکلی تھی جو پورے شاہ ولا میں گونجی تھی۔ نیچے وہ خون میں لت پت تھی۔ اس کی چیخ سننے والا اور شاہ سمیت سب باہر آئے تھے۔ ملائکہ کو یوں دیکھ شائستہ بیگم اس کی طرف بڑھی تھی۔ بیٹا آنکھیں کھولیں رکھنا ملائکہ جس کے سر پر گہری چوٹ لگی تھی۔ ہلکی ہلکی آنکھیں کھولے لمبی لمبی سانس لے رہی تھی۔ شاہ میر جو باہر آیا تھا ملائکہ کو یوں دیکھے سڑھیاں پھلانگتے ہوئے اس تک پہنچا تھا۔

ملائکہ دیکھو آنکھیں نہیں بند کرنا۔ وہ اس کا سراپنی باہنوں میں لئے دیوانہ وار اس کے ہاتھ سہلاتے ہوئے بولا۔ گاڑی نکالو۔ جلدی وہ دھاڑا تھا۔ شاہ میر کی رویے پر کچھ دیر سب حیران ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

۔۔ آج تک کبھی اس نے اپنے علاؤہ کیسی کی پروا نہیں کی تھی آج ملائکہ کو اس حال میں دیکھ اس کے سر پر خون سوار تھا۔ ملائکہ بامشکل اپنی اکھڑتی سانس کے ساتھ بولی تھی۔ می..... میر۔ میرے ہو۔۔ نے

سے آپ ک۔۔ کو تکلیف ہوتی تھی۔ می۔۔۔ میری دعا ہے آپ کو

آپ کی خوشی ملے وہ لبے لبے سانس لینے لگی تھی۔

تمہیں کچھ نہیں ہوگا آنکھیں کھولو !

شاہ میر اس کی بند آنکھوں کو دیکھ چیخا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میر جو ملائکہ سے معافی مانگنا چاہتا تھا ہر غلط رویے

کے لیے جو اس نے ملائکہ کے ساتھ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کو اس حال میں دیکھ ٹوٹا تھا۔

تبھی ڈرائیور نے گاڑی باہر نکالی تھی۔

شاہ میر ملائکہ کو اپنی مضبوط باہنوں میں اٹھائے آگے

باہر نکلا تھا۔

آنکھیں کھول ہمت کئے بس وہ اتنا بولی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بس! اتنا اثر ہو گا میری یادوں کا۔۔ میرے بعد بھی تم

بنابات کے مسکراؤ گے۔ اتنا بولے اس کی ہچکی بندھی تھی۔ جس کے بعد اس کی آنکھیں بند ہوئی تھی۔

وہ جلدی سے اس کو گاڑی کے پچھلی سیٹ پر لیٹائے ہوا کی سپیڈ سے گاڑی اڑاتا ہوا لے گیا تھا۔ پیچھے آفندی

صاحب سمیت

Posted On Kitab Nagri

سب کو ملائکہ کے گرنے کی خبر ہوئی تھی۔ آفندی صاحب اور سکندر صاحب ہسپتال نکلے تھے۔ شاہ زر جو آفس میں تھا اس کو ابھی خبر نہیں ہوئی تھی۔ فلزہ ثناء سمیت خدیجہ بیگم شاہ ولا میں موجود تھیں۔ شائستہ بیگم خدیجہ بیگم کو تسلی دے رہی تھی۔ جو اپنی بیٹی کی حالت کا سن کر پریشان ہو رہی تھیں۔

شاہ میر جو ہسپتال پہنچا تھا۔ ڈاکٹر نے اس کی حالت دیکھے اس کو آئی سی یو میں شفٹ کیا تھا۔

ملائکہ مشینوں میں جکڑی جیسے سدیوں کی بیمار لگ رہی تھی۔ شاہ میر نظرے جھکائے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔ تبھی ہسپتال میں آتے سکندر صاحب اور آفندی صاحب کو دیکھے اپنی نظرے جھکائی تھیں۔ اس میں کیسی سے نظریں ملانے کی ہمت نہ تھی۔

آفندی صاحب اور سکندر صاحب بھی وہاں ڈاکٹر کا انتظار کرنے لگے۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ آفندی صاحب ان تک پہنچے لہجے میں آس لئے بولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہے میری بیٹی۔ !

دیکھے ان کی حالت بہت خراب ہے ہم کو شش کر رہیں ہیں آپ بس دعا کرے۔ اور پیشنٹ کی طرف سے کیسی قسم کا کوئی رسپونس نہیں مل رہا۔ جسے شاید وہ جینا نہیں چاہتی۔ ہو خیر بس آپ دعا کرے انشاء اللہ سب ٹھیک ہوگا

ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں بولے آگے نکل گیا تھا۔

آفندی صاحب یہ سب سنے شاہ میر کو دیکھنے لگے جو سر جھکائے بیٹھا تھا۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ میری بیٹی کا کیا حال کر دیا ہے۔ جس کو پھول کی طرح سنبھال کر رکھا تھا اس

کے ساتھ جانوروں والا سلوک کیا تم نے۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کیا میری بیٹی کے ساتھ آفندی صاحب شاہ میر کا گریہ بان پکڑے زور سے گرائے تھے۔ وہ ہونز
نظرے جھکائے

مجرموں کی طرح ان کی باتیں سنتا رہا جیسے اب اس کے پاس کچھ کہنے کے لیے بچا ہی نا ہو۔۔۔

بھائی صاحب اس سے بولے یہ یہاں سے چلا جائے میں اس کو یہاں ایک منٹ بھی برداشت نہیں
کر سکتا۔۔

میری بیٹی کا یہ حال تو کر دیا ہے اب کیا کرنا چاہتا ہے۔؟

مارنا چاہتا ہے! مار تو پہلے ہی دیا ہے آفندی صاحب روتے ہوئے کرسی پر بیٹھتے چلے گئے۔

آفندی صاحب کی بات پر شاہ میر نے ان کو دیکھا۔

جیسے کہہ رہا ہو ایک بار دیکھنے دو! تبھی سکندر صاحب

Posted On Kitab Nagri

بولے تھے۔

شاہ میرا بھی اور ایسی وقت یہاں سے چلے جاؤ۔۔

کیا کیا تھا اس معصوم نے تمہارے ساتھ بس ساتھ مانگا تھا

تمہارا۔ وہ بھی تم نادے سکے اس کو۔ مجھے آج تمہیں اپنا بیٹا کہتے شرم آرہی ہے۔ وہ شاہ میر کو سرد لہجے میں بولے تھے۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے باہر نکلا تھا۔ کیا کیا نا کیا تھا؟

اس نے ملائکہ کے ساتھ وہ بیچاری ہر ظلم برداشت کرتی سہتی تھی پر اپنے منہ سے کچھ نا بولتی۔ اس سزا کا تو وہ پھر حقدار تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے ہسپتال کے ساتھ جو مسجد تھی اس میں نماز ادا کرنے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے۔
وہ ناجانے کتنے دنوں بعد اپنے اللہ کے سامنے جھکا تھا۔ ہاتھ کو دعا

کے لئے اٹھاتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔

یا اللہ! میں تیرا گنہگار بندہ آج تیرے سامنے اپنی بیوی کی زندگی مانگتا ہوں مسلسل آنسو بہنے کی وجہ سے
اس کو سب کچھ دھندلا لگ رہا تھا۔ یا اللہ! میں مانتا ہوں میں نے اس کے ساتھ بہت برا کیا ہے؟ پر میں
معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ بس ایک موقع مل جائے کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا میں
مانتا ہوں میں نے کیسی غیر محرم کے پیچھے بھاگتے میں نے اپنی محرم اپنی بیوی کا بہت دل دکھایا ہے یا اللہ! تو
بڑا غفور الرحیم ہے پلیز اس کو کچھ نہیں ہونے دینا۔ وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔ اپنی بیوی کی زندگی مانگ
رہا تھا۔ اس وقت اگر شاہ ولا میں بیٹھے لوگ اس کو دیکھتے تو پہچان نہیں پاتے کہ یہ وہی شاہ میر ہے جو
لوگوں کو ان کی اوقات تک محدود رکھتا آج وہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔۔

فلزہ جو ملائکہ کے لئے پریشان ہوتے ادھر ادھر چکر لگا رہی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔

شاہ زر بھی جو یہ خبر سننے کے بعد حویلی آیا تھا۔ فلزہ کو وہاں دیکھ روکا تھا۔ جب سے اس نے فلزہ کی شادی کی خبر سنی تھی۔ وہ اکثر آئے دن کبھی خدیجہ بیگم کی طرف جاتا۔ کہ کبھی تو فلزہ سے سامنا ہوگا۔

وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ اس رشتے سے راضی ہے یا نہیں! دلاور شاہ جو اپنے کمرے میں تھے ملازم کے ساتھ ان سب کو اپنے کمرے میں آنے کا حکم دیا تھا۔

فلزہ سب کے پیچھے جانے لگی تھی۔ اس کو جو پہلے ہی یہاں کھڑا رہنا مشکل لگ رہا تھا شاہ زر کے ہاتھ پکڑنے پر اس کو موڑ کر آنکھیں سیکڑے دیکھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاتھ چھوڑے میرا! اب کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے؟

میری بات سن لو پھر جو بولنا ہے بول سکتی ہو !

Posted On Kitab Nagri

کیا تم زوہیب کے ساتھ خوش رہو گی؟ کیا اس کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزار لو گی۔ شاہ زر لہجے میں کئی جزبات لئے بولا تھا۔ !

آپ ہوتے کون ہے مجھ سے یہ سب پوچھنے والے کہ میں خوش ہو یا نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ایسا کوئی حق آپکو نہیں دیا ہے تو پلیر میرے ذاتی معاملات سے دور رہے! وہ جو پہلے ہی اس کے دئے ہوئے دھوکے سے ازیت میں مبتلا تھی۔ سفاکیت بھرے لہجے میں بولی تھی۔

لیکن میں چاہتا ہوں تم زوہیب سے شادی کے لئے منا کر دوں

کیونکہ میں نہیں چاہتا تم اس سے شادی کرو! وہ حکم دینے والے انداز میں بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

آپ کے چاہنے یا نا چاہنے سے میرا فیصلہ نہیں بدلے گا اور ویسے بھی میں نے بابا کو ہاں کر دی ہے۔ اگلے ہفتے میرا نکاح ہے میں اب اپنا تماشہ نہیں بنوانا نہیں چاہتی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن میں تم سے محبت کرتا ہوں نہیں دیکھ سکتا تمہیں کیسی اور کے ساتھ وہ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لئے بولا تھا۔ فلزہ کا ہاتھ اٹھا تھا۔ جو شاہ زر کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا۔ محبت کا مطلب بھی جانتے ہیں! کس محبت کی بات کر رہے وہی محبت جس سے بدلا لینے کے لئے آپ نے کیا کچھ نہیں کیا! وہ محبت جس کی وجہ سے میں اپنی نظروں میں گر گئی ہو یا وہ محبت جس کو میں سوچتی بھی ہو تو اپنا آپ مذاق لگنے لگتا ہے وہ ہنکار بھرے لہجے میں بولی تھی۔ شاہ زر اس کو ہونک بنے دیکھنے لگا تھا! اب یہ کونسا نیا ٹک ہے۔ ایک باردھو کہ دے دیا اب کیا چاہتے ہو تم مجھ سے کیوں نہیں میرا پیچھا چھوڑ دیتے ہو میں تھک گئی ہو نہیں کر سکتی میں یہ سب برداشت! کہی اب میں نے جو تھپڑ مارا ہے اس کا بدلہ لوگے

تو لے لوں میں بھی آخردیکھو شاہ زر شاہ کس حد تک جاسکتا ہے۔ شاہ زر اس کو دیکھے گیا جو خود سوال کرتی اور خود ہی جواب دے رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ زر کو سہی معنی میں اب اپنے کئے پر شرمندگی ہوئی تھی۔۔ شاہ زر اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا وہ جو روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔ دیکھو میرے جوڑے ہوئے ہاتھ بخش دو مجھے وہ اپنی ہچکیوں کا گلا گھونٹ بولی تھی۔ شاہ زر کو اپنا یہاں بیٹھنا محال لگ رہا تھا۔ فلزہ کو یوں دیکھے اس کو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ تبھی وہ اٹھتا ہوا باہر نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فلزہ اپنا چہرہ صاف کئے اس کو باہر جاتے دیکھ اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی تھی۔

یہ سب کیا ہوا تھا ملائکہ جب گیری تھی تو شاہ میر یہ سب کیا بول رہا تھا۔ مجھ سے جو کچھ چھپایا جا رہا ہے مجھے بتا دو دلاور شاہ جو سمجھ گئے تھے کہ ان سے کچھ چھپایا جا رہا ہے بولے تھے۔ تبھی شائستہ بیگم کو اب مزید ان سے کچھ چھپانا بہتر نہیں لگا تبھی ساری بات ان کو بتانے لگی تھی۔

شاہ میر جواب بھی مسجد میں ہی بیٹھا تھا۔ تبھی عارب کی کال پر موبائل کان سے لگایا تھا۔ عارب جو سکندر صاحب کے بلانے پر ہسپتال آیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھائی ملائکہ بھابھی کو حوش آگیا ہے۔ آپ کہاں ہیں۔؟

عارب اس کو ملائکہ کے حوش میں آنے کی اطلاع دیتے سوال کرتے پوچھا تھا۔ میں بس آ رہا ہوں !

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر جلدی سے کال کاٹے چہرے پر ہاتھ پھیرے جلدی سے باہر نکلا تھا۔ شاہ میر جیسے ہی ہسپتال آیا تھا۔ سکندر صاحب کو یوں خود کو تختہ پا کر بولا تھا۔

بابائیں میں نے جو کیا میں اس کی آپ سے معافی مانگتا ہوں میں اپنے کئے پر شرمندہ ہوں وہ ندامت کے ساتھ بولا تھا۔۔ معافی مجھ سے نہیں اس بچی سے مانگنا جس کے ساتھ تم نے وہ رویہ رکھا تھا جس کی وجہ سے آج وہ اس حال میں ہے وہ ناچاہتے ہوئے بھی طنز کر گئے تھے۔

جاؤ مل لو! وہ اس کو اجازت دیتے بولے تھے۔۔

ملائکہ جو حوش میں آئی تھی۔ ناکسی سے بات کر رہی تھی۔ ناکسی کی بات کا جواب دے رہی تھی عارب جس کو سکندر صاحب نے پہلے ہی۔ حویلی بھیج دیا تھا کہ وہ سب کو ملائکہ کی اطلاع دے اور گھر میں رہے۔ شاہ زراب ہسپتال کے پیپر اور کے معاملات دیکھ رہا تھا۔

بیٹا کچھ تو بولو! آفندی صاحب جو وہاں پر کب سے بیٹھے تھے ملائکہ کو کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے بولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر جو آفندی صاحب کی بات سنے دروازے کے باہر کھڑا تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ملائکہ کا سامنا کر سکے۔ بابا بس مجھے یہاں سے جانا ہے آپ بس مجھے یہاں سے لے چلے میرا یہاں دم گھٹ رہا ہے ملائکہ جس کو ہسپتال میں الجھن ہو رہی تھی۔ وہ یہاں کے ماحول کو دیکھے چیڑ چیڑے لہجے میں بولی تھی۔

اچھا تھوڑی دیر اور میں ڈاکٹر سے پوچھتا ہوں وہ اس کو بولے باہر نکلے تھے۔ ملائکہ اپنا سر پکڑے بیٹھی تھی تبھی ایک نرس اس کے پاس آئی تھی۔ اور ڈاکٹر کے کہنے پر اس کو سکون کا انجکشن لگایا تھا۔ تاکہ ملائکہ فضول باتیں سوچنے سے گریز کرے۔ تھوڑی ہی دیر میں ملائکہ پر نیند مہربان ہوئی تھی۔ شاہ میر جو تھوڑی دیر بعد کمرے میں آیا تھا ملائکہ کو دوائیوں کے زیر اثر سوتا دیکھ بیڈ کے قریب کرسی کھینچ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھا تھا۔ ملائکہ جو کچھ دیر پہلے انجکشن لگنے کی وجہ سے سوئی تھی۔ کمرے میں جانی پہچانی خوشبو محسوس کرتے اس کی آنکھ کھلی تھی لیکن آنکھیں بند کئے لیٹی رہی شاہ میر جس کی آنکھ سے ایک آنسوؤں نکلا تھا وہ جو کبھی کسی کے سامنے رویا نہیں تھا۔ آج وہ ملائکہ کو خود سے دور جاتا دیکھ رویا تھا۔ ملائکہ کے ہاتھ پر اس کے آنسو۔ گیرے تھے وہ خود پر قابو کئے لیٹی رہی تھی۔ ملائکہ جو اس شخص کے پیار کے لئے تڑپتی تھی آج اس کو یوں روتا دیکھ اس کو اپنا آپ ٹوٹا ہوا محسوس ہوا تھا۔ میں مانتا ہوں

Posted On Kitab Nagri

بہت غلط کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ بس ایک بار معافی مانگنا چاہتا ہوں تم سے مجھے نہیں پتا تم مجھے معاف کرو گی کہ۔ نہیں لیکن میں تمہارے ساتھ زندگی جینا چاہتا ہوں وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسو کو صاف کئے بولا تھا ملائکہ جو اس کی باتیں سن رہی تھی وہ جواب اپنے آپ کو اس سے ہمیشہ کے لئے دور کرنا چاہتی تھی اس کی باتیں سن یہ سب کرنا مشکل لگ رہا تھا شاہ میر جو جان گیا تھا وہ جاگ رہی ہے تبھی کھڑے ہوئے اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھے اپنی محبت کی پہلی مہر ثابت کئے باہر نکلا تھا ملائکہ کو جب اس کے جانے کا یقین ہوا تو آنکھیں کھولیں بیٹھی تھی شاہ میر کا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کئے اس نے اپنا ماتھا رگڑا تھا جیسے اس کا لمس مٹانا چاہتی ہو۔

اگلے دن ملائکہ کو ڈسچارج کیا گیا جس کے بعد وہ آفندی صاحب کے ساتھ ان کے پورشن میں رہ رہی تھی شاہ میر جو سمجھا تھا ملائکہ یہاں آئی گی اس کو وہاں جاتے دیکھ مایوس ہوا تھا۔ فلزہ کی مہندی دو دن بعد تھی جس کی تیاری کے ساتھ سب ملائکہ کی دیکھ بھال میں لگے ہوئے تھے۔ ملائکہ جواب بہتر محسوس کر رہی تھی۔ کمرے میں خاموش بیٹھی تھی۔ فلزہ جو ملائکہ کو کب سے خاموش دیکھ رہی تھی۔ جو ناجانے جب سے ہسپتال سے آئی تھی۔ خاموش تھی ناکسی سے بات کر رہی تھی۔ ناکچھ کھا رہی تھی ٹھیک سے! ملائکہ تم ٹھیک ہو؟ آخر وہ فکر مند لہجے میں بولی تھی۔ ملائکہ جو ناجانے اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اس

Posted On Kitab Nagri

کی آواز پر گڑ بڑائی تھی آپي کچھ کہا آپ نے؟ وہ جو اس کی بات سن نہیں سکی تھی شرمندہ ہوئی تھی۔ شاہ میر جو آفندی صاحب کے پاس آیا تھا۔

آفندی صاحب جو بیٹھے تھے شاہ میر کو آتا دیکھ غصے سے اٹھے تھے۔ تم کیوں آئے ہو یہاں۔؟ وہ آبرو اچکائے بولے تھے۔ وہ ان کو دیکھے اپنا چہرہ جھکائے ہاتھ جوڑے بولا تھا۔ چچا سائیں میں مانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے لیکن میں بہت شرمندہ ہو۔ ایک موقع دے دیں میں سب ٹھیک کر دو گا وہ التجا یہ لہجے میں بولا تھا۔

معافی تم میری بیٹی سے مانگنا اگر اس نے معاف کر دیا تو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہم بھی کر دے گے وہ دو ٹوک لہجے میں مخاطب ہوئے تھے۔

میں ایک بار مل سکتا ہوں ملا نکلے سے شاہ میر جو کئی دنوں سے اس سے ملنا چاہتا تھا لیکن یہی سوچ کہ روک جاتا اگر وہ مجھ سے نا ملی تو۔ آج وہ ہمت کئے آفندی صاحب سے بولا تھا۔ ٹھیک ہے مل سکتے ہو

Posted On Kitab Nagri

لیکن اگر وہ نہیں ملنا چاہے تو میری بیٹی کے ساتھ کوئی زبردستی کرنے کی میں تمہیں اجازت نہیں دیتا۔
ان کا لہجے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو اور کوئی مزید دکھ نہیں سہنے دے سکتے۔

ملائکہ کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ کیوں اتنی خاموش رہنے لگی ہو تم! جب سے آئی ہو دیکھ رہی ہوں نا کچھ
کھاتی ہو ٹھیک سے ناکسی سے بات کرتی ہو!

فلزہ جو پہلے ہی ملائکہ کی حالت دیکھے پریشان تھی۔

آپی اب کچھ بھی بولنے کو دل نہیں کرتا میرا۔ بس خاموش رہنا چاہتی ہوں میں۔

شاہ میر جو آفندی صاحب سے اجازت لئے ملائکہ سے ملنے آیا تھا۔ ابھی وہ اندر جاتا کہ ملائکہ کی آواز اس
کے کان میں پڑی تھی۔ فلزہ جو اس کی بات میں الجھ رہی تھی۔

کیا مطلب؟ کیوں خاموش رہنا ہے تم نے!

Posted On Kitab Nagri

فلزہ آنکھیں سیڑے بولی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی۔

ملائکہ ابھی کس ازیت سے گزر رہی ہے۔

آپی قبر کے سرہانے آ کے چاہے کوئی بھی بیٹھ جائے اس سے آواز نہیں آتی! ناچاہتے ہوئے بھی ملائکہ کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر اس کے گال پر پھسلا تھا۔

باہر کھڑا شاہ میر جو یہ سب سن چکا تھا ملائکہ کے بولے ہوئے الفاظ سے مایوس ہوا تھا۔ وہ جان گیا تھا اس نے ملائکہ کو بالکل توڑ کر رکھ دیا ہے اب ملائکہ کو کسے منانا ہے یہی سوچتے وہ تھک ہار کر نیچے گیا تھا۔ آفندی صاحب جو اس کا چہرہ دیکھ سمجھ گئے تھے کہ اس کی ملائکہ سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ شاہ میر آفندی صاحب کے پاس آتے بولا تھا میری امانت ہے آپ کے پاس اسے بہت جلد منا کر لے جاؤ گا۔ اس نے پر جوش لہجے میں کہا تھا۔

آفندی صاحب شاہ میر کو حیران نظروں سے جاتے دیکھنے لگے جس کو پورا بھروسہ تھا کی وہ ملائکہ کو منا لے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

فلزہ نے ملائکہ کو یوں روتا دیکھ اپنے گلے سے لگایا تھا۔

شاہ زر جو اپنے کمرے کا نقشہ بگاڑے زمین پر بیڈ سے لگے بیٹھا سگریٹ سلگھا رہا تھا۔

فلزہ جو خدیجہ بیگم کے کہنے پر شاہ ولا گئی تھی۔ شائستہ بیگم کی مدد کروانے جو اکیلی ہی ساری تیاریاں کر رہی تھیں۔ ارے بیٹا تم یہاں کیسے! شائستہ بیگم فلزہ کو یہاں دیکھے چونکی تھیں کیونکہ شاہ زر اور شانزے کے ساتھ فلزہ اور زوہیب کی بھی شادی تھی۔

ثناء گھر پر نہیں تھی کالج گئی ہے اس لئے امی نے مجھے اپ کی مدد کرنے کے لئے بھیجا ہے کیوں میں نہیں آسکتی وہ شوخ لہجے میں بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

ارے نہیں آسکتی ہو؟ وہ فلزہ کی بات پر نرم لہجے میں بولی تھی۔ ویسے آپ یہ کیا کام کر رہی ہیں؟ فلزہ نے ان کو کام کرتے دیکھ الجھے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

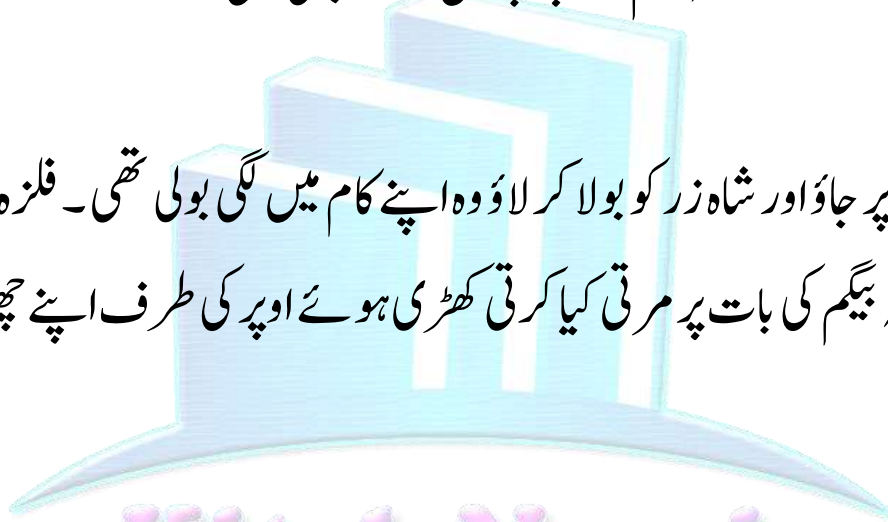
Posted On Kitab Nagri

میں یہ زیورات نکال رہی ہوں جو شادی میں دینے ہیں۔

وہ اس کو زیورات دیکھانے لگی تھی۔

لائیں میں مدد کرتی ہو! فلزہ شائستہ بیگم کے برابر میں بیٹھتے بولی تھی۔

اچھا یہ چھوڑو تم! اوپر جاؤ اور شاہ زر کو بولا کر لاؤ وہ اپنے کام میں لگی بولی تھی۔ فلزہ جس کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔ شائستہ بیگم کی بات پر مرتی کیا کرتی کھڑی ہوئے اوپر کی طرف اپنے چھوٹے چھوٹے قدم لئے بڑھی تھی۔



دروازے کے باہر کھڑے اس نے واپس جانے کا سوچا تھا۔
www.kitabnagri.com

لیکن شائستہ بیگم کو کیا جواب دے گی یہ سوچ آتے ہی ہلکے سے دروازے کو نوک کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اندر سے کوئی آواز نا آتے اندر کی جانب بڑھی تھی۔ کمرے کی حالت دیکھے اس کا منہ کھولا تھا۔ سگریٹ کی دھانس سے کمرے میں اس کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

تبھی اس کو شاہ زر زین پر بیٹھا ہوا دیکھائی دیا تھا۔ وہ شاہ زر کی حالت دیکھے کچھ دیر سمجھیں ہی نہیں تھی کی یہ وہی شاہ زر ہے جو لوگوں کو اپنے سامنے جھکا دیتا تھا۔ آج خود کس حال میں تھا بڑھی ہوئی شیو آنکھوں نے نیچے سیاہ حلقے۔ جیسے نجانے کتنے دن سے سویانا ہو۔

شاہ زر جو فلزہ کو دیکھے کھڑے ہوتے اس تک پہنچا تھا۔ اپنے ہاتھ جوڑے فلزہ سے بولا تھا۔ مجھے معاف کر دو جو میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے! مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ ہر جگہ مجھے تمہاری باتیں سنائی دے رہی ہے۔ میں مانتا ہوں بہت غلط کیا میں نے تمہارے ساتھ وہ روکا تھا۔۔۔

بس اتنا بولنا چاہتا ہوں! مجھے نہیں پتا مجھے کب تم سے محبت ہوئی! شاید تب سے جب سے میں نے تمہیں مجھ سے گھبراتے ہوئے دیکھا۔ یا پھر تب سے جب میں تمہارے قریب آتا تو تم مجھ سے چھپتی تھی۔ یا پھر تمہاری اس چھوٹی سی ناک پر غصہ ہوتا تھا تب سے وہ زخمی مسکراہٹ لئے بولا تھا۔ فلزہ جو اس کے منہ سے یہ سب سننے کی توقع نہیں رکھتی تھی۔ اس کی باتیں سننے بت بنے کھڑی تھی۔ فلزہ اس کی بات کو نظر انداز کئے بولی تھی۔ آپ کو تائی امی نیچے بولا رہی ہیں آپ نیچے آجائے وہ باہر نکلنے لگی کہ شاہ زر نے

Posted On Kitab Nagri

اس کو پیچھے کی طرف سے اپنے مضبوط حصار میں لیا تھا۔ فلزہ جو اس کے اچانک افتاد پر حیران تھی۔ اپنے آپ کو مکمل اس کی گرفت میں دیکھے مزاحمت کرنے لگی تھی۔

کیوں کر رہی ہوں یہ سب میں بہت تکلیف میں ہو؟

کیا تمہیں دیکھتا نہیں میں کتنی ازیت میں ہوں؟

وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولا تھا۔ شاہ زر کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا جو فلزہ کے کندھے پر گیرا تھا۔ فلزہ کو جو اپنے کندھے پر نمی محسوس ہوئی تھی۔ بس اتنی ہی ہمت تھی! یہ میری ازیت کے سامنے بہت چھوٹی ہے؟ جانتے ہیں میں آپ سے پیار کر بیٹھی تھی۔ آپ کا میرے پاس آنا مجھے تنگ کرنا جہاں جاتی میرا پیچھا کرنا سب اچھا لگتا تھا۔ وہ اپنے آنسوؤں کا گلا گھونٹے بولی تھی۔ مجھے محبت کے نام سے نفرت ہونے لگی ہے صرف آپ کی وجہ سے میں چاہ کر بھی اب کبھی کسے سے محبت نہیں کر سکوں گی جانتے ہیں کیوں! کیونکہ میری محبت جو پروان چڑھ رہی تھی۔ اس کو آپ نے اپنے انا کے لئے پاؤں تلے روند دیا شاہ زر جانتے ہیں وہ روتے ہوئے اس کا گریہ بان پکڑے برف کے مانند سرد لہجے میں بولی کمرے سے باہر نکلی تھی۔ شاہ زر اس کو جانا دیکھ زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا۔ ارے رو کو تو سہی

Posted On Kitab Nagri

شائستہ بیگم فلزہ کو جاتے دیکھ نرم لہجے میں بولی تھی ہر اتنے میں فلزہ شاہ ولا سے نکلے اپنے پورشن کی طرف بڑھی تھی۔ عارب جو شاہ ولا اور آفندی صاحب کے پورشن کے بیچ میں کھڑا تھا تاکہ کوئی آئے تو وہ بالکونی سے لٹکی ثناء اور شاہ میر کو بتا سکے۔ اب جلدی کرو شاہ میر جو ثناء کو کب سے ملائکہ کے کمرے جھانکتے دیکھ بولا تھا۔ ثناء جو شاہ میر کے ساتھ تھی اس کو اتنا پیچین دیکھ بولی تھی۔

تھوڑا صبر کرے مجھے ایک تو آپ نے یہاں چڑھایا ہوا ہے اوپر سے مجھے کچھ نہیں دیکھ رہا وہ اپنے گلاس کو اوپر کرتے بولی تھی۔ ملائکہ کا کمرہ جو زیادہ اوپر نہیں تھا۔ تبھی شاہ میر کی مدد سے وہ بالکونی پر چڑھی دیکھ رہی تھی کہ اندر کون کون ہے۔ کیونکہ جب بھی ملائکہ کمرے میں ہوتی یا تو فلزہ یا پھر خدیجہ بیگم اور آفندی صاحب اس کے پاس ہوتے تھے۔

قسم سے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ وہ میری بیوی نہیں کوئی آفسر ہے جس کے پیچھے میرے سسرال والے سیکورٹی گارڈ بنے لگے ہوئے ہیں۔ وہ منہ پھلائے بولا تھا۔ ہاں تو نا کرتے ایسی حرکتیں کے منانے کی نوبت آتی ثناء کہاں پیچھے رہنے والی تھی طنز کے تیر چلانے لگی تھی۔ شاہ میر کا یہ بات سننے چہرے کا رنگ بدلا تھا ثناء نے یہ بخوبی نوٹ کیا تھا تبھی بولی ارے ایسے ہی بول دیا تھا۔ اب آپ اوپر جائے یہاں آپ دونوں میاں بیوی نے روٹھنے منانے کا کھیل شروع کر دیا ہے اور میں اور عارب پھس گئے ہیں اور ہاں

Posted On Kitab Nagri

اس کام کے بدلے جو ہم نے مانگا ہے ہمیں شام تک دے دینا۔ ثناء اور عارب نے شاہ میر سے اسکی گاڑی مانگی تھی جو شاہ میر کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔ ملائکہ جو واشروم سے وضو کئے باہر نکلی تھی۔ بالکونی سے آتی آواز پر گھبراتے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔ کون ہے وہ ہاتھ میں واس اٹھائے آگے بڑھی تھی۔ ابھی وہ چیختی کی شاہ میر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھے اس کو دیوار سے پن کیا تھا۔!.....

کیوں بیوہ ہونے کے کام کر رہی ہوں اتنی مشکل سے اکیلی ہاتھ آئی ہو۔! وہ جو بالکونی سے کمرے میں کودا تھا جس کی وجہ سے اس کو سانس چڑھا تھا۔ اپنے آپ کو ریلکس کرتے بولا تھا۔ ویسے آج پتا چلا ہے یہ لڑکے عاشق کیسی بن جاتے ہیں۔! اس نے بالکونی کی طرف دیکھتے چوٹ کرتے کہا تھا۔ ملائکہ جو اس کو بڑی بڑی آنکھیں کئے گھور رہی تھی۔ جو کب سے اس کو دیوار کے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔ شاہ میر نے جب اس کو دیکھا جو اس کو گھور رہی تھی تو اس کو چھوڑے پیچھے ہوا تھا۔ اپنا دوپٹہ بیڈ سے اٹھانے کے لئے آگے بڑھی جو شاہ میر کے بالکونی سے آنے کی وجہ سے ڈر کے مارے پہنا بھول گئی تھی۔ شاہ میر نے ملائکہ کو دوپٹہ اٹھا دیکھ اس کو اپنی جانب کھینچا تھا وہ کٹی پتنگ کی مانند اس کے سینے جا لگی تھی۔ ملائکہ جو اس کو آنکھیں سیکڑے دیکھ رہی تھی۔ شاہ میر اس کو یوں گھورتے دیکھنے پر شوخ لہجے میں بولا تھا۔ میں مانتا ہوں میں بہت ہینڈ سم ہوں اب یوں تو ناگھوروں پیار ہو جائے گا۔ ملائکہ جس نے شاہ میر کو پہلی بار اسے دیکھا تھا۔ وہ اس منہ کھولے اس کی بے باک باتوں پر نخل سی ہوئی تھی۔ آپ یہاں کیوں آئے ہیں

Posted On Kitab Nagri

؟ وہ چہرے پر سخت تاثرات لائے بولی تھی۔ اپنی بیوی کو منانے وہ بھی دو لفظی جواب دیئے بولا تھا۔ لیکن میں نہیں ماننے والی اور میں آپ سے الگ ہونے کا سوچ چکی ہوں۔ ویسے بھی آپ مجھ سے الگ ہونا چاہتے تھے اب ہو رہی ہوں میں آپ سے الگ وہ شاہ میر کو اس کی ہی بولی ہوئی بات یاد کروانے لگی تھی

جہاں تک میں نے بولا تھا وہ تھا! اور اب میں بول رہا ہوں نا میں خود تم سے الگ ہوں گا نا تمہیں خود سے الگ ہونے دوں گا وہ مزید اس کو اپنے قریب کرتے ہوئے بولا تھا۔ جس سے ان کے بیچ ہوا کا گزرنا بھی ممکن نا تھا۔

آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ وہ رونے والی ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

کیا؟ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کے قریب آنے پر گھبرا رہی تھی۔ تبھی آنکھوں میں شرارت لئے اس کو دیکھنے لگا تھا۔ وہ اس سے دور ہونے کے لئے مزاحمت کر رہی تھی۔ شاہ میر کی انگلیاں جو ملائکہ کو اپنی کمر پر رینگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ملائکہ نے جھٹ سے اپنی آنکھیں بند کی تھی شاہ میر کو ملائکہ کے

Posted On Kitab Nagri

یوں آنکھیں بند کرنے پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔ تبھی وہ اس کی آنکھ پر ہونٹ رکھتے نیچے کی جانب اس کے دونوں گال پر ہونٹ رکھے تھے۔

ملانکھ نے شاہ میر جو اپنے اتنا قریب دیکھے اپنا سانس روکا تھا۔ شاہ میر جو بہک رہا تھا ملانکھ کو یوں سانس روکتا دیکھ پیچھے ہوا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ملانکھ کی مرضی جانے بنایہ سب کرے تبھی اپنے ہونٹ ملانکھ کے ماتھے پر رکھے بالکونی سے نیچے کی طرف کودا تھا۔

ملانکھ نے جب شاہ میر کو جاتے دیکھا تو سکھ کا سانس لیا تھا پھر شاہ میر کا سوچ کر مسکرائی تھی۔

شاہ ولا میں آج شاہ زر اور شانزے کے ساتھ فلزہ اور زوہیب کی مہندی تھی۔ جس کی وجہ سے باہر گارڈن میں مرد حضرات شاہ زر اور زوہیب کے پاس تھے اور اندر عورتوں نے فلزہ اور شانزے کی رسم شروع کی تھی۔

ثناء جو فلزہ کے پاس جا رہی تھی۔ جو کب سے اکیلی بیٹھی تھی۔ لو بھی اب تو میرا دوسرا بھائی بھی شادی کر رہا ہے اب فائلی میری باری آئے گی اب وہ ثناء کے پاس آتے اونچی آواز میں بولا تھا۔ ہاں تو اب کیا علان

Posted On Kitab Nagri

کروائے کے عارب کے لئے ہم لڑکیاں ڈھونڈ رہے ہیں جس کو اپنی بیٹی کی زندگی پیاری ناہور رابطہ کریں
!۔ وہ جو اس کے زور سے بولنے پر ایک ایک لفظ چبا کر بولی تھی۔

جتنی تمہاری زبان ہے بیچارے تمہارے شوہر پر تو اللہ ہی کرم کرے گا۔ عارب بھی کہاں پیچھے رہنے
والوں میں سے تھا ایٹ کا جواب پتھر سے دیتے بولا تھا۔ ثناء جو اس کی باتوں کو انگور کئے فلزہ کی جانب
بڑھی تھی۔ پیچھے عارب خود کو انگور ہوئے دیکھ اس کے پیچھے بڑھا تھا۔

ملائکہ جو فلزہ کی طرف آرہی تھی جو نا جانے کب سے عورتوں کے بیچ پھسی ہوئی تھی۔ تبھی شاہ میر نے
اس کا ہاتھ پکڑے کمرے میں لیا تھا۔ ملائکہ جو اچانک شاہ میر کے کھینچنے پر کمرے میں گئی تھی۔ شاہ میر کو
نادیکھے اس کے ہاتھ پر زور سے کاٹا تھا۔ شاہ میر جو درد برداشت کئے کھڑا رہا تھا۔ ملائکہ جس کی پشت شاہ
میر کے سینے سے لگی تھی۔ جس کی وجہ سے اس نے ڈرانے کے لئے بولا تھا۔ تم جو بھی ہو مجھے چھوڑ دو
۔۔۔! تم میرے شوہر کو جانتے نہیں ہو وہ بہت خطرناک ہیں وہ بڑے فخر سے بتاتے بولی تھی۔ شاہ میر
اس کی معصوم سی باتوں پر اپنی ہنسی ضبط کئے اسے اپنے مضبوط حصار میں لئے کھڑا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چھوڑ مجھے وہ رونے والی ہوئی تھی۔ اگر اب نہیں چھوڑا تو میں زور سے چیخ کر سب کو بلاؤ گی۔؟! شاہ میر نے ملائکہ کو اپنی طرف کیا تھا اور اس کی چھوٹی سی ناک پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔! ملائکہ جو شاہ میر کو اپنے پاس کھڑا دیکھ روہانسی ہوئی تھی۔ تبھی اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا۔ شاہ میر ملائکہ کو روتا دیکھ اس کے قریب ہوا تھا اور اپنی انگلیوں کی پوروں سے اس کے چہرے پر آئے آنسو صاف کئے تھے۔ ابھی تو کوئی بول رہا تھا میرے شوہر بہت خطرناک ہے وہ شوخ لہجے میں بولا تھا۔ ملائکہ اس کی بات سننے اپنے آپ کو کوس رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی یہ سب بولنے کی! اب کن سوچوں میں گم ہوں وہ اس کے آگے چٹکی بجاتے بولا تھا۔ نہیں میں تو بالکل ٹھیک ہوں اور آپ نے یہ کیا حرکت کی تھی۔ وہ اپنی شرمندگی مٹانے لئے اس پر چڑھی تھی۔ وہ کیا ہے نامیری بیوی صبح سے میرے ہاتھ نہیں آرہی تھی تو سوچا یہ طریقہ آزما کر دیکھو وہ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرے ایک ادا سے بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اس سے دور ہٹتی باہر کی جانب نکل رہی تھی۔ کدھر!...

وہ دروازے کے سامنے آتے اس کے جانے کا راستہ روکے اپنی آئینہ واپچکائے اس کو گھورنے لگا۔ مجھے باہر جانا ہے ہٹے میرے راستے سے۔! اچھا ٹھیک ہے جاؤ شاہ میر جانتا تھا کہ جب تک وہ ناچا ہے ملائکہ کمرے سے نہیں نکل سکتی کیونکہ اس نے ثناء اور عارب سے بول کر یہ سب کروایا تھا تبھی اس کو جگہ

Posted On Kitab Nagri

دینے لگا تھا۔ ملائکہ اس کے جگہ دیتے ہی فوراً دروازے تک پہنچی تھی۔ دروازے نا کھولتے دیکھ اپنا رخ اس کی طرف کئے اپنی آنکھیں سیکڑے اس کو دیکھ رہی تھی جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ یہ اب کیوں نہیں کھول رہا۔؟ کیا ہوا نہیں کھول رہا وہ اس کو دروازہ کھولتے دیکھنے لگا۔ ملائکہ نے غصے میں آتے اپنا پیر دروازے ہر مارا تھا۔ آہہ تبھی اپنے پاؤں پر لگنے کی وجہ سے اس کے منہ سے درد کے مارے سسکی نکلی تھی۔

شاہ میر جو دور کھڑے اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔ اس کے درد سے چیخنے پر اس کی طرف دوڑا تھا۔ وہ اس کو پاس پڑے صوفے پر بیٹھائے خود گھٹنوں کے بل بیٹھے اس کے پاؤں کو دیکھ رہا تھا جس پر کوئی زخم نہ تھا پر سوجھ چکا تھا۔ یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ سارا الزام اس پر لگاتی اپنے پاؤں کو دیکھنے لگی تھی جو شاہ۔ میر کے ہاتھ میں تھا۔ یہ بھی ٹھیک ہے! مطلب اپنے پاؤں پر مارا بھی خود نے الزام مجھ پر ویسے بھی میں نے سنا ہے عورتیں کبھی اپنی غلطی نہیں مانتی آج دیکھ بھی لیا شاہ میر اس کے قریب ہی۔ بیٹھا تھا۔ یہ عورت کسے بول ہے وہ اپنی کمر پر ہاتھ ٹکائے لڑاکا عورتوں والے انداز میں بولی تھی وہ جو ملائکہ کی باتوں پر مسکرا رہا تھا اس کو اپنے سوجھے ہوئے پاؤں پر دباؤ ڈالتے کھڑے ہوتے دیکھ اپنے اوپر گرایا تھا۔ جس سے ملائکہ کے بال شاہ میر کے چہرے پر آئے تھے۔ شاہ میر جس کے چہرے پر ملائکہ کے بال تھے وہ ان کو اس کے کان کے پیچھے کرتے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے معاف کر دو! ایک موقع نہیں دے سکتی۔ ملائکہ جو اس کے یوں بولنے پر آنکھیں اٹھائے اس کو دیکھتے دور ہونے لگی تھی تبھی شاہ میر نے اپنی گرفت اور مضبوط کی تھی۔ ملائکہ جس کی زبان پر کب سے کھجلی ہو رہی تھی اس کی بات کو اگنور کئے آخر اس نے کہا تھا آپ پہلے سے ہی پاگل ہیں یا اب ہوئے ہیں! شاہ میر جو سمجھ گیا تھا اس کو تھوڑا ٹائم چاہیے اس لئے اس نے ملائکہ کی بات پر اس کو مصنوعی غصے سے گھورا تھا۔ ملائکہ جو اس کے غصے کے خوف سے پیچھے کی جانب ہٹی تھی۔ شاہ میر جو اس کو خود سے ڈرتے دیکھ اپنا قہقارہ کے بیٹھا تھا۔ زور سے ہنسا تھا۔ ملائکہ جس نے شاہ میر کو پہلی بار اس طرح ہنستے دیکھا تھا اس کو ہنستا دیکھ وہ سوچ میں پڑ گئی کہ کوئی ہنستے ہوئے اتنا پیارا کسے لگ سکتا ہے۔ !!

شاہ میر جو لگاتار ہنس رہا تھا ملائکہ کو یوں دیکھے بولا تھا۔ اب کن سوچوں میں گم ہو چلو باہر شاہ میر نے ثناء اور عارب کو تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولنے کا بولا تھا۔ وہ دروازہ کھولے باہر نکلا تھا پیچھے ملائکہ اس دروازے کو دیکھنے لگی جو اس کے کھولنے سے نہیں کھولا تھا۔ فلزہ جو کب سے سب کے بیچ میں تھی باری باری ساری عورتیں رسم کر رہی تھی۔ شانزے اور فلزہ کی تبھی شائستہ بیگم خدیجہ بیگم سے بولی تھی۔ میں اپنے بیٹے کی طرف سے تم سے معافی مانگتی ہوں وہ اپنے بیٹے کی وجہ سے شرمندہ تھی تبھی خدیجہ بیگم نے ان سے کہا تھا بھابھی آپ معافی نامانگے ملائکہ کی قسمت میں جو تھا وہ ہونا تھا ویسے بھی شاہ میر اپنی

Posted On Kitab Nagri

غلطی پر شرمندہ ہے مجھے یقین ہے وہ ملائکہ کو منالے گا وہ شائستہ بیگم کو تسلی دیتی بولی تھی۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

شاہ زر جو کب سے بیٹھا تھا۔ اب اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔ شاہ زر جو کالے رنگ کی شلوار کمیز میں آستینوں کو اوپر کئے بال کو جیل سے سیٹ کئے ہاتھوں میں گھڑی پہنے چہرے پر ڈارھی سے وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔ جو ناجانے کسے اپنے آپ پر ضبط کئے وہاں بیٹھا تھا۔

شاہ زر جو فلزہ کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

کل فلزہ کسی اور کی ہو جائے گی یہی سوچ اس کو ختم کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

باس جو کام آپ نے ہمیں دیا تھا ہو گیا ہے کل کام ہو جائے گا

سنے میں آیا ہے آج اسکی مہندی تھی۔ وہ قاسم خان کو آج ہونے والی ساری بات بتاتے ہوئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

او کے ٹھیک ہے کل وہ میرے سامنے ہو قاسم خان چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔

فلزہ جس کو رسم کے بعد کمرے میں بیٹھایا گیا تھا۔ تکہ وہ آرام کر سکے کل اس کے لئے بہت بڑا دن تھا۔ ملائکہ جو تھک ہار کر کمرے میں آئی تھی۔ فلزہ کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھے اپنے بالوں کی پن کھولتے دیکھ رہی تھی۔

فلزہ جو آئینے سے ملائکہ کو دیکھ چکی تھی ایک بات بولو میں تم سے ملائکہ؟ فلزہ سوالیہ نظروں سے پوچھنے لگی۔ جی آپ بولیں! آپ کب سے مجھ سے پوچھ کر بولنے لگی وہ جو فلزہ کو تہمید باندھے دیکھ منہ پھلائے بولی تھی۔

اررے نہیں میں بس اتنا بولنا چاہتی ہوں میں دیکھ رہی ہوں شاہ میر کو وہ تمہیں منانے کی کوشش کر رہا ہے میری مانو تو معاف کر دو اسے وہ اپنے کئے پر پچھتا رہا ہے فلزہ اس کو مشورہ دیتے چلیج کرنے گئی تھی۔ پیچھے ملائکہ فلزہ کی بات پر سوچنے لگی تھی۔ کچھ دنوں سے شاہ میر کا رویہ ہر چھوٹی چھوٹی سی بات پر اسکا ملائکہ کے لئے پریشان ہونا اس کے آگے پیچھے رہنا اس کا تنگ کرنا ملائکہ کو اچھا لگا تھا۔ ملائکہ نے سوچا کہ وہ ایک موقع شاہ میر کو اور دے گی۔ ثناء جو کمرے میں جا رہی تھی۔ سب بڑوں کے بیچ ہوتی بات پر

Posted On Kitab Nagri

رو کی تھی۔ اب تم نے ثناء کا کیا سوچا ہے دلاور شاہ آفندی شاہ سے ثناء کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ بابا سائیں ابھی وہ چھوٹی ہے ابھی اس کی پڑھائی چل رہی دو مہینے بعد اس کے کالج کے پیپر ہوں گے

وہ ان کی اتنی جلدی کرنے پر گڑ بڑا کر بولے تھے باہر کھڑی ثناء جو اپنے بابا کی بات سن کر ریلکس ہوئی تھی۔ عارب جو پہلے ہی ان لوگوں کے بیچ بیٹھا تھا۔ ثناء کی شادی کی بات پر سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔ تو میں کونسا کل رخصت کرنے کا بول رہا ہوں گھر میں ہی بچا ہے تو کل ثناء کا بھی نکاح ہو گا عارب کے ساتھ رخصتی پڑھائی کے بعد ہو گی۔ آفندی صاحب کیا بولتے ان کو بھی ٹھیک لگا کہ اپنی بچی گھر میں ہی رہے اس لئے انہوں نے دلاور شاہ کی بات سے اتفاق کیا۔ سکندر صاحب بھی اپنے بیٹے کے نکاح کا سنتے اس سے پوچھنے لگے عارب تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔ عارب جس کا دل جو پہلے ہی ناچنے کا کر رہا تھا۔ سکندر صاحب کی بات پر فرمانبرداری سے بولا تھا۔ جسے آپ کو ٹھیک لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں! ثناء جو اس کی بات سننے اپنے پیر پٹختے بڑ بڑاتی ہوئی کمرے کی طرف نکلی تھی۔ جیسے آپکی! مرضی اس کی نقل کرتے کمرے میں داخل ہوئی تھی فلزہ اور ملائکہ ثناء کو پہلی باریوں غصے میں دیکھ اس کے پاس آئیں تھیں۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟

ملائکہ اسے کے پھولے ہوئے منہ پر چوٹ کرتی بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کی بہن پر ظلم ڈھائے جا رہے ہیں اس کو قربانی کا جانور سمجھ رہے ہیں سب وہ ملائکہ پر چڑھتی کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی تھی کیا ہو گیا ہے کہی دماغ تو نہیں پھیر گیا تمہارا! ملائکہ اس کو خود سے دور کرتی بولی تھی۔ نہیں نہیں! میرے دماغ کو کیا ہونا ہے آپ پہلے جا کر ہمارے دادا جان کا دماغ ٹھکانے پر لائے۔ مطلب میری اور عارب کا کل کسے نکاح ہو سکتا ہے۔ وہ سوال کر رہی تھی یا بتا رہی تھی۔ اس کو خود نہیں سمجھ آ رہا تھا

کیا! ملائکہ اور فلزہ ایک ساتھ بولی تھی۔ پھر کمرے میں ان دونوں کے قہقہے گونجے تھے۔ نہیں مطلب! تم اس لئے منہ بنائے بیٹھی تھی ملائکہ جس کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔ اس کے کندھے پر کندھا مارتے شوخ لہجے میں بولی تھی۔ اڑالے مذاق! وہ رونے والی ہوئی تھی۔ اچھا تو اس میں برا کیا ہے دیکھو تم اسی گھر میں تو رہو گی اور دیکھو میرا تو کل یہاں آخری دن ہے فلزہ اس کو سمجھاتے ہوئے کہنے لگی۔ ثناء جو اپنی باتوں کو لے کر بیٹھی تھی فلزہ کی بات پر آنکھ اٹھا کر اس کو دیکھا سہی تو کہہ رہی تھی وہ تو اس گھر میں ہی رہے گی۔ لیکن فلزہ کی تو اس گھر میں آخری رات ہے ملائکہ اور ثناء اس کے گلے لگی تھیں باہر کھڑی خدیجہ بیگم ان تینوں بہنوں کا پیار دیکھے اپنے آنسو صاف کرتے اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دلاور شاہ جو آج اپنے پوتے کی شادی کی تیاریاں خود دیکھنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے سکندر صاحب اور آفندی صاحب سے بولے تھے۔ سب کام ہو گیا ہے تو چلو نکلنا بھی ہے ہم نے! سکندر صاحب ان کو اتنا پیچین دیکھ مسکرائے تھے بابا سائیں آپ فکر نا کرے آپکے پوتے کی اور پوتی کی شادی میں کوئی کثر نہیں نہیں رہے گی دلاور شاہ ان کے مسکرانے پر ان کو جلدی کرنے کی ہدایت کرتے خود گاڑی میں بیٹھے تھے۔ کچھ دیر بعد سب لوگ ہال میں پہنچے تھے دوسری طرف سے شانزے پارلر سے سیدھا ہال میں آئی تھی سکینہ بیگم اپنی بیٹی کے پاس تھی۔ صرمد صاحب سمیت ان کی فیملی بھی ہال میں آچکی تھی شاہ زر کو اس کے آدمیوں سے خبر ملی تھی کہ قاسم خان کے آدمی آج کچھ کرنے والے ہیں اس لئے وہ اپنی خود کی شادی کے لئے تیار ہوئے اس کے اڈے کے باہر پولیس فورس لئے کھڑا تھا۔

فلزہ جو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پارلر سے تیار ہوئے گھر سے بھیجی ہوئی گاڑی کو ڈھونڈ رہی تھی۔ تبھی کسی نے پیچھے سے اس کی ناک پر رومال رکھا تھا۔ فلزہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی لیکن اس رومال پر لگی چیز کی وجہ سے وہ بیہوش ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں میں آفندی صاحب کی فیملی سمیت شاہ ولا کے سبھی لوگ وہاں تھے۔۔ فلزہ اب تک کیوں نہیں آئی؟ خدیجہ بیگم جو پریشاں لہجے میں بولی تھی۔ جس کو پارلر سے سیدھا ہال آنا تھا۔ آپ پریشان ناہوں میں نے ڈرائیور کو بھیجا ہے فلزہ کو لینے کے لئے آفندی صاحب ان کو تسلی دیتے بولے تھے۔! جب فلزہ کو ہوش آیا تو وہ اپنے آپ کو ایک اندھیرے کمرے میں کرسی سے دیکھ اپنے آپ کو یہاں سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

کھولو مجھے کون لیا ہے مجھے یہاں پر؟

تبھی دروازہ کھولے قاسم خان اس کے پاس کرسی کھینچے بیٹھا تھا۔ کون ہو تم اور کیوں مجھے یہاں لائے ہو مجھے گھر جانا ہے! سب میرا انتظار کر رہے ہوں گے وہ جو رونے کو تھی۔ ابھی پتا چل جائے گا کہ میں کون ہوں زرا صبر کرو وہ موبائل نکالے کال ملانے لگا

شاہ زرا جو جانتا تھا کہ وہ ضرور کال کرے گا پر یہ نہیں جانتا تھا کہ فلزہ اس کی قید میں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کال اٹھائے سامنے سے آتی آواز پر دھاڑا تھا۔ کیوں کال کی ہے تم نے مجھے! شاہ زر کا دماغ جو پہلے ہی گھوما ہوا تھا۔ مقابل کی آواز پر گرایا تھا۔

ابھی تک خبر نہیں ملی تمہیں چلو میں بتا دیتا ہوں۔؟

تمہاری محبوبہ میری قید میں ہے۔ وہ گلitz نظروں سے فلزہ کو دیکھ بول تھا۔

فلزہ جو سمجھ گئی تھی کہ وہ شاہ زر سے بات کر رہا ہے تبھی زور سے چیخی تھی۔ مجھے یہاں سے نکالو مجھے گھر جانا ہے۔ شاہ زر جو فلزہ کی آواز سن چکا تھا

اگر تم نے اس کو ہاتھ بھی لگایا تو میں تمہارا وہ حشر کروں گا ابھی وہ بولتا کہ قاسم خان بولا تھا۔

شاہ ولا میں سب انتظار کر رہے تھے۔ تبھی عارب نے آتے ایک کونے میں سب کو بلائے بتایا تھا۔ وہ جو ڈرائیور تھا جو آپنی کو لینے گیا تھا وہ زخمی حالت میں کچھ لوگوں کو ملا ہے ابھی وہ فلحال ہسپتال میں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

خدیجہ بیگم جو عارب کی بات سنے پریشان ہوئی تھی ان سے بولی میری بیٹی کہاں ہے اس کا کچھ پتا کرے
خدیجہ بیگم فکر مند لہجے میں مخاطب تھی۔

شاہ زر پہلے مجھے ڈھونڈ تو لوجب تک تم یہاں تک پہنچو گے میں اس ملک سے تمہاری محبوبہ کو لئے جا چکا
ہوگا

پہلے میں نے سوچا تھا کہ اس کو مار دوں گا میرا اب اس پر دل آ گیا ہے وہ گھٹیا نظروں سے فلزہ کو دیکھنے لگا
جس سے فلزہ اس کی نظروں کو اپنے جسم سے آر پار ہوتی ہوئی محسوس کر رہی تھی۔ شاہ زر اس کی بات پر
مسکرایا تھا اور اپنے آدمیوں کو اٹیک کرنے کا اشارہ کیا تھا۔ اور قاسم خان کے آدمیوں میں اس نے اپنا
ایک آدمی بھیجا تھا جو قاسم خان کا لیفٹ ہینڈ تو تھا پر حکم سارے شاہ زر کے مانتا تھا جس کی وجہ سے شاہ زر
کو اس کے پلینز کے بارے میں معلوم ہوا تھا۔

صرمد صاحب جو کب سے اپنی فیملی کو لئے وہاں موجود تھے آخرد لا اور شاہ کے پاس آتے بولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے آخر نکاح کب شروع ہوگا؟ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے تھے۔ دلاور شاہ نے ان سے معذرت کرتے بولے تھے۔ زوہیب کا نکاح فلزہ کے بجائے شانزے سے کر سکتے ہو۔ وہ ان کی بات سنے پہلے چونکے تھے پھر اپنے دوست کی عزت کے لئے انہوں نے ہاں کی تھی دوسری طرف شانزے جو شاہ زہر کے علاوہ کسی سے نکاح کرنے پر راضی نہ تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

تبھی سکینہ بیگم سے بولی تھی۔ امی میں یہ نکاح نہیں کرو گی۔ تبھی شاکر صاحب بولے تھے۔ کیوں کیا کمی ہے۔ تمہارا نکاح ابھی ہو گا زوہیب سے وہ اس کی ایک بھی سنے بنا اپنا حکم سنائے باہر نکلے تھے۔ کچھ دیر بعد گواہوں کے بیچ شانزے کا نکاح زوہیب سے ہوا تھا۔ دلاور شاہ کے رات کو کہنے پر ثناء کا نکاح بھی آج ہی تھا پر وہ فلزہ جب تک نہیں آئی گی تب تک نکاح نا کرنے کی ضد کئے بیٹھی تھی۔ شاہ زر کے اشارے پر سب اندر گئے تھے اس کے آدمیوں نے قاسم خان کے آدمیوں کو ایک ایک کر کے زمیں بوس کیا تھا۔ اور اب وہ شاہ زر کے پیچھے تھے وہ جواب فلزہ کون سے کمرے میں وہ ڈھونڈ رہا تھا۔ دو آدمی اس کے پیچھے باقی ہر جگہ پھیلے ہوئے تھے دو پیچھے کی طرف سے آرہے تھے۔ جیسے ہی وہ دروازہ کھولے اندر داخل ہوا تھا قاسم خان کو فلزہ کے قریب جاتے دیکھ اس کے چہرے پر ایک مکہ مارا تھا جس سے اس کی ناک سے خون بہا تھا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کے قریب جانے کی ہاں پیچھے اس کمرے موجود آدمیوں کو شاہ زر کے آدمیوں نے مار کر زمین بوس کیا تھا۔ فلزہ جو ڈری سہمی دیوار کے ساتھ کھڑی شاہ زر کو قاسم خان کو مارتے دیکھ رہی تھی۔ رونے لگی تھی۔ قاسم خان جو اس کے مارنے سے زمین پر ادھ مرا پڑھا تھا۔ شاہ زر جو فلزہ کو روتا دیکھ اس تک پہنچا تھا تم ٹھیک ہوں کہی لگی تو نہیں۔ ہے وہ اس کو دیکھتے پاگلوں کی طرح بولا تھا فلزہ جو کب سے اپنے آپ پر قابو کئے بیٹھی تھی روتے روتے بولی تھی۔ اتنی دیر کیوں کی آنے

Posted On Kitab Nagri

میں وہ اس کے سینے پر مکے مارنے لگی تھی شاہ زرجو اس کو اس طرح معصوم سے حرکتیں کرتا دیکھ مسکرایا تھا۔ اس کے کان کے قریب بولا تھا۔ اگر دیر نہ کرتا تو تمہارا ایسا ریکشن کسے دیکھتا وہ جو روتے روتے اس کے سینے سے لگی تھی اس کی بات پر اپنی پوزیشن کا اندازہ ہوتے دور ہٹی تھی اور اس کی معنی خیزی نظروں سے گھورنے پر لال پیلی ہو رہی تھی چلو اب سب انتظار کر رہے ہو گے وہ اس کے اوپر سے نیچے دیکھتے بولا تھا جو لال رنگ کے لہنگے میں میک اپ میں بالوں کو کھولا چھوڑے کسی شہزادی کی طرح لگ رہی تھی تبھی شاہ زرجو کی نظر زمین پر پڑے قاسم خان پر پڑی اس کو اسی سزا دینا کہ آج کے بعد یہ کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکے۔ وہ اس کے پیٹ پر زور سے پاؤں مارے فلزہ کو لئے باہر نکلا تھا۔

فلزہ جو گاڑی میں بیٹھی ترچھی نظر کئے اس کو دیکھنے لگی جو پوری سنجیدگی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ تبھی شاہ زرجو کا موبائل بجا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھائی فلزہ آپ ملی آپکو؟ یہاں شانزے کی شادی دادا سائیں کے کہنے پر زوہیب سے کر دی گئی ہے۔ وہ اس سے پوچھنے کے ساتھ اس کو شاہ ولا میں شانزے کی شادی کی خبر کرنے لگا۔

شاہ زرجو اس کے پوچھنے پر تپ چڑھی تھی اگلی بات سنتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ نے جگہ لی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں مل گئی ہے بس آہی رہے ہیں وہ اس کو بتائے کال کاٹ گیا تھا۔

فلزہ جواب بھی اپنی انگلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

کون تھا؟ وہ لرزتی آواز کے ساتھ بولی تھی۔

شاہ زرا نکھیں سیکڑے اس کو دیکھنے لگا تھا۔ پھر کچھ دیر روک کر بولا تھا عارب تھا۔ پوچھ رہا تھا کہ تم مل گئی کہ نہیں۔ اور کچھ وہ مکمل طور پر بیزاریت لئے بولا تھا۔

فلزہ جو اس کا ایسا رویہ دیکھے اپنے آنسوؤں ضبط کئے بیٹھی تھی۔ آخر ضبط ٹوٹنے پر بولی آپ مجھ سے اسے کیوں بات کر رہے ہیں؟

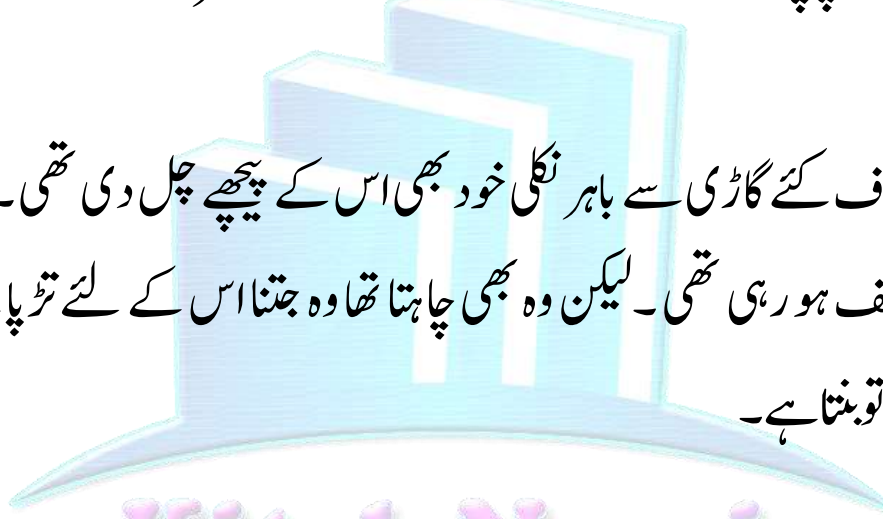
کیوں تمہیں اس سے کیا میں جیسے بھی بات کروں تم سے اور ویسے بھی اب تو تم کسی اور کی امانت ہو وہ فلزہ کے مزے لے رہا تھا۔ جس کی آنکھوں سے اب آنسو بہہ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سہی تو کہہ رہا تھا میں کیوں پوچھ رہی ہوں میں تو اب اس کے آگے سوچتے اس کو اپنے دل پر چھریاں چلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ ہال پہنچے تھے شاہ زر گاڑی سے نکلے مکمل اس کو نظر انداز کئے اندر کی جانب بڑھا تھا۔

فلزہ اپنے آنسوؤں صاف کئے گاڑی سے باہر نکلی خود بھی اس کے پیچھے چل دی تھی۔ شاہ زر جس کو اس کے آنسوؤں سے تکلیف ہو رہی تھی۔ لیکن وہ بھی چاہتا تھا وہ جتنا اس کے لئے تڑپا ہے فلزہ سے اظہار کروانے کے لئے اتنا تو بنتا ہے۔



فلزہ جو اندر آئی تھی خدیجہ بیگم اس کے پاس آئی تھی۔

بیٹا تم ٹھیک تو ہوں کچھ ہوا تو نہیں ہے۔ وہ پریشانی سے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

امی میں ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا ہے۔ وہ ان کو تسلی دینے لگی۔ فلزہ جس کو برائڈل روم میں بٹھایا گیا تھا۔ تاکہ وہ تھوڑی ریلکس ہو سکے تبھی ملائکہ اور ثناء اس کے پاس آئی تھی۔ فلزہ ان کو دیکھے عجیب نظروں سے دیکھتی بولی تھی کیا ہوا ہے؟ کیوں گھور رہی ہو دونوں مجھے! ملائکہ اس کے پاس بیٹھی بولی تھی۔ السلام جو چاہتا ہے بے شک وہ ہوتا ہے۔ آپکی قسمت میں شاہ زر بھائی ہی تھے۔ فلزہ جو ان کی باتوں سے الجھ کر رہ گئی تھی۔ آخر مسئلہ کیا ہے بولو تو! آپی آپ کی اور شاہ زر بھائی کا نکاح ہو رہا ہے تھوڑی دیر میں ثناء اس کو پر جوش لہجے میں بتانے لگی۔ کیا مطلب لیکن میرا تو! ابھی وہ کچھ بولتی کہ ملائکہ نے اس کی بات بیچ میں کاٹی تھی۔ آپکا زوہیب بھائی کے ساتھ نکاح ہونے والا تھا لیکن لوگوں کی باتوں کا سوچتے دادا جان نے شانزے اور زوہیب بھائی کا نکاح کر دیا فلزہ یہ ساری باتیں سنے ہونک بنے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔ اب آپکا نکاح شاہ زر بھائی سے ہونا ہے۔ لیکن میں! وہ عجیب کشمکش میں تھی۔ آپی آپ ہی تو کہتی ہے معاف کر کے آگے بڑھنا سیکھو تو آپ بھی شاہ زر بھائی کو معاف کر دے آپکی قسمت ان سے ہی جڑی تھی۔ فلزہ نے اپنا سراسر اثبات میں ہلایا تھا۔ ٹھیک تو کہ رہی تھی ملائکہ وہ جو اس سے بھاگ رہی تھی قسمت نے اس کو واپس اسی جگہ پر لا کھڑا کیا تھا۔ اگر اس نے غلط کیا تو فلزہ نے اس کو اپنے لئے تڑپتے ہوئے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زر جو نوافل ادا کرنے گیا تھا۔ ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے تھے یا اللہ! جو ہم سوچتے بھی نہیں ہیں وہ تو ہمارے مانگنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہے۔ میں تیرا جتنا شکر کروا سکتا کم ہے۔ وہ چہرے پر ہاتھ پھیرے کھڑا ہوا تھا۔

دلاور شاہ سمیت سب فلزہ کے پاس موجود تھے۔

فلزہ آفندی شاہ ولد دلاور شاہ کیا آپکو شاہ زر سکندر شاہ ولد دلاور شاہ کے ساتھ پانچ لاکھ سکہ رائج الوقت نکاح پایا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے۔

فلزہ نے اپنے لرزتے ہوئے لب کے ساتھ یہ الفاظ ادا کئے تھے۔

www.kitabnagri.com

قبول ہے پھر دو دفعہ یہی عمل دہرانے کے بعد۔ اس کو ہمیشہ کے لئے شاہ زر کے نام کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر جو ملائکہ کے آگے پیچھے تھا لیکن وہ اس کو بھاؤ نادیتی کبھی کسی کے پیچ تو کبھی کسی کے پیچ گھس جاتی

-

کچھ دیر کے بعد شاہ زر کے پاس سب موجود تھے۔

شاہ زر سکندر شاہ ولد دلاور شاہ آپکا نکاح فلزہ آفندی شاہ ولد دلاور شاہ کے ساتھ پانچ لاکھ سکھ رائج
الوقت نکاح پایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔

قبول ہے۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسی طرح اب عارب اور ثناء کو بٹھایا گیا تھا۔

ثناء جو بہت آرام سے بیٹھی تھی خدیجہ بیگم کے گھورنے پر تھوڑا سا شرمانے کی کوشش کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر ان کا نکاح شروع ہونے سے پہلے ثناء بولی میں ایک شرط پر نکاح کروں گی شاہ زر جواب عارب اور شاہ میر کے ساتھ تھا۔ عارب کو منہ کھولے اپنا منڈتا مقارو کنے لگا تھا۔

کوئی شرط آفندی صاحب فکر مند لہجے میں بولے تھے کیونکہ ثناء کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کب کیا کر دے۔

دلاور شاہ جو پہلے ہی سمجھ گئے تھے ثناء کیا کرنے والی ہے کیونکہ ثناء اور ان کے بیچ یہ بات پہلے ہی ہو گئی تھی۔



میری شرط یہ ہے کہ میں اس کو (آپ) کہہ کر نہیں بلاؤں گی۔
دوسری طرف عارب بڑبڑانے لگا۔ ویسے بھی پہلے کونسا اس نے تمیز سے بات کی ہے جواب کرے گی۔

یہ مجھ پر اپنا رعب نہیں جمائے گا اور ابھی صرف نکاح ہو رہا ہے تو اس کو بولے کے مجھ سے بیوی والے انداز کی کوئی توقع نہیں رکھے۔ وہ آرام سے اپنی بات کہے بیٹھی تھی۔ دلاور شاہ اس کی بات پر مسکرائے

Posted On Kitab Nagri

تھے۔ عارب جو شاہ میر سے بولا تھا۔ اس سے پوچھے یہ نکاح کر ہی کیوں رہی ہے نا کرے وہ جل بھن گیا تھا ساتھ کھڑے شاہ زر کا قہقاگو نجا تھا پھر ان دونوں کے نکاح کے بعد ثناء ادھر ادھر نکل گئی۔ اور فلزہ کو شاہ زر کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔

فلزہ کی ہتھیلیاں جو پسینے سے تر تھی۔ شاہ زر جو اس کی گھبراہٹ سمجھ گیا تھا تبھی اس سے دور ہوا تھا۔

وہ آنکھ اٹھا کر اس کو دیکھنے لگی جو آگے کی طرف لوگوں کو دیکھ مسکرا رہا تھا۔ تبھی ثناء اس کے پاس آئی تھی۔ دیکھے دودھ پلائی کی رسم تو ہوگی ملائکہ کی شادی میں میں نے اپنا کوئی شوق پورا نہیں کیا اب سب ہو گا وہ انگلی دیکھاتے وارن کرنے والی انداز میں بولی تھی۔

میں بھی سوچ رہا ہوں دوبارہ شادی کر لو میری بیوی تو دیکھتی ہی نہیں میری طرف شاہ میر ملائکہ کو دیکھ ناراضگی لئے بولا تھا۔ ملائکہ جو اس کی بات سنے آگ بگولہ ہوئی تھی۔ پیر پٹختے ثناء کی جانب بڑھی اوہ اس کا مطلب میری بیوی کو بھی تھوڑی تھوڑی جیلیسی ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد ہال کے داخلہ دروازے سے آتی ٹینا سب کے بیچ آتی شاہ میر کی گریہ بان پکڑے بولی تھی۔ سارے وعدے مجھ سے کئے تھے۔ اور شادی کر کے کسی اور کے ساتھ خوش ہو۔ ملائکہ جو پہلی بار اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو شاہ میر کا گریہ بان پکڑے کھڑی تھی۔ شاہ ولا کے سبھی لوگ اس طرف متوجہ ہوئے تھے۔ چھوڑو مجھے تم یہاں کیسے آئی ہوں کس نے تمہیں اندر آنے دیا وہ دھاڑا تھا۔

جس نے بھی دیا ہوں آنے۔ تم پہلے میری بات کا جواب دوں تبھی ملائکہ بیچ میں آئی تھی۔ شاہ میر اس کو اپنے آگے کھڑے ہوتے دیکھ تھوڑا پیچھے کی اور ہوا تھا۔ ٹینا جو اس کو خونخوار نظروں سے دیکھ بولی تھی۔ او تو تم ہو اس کی سو کلڈ بیوی وہ اس کو اوپر سے نیچے دیکھ جانچتی نظروں سے بولی تھی ملائکہ جو اس کے منہ سے اپنے لئے یہ الفاظ سنے اپنی مٹھی بھیجے کھڑی تھی۔ یہ جو تمہارا شوہر ہے اس نے مجھ سے شادی کرنے کو وعدے اور کئے تھے ابھی وہ کچھ بولتی ملائکہ کا ہاتھ اٹھا تھا جو اس کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا۔ تم ہوتی کون ہو یہ سب بولنے والی تمہیں کس نے یہ حق دیا ہے کہ میرے شوہر کے خلاف یہ الفاظ نکالو اپنے منہ سے وہ غصے سے لال پیلی ہوتی اس کی آنکھ میں آنکھ ڈالے اس کی طرف بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹیٹنا جو اس کی آنکھوں میں جنون سوار دیکھے پیچھے کی طرف ہونے لگی تھی۔ شاہ میر سمیت سب گھر والوں نے آج ملائکہ کا الگ ہی انداز دیکھا تھا ارے! ملائکہ پھر سے پہلے جیسی ہو گئی ثناء کی بات پر اس کو دیکھنے لگے تھے۔

ارے میں سہی کہہ رہی ہوں آپ نہیں جانتے میری آپنی کو

آپ کو ایک قصہ بتاتی ہو جو آپ لوگوں کو اب تک نہیں پتا

ٹیٹنا وہ بھی ثناء کی بات سننے لگی تھی۔ ہماری ملائکہ آپنی کا غصہ بہت تیز ہے۔ ان کے غصہ ہر وقت ناک پر رہتا تھا۔ پتا نہیں پھر ان کو کیا ہو گیا تھا۔ پر اب اتنے مہینوں بعد

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان کا وہی انداز دیکھ میرے دل کو کچھ کچھ ہونے لگا ہے ثناء کے ڈرامائی انداز پر سرس ماحول میں بھی مسکرائے تھے۔ اچھا سننے آپنی کو ایک لڑکا یونی میں بہت پسند کرتا تھا لیکن وہ یونی کا سب سے آوارہ لڑکا تھا۔ ایک دن اس نے آپنی کا ہاتھ پکڑا پھر اس کا سر آپنی نے دیوار سے مارا تھا

Posted On Kitab Nagri

جس کے بعد سے بیچارہ شاید آج تک قومہ میں ہوگا۔۔ اس کے ماں باپ آپنی کے پاس آئے تھے۔ آپنی نے ان کو بھی اچھی خاصی سنائی تھی وہ جو آپنی کو جیل میں ڈلوانے کی دھمکی دینے آئے تھے بیچارے دے پیر واپس اپنے گھر لوٹے تھے۔ شاہ میر جو ہونک بنے یہ سب سنے ملائکہ کو دیکھنے لگا جو ٹینا کو گھور رہی تھی۔ اگر پانچ منٹ کے اندر یہاں سے نہیں گئی تو اپنی حالت کی خود زمرہ دار ہوگی تم ملائکہ اس کو آخری موقع دیتے بولی تھی۔

شاہ زمر جو اپنی سالی کو دیکھ رہا تھا۔ یعنی آج اپنے بعد کوئی اس کو اپنے جیسا لگا وہ خود اس کی سالی تھی جو نا جانے اتنے مہینوں سے کہاں چھپی ہوئی تھی۔

ٹینا جو اس کی بات سنے اپنے آپ کو مضبوط کئے کھڑی ہمت کئے بولی تھی۔ تم ابھی وہ بولتی ملائکہ اپنے ہاتھ میں چھری لئے ٹینا کے قریب چھری لے جاتے اس کو دیکھنے لگی شاہ میر اب مکمل طور پر جان چکا تھا۔ کہ ملائکہ کو کم میں نہیں لینا وہ تو یہ سوچ کر پریشان تھا کہ اس کا رویہ ملائکہ نے کسے برداشت کر لیا۔ ٹینا جو ملائکہ کے ہاتھ میں چھری دیکھ وہاں سے نود و گیارہ ہوئی تھی۔ پیچھے سب ملائکہ کو دیکھتے رہ گئے کچھ دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شانزے کو زوہیب کے ساتھ رخصت کیا گیا تھا۔ اور فلزہ کو بھی شاہ زر کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ سبھی لوگ شاہ ولا پہنچے تھے۔ فلزہ جس کو شاہ زر کے کمرے میں بٹھایا گیا تھا۔ اس کے باہر ثناء اور ملائکہ کھڑی تھیں۔ جو شاہ زر سے اپنی منہ مانگی قیمت ادا کرنے کو بول رہی تھی۔

دیکھے شاہ زر بھائی السکا دیا آپکے پاس سب کچھ ہے۔

بس ہم آپکی پیاری پیاری سائیاں صرف چار لاکھ تو مانگ رہے ہیں۔ شاہ زر جو ان کے بس بولنے پر حیران تھا۔ بنا کسی لڑائی کے ان کو چار لاکھ کا چیک بنائے دیا تھا۔ وہ دونوں اس کے اس طرح جلدی ماننے پر حیران۔ تھی لیکن وہ بھی بنا کسی جھگڑے کے اپنے پیسے لئے آگے نکلی تھی۔ ملائکہ جو واپس شاہ ولا آئی تھی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔ شاہ میر جو اپنے کمرے میں آیا تھا اس کو نہیں پتا تھا کہ ملائکہ واپس آگئی ہے تبھی ملائکہ کو کمرے میں دیکھ حیران ہوا تھا۔ وہ جو صوفے پر آرام سے دونوں پاؤں اوپر کئے بیٹھی تھی اس کو اس طرح حیران ہوتے دیکھ اپنے قہقہے مضطرب کرنے لگی تھی۔ تم یہاں کسے؟ اس کے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کے آنے پر خوش ہو یا حیران؟ کیوں میں نہیں آسکتی چلو کوئی نہیں اگر آپ چاہتے ہیں واپس چلی جاؤ تو ٹھیک ہے وہ اٹھتے ہوئے باہر کی جانب اپنی ہنسی مضطرب کئے جانے لگی شاہ میر جو اس کے اچانک بدلتے موڈ کو دیکھے اس کی طرف بڑھتا ملائکہ کو اپنی مکمل قید میں لئے بولا تھا۔ اب میں

Posted On Kitab Nagri

نے ایسا بھی کچھ نہیں کہا! وہ اس کے چہرے کے ہر نقوش کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اپنے دل میں اتارنے لگا تھا۔ ملائکہ جو اس کے حصار میں کھڑی اس کی شرٹ کے بٹن کو ہلا رہی تھی۔ تم نے مجھے معاف کر دیا وہ اس کے چہرے پر آتی لٹ کو کان کے پیچھے کئے بولا تھا۔

وہ تو اسی دن کر دیا تھا جب آپ ہسپتال میں مجھ سے معافی مانگ رہے تھے وہ اس کی معلومات میں جسے اضافہ کرنے لگی تھی۔ تو کیا مطلب اتنے دنوں سے کیوں مجھے تنگ کر رہی تھی۔ وہ شاہ میر کے اس طرح ناراض ہونے پر ہنسی تھی۔ بس تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا وہ شوخ لہجے میں بولے اس کے سینے سے لگی تھی۔ ویسے ایک بات پوچھو کیا جو آج لڑکی آئی تھی اس کی وجہ سے آپ وہ اس کے آگے نہیں بولی تھی ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکلا تھا۔ شاہ میر جو سمجھ گیا تھا وہ رو رہی ہے تبھی اس کو اپنے سامنے کئے اتنا کہا تھا۔ وہ لڑکی میری زندگی میں کوئی معنی نہیں رکھتی میں سمجھتا تھا کہ مجھے اس سے پیار ہے لیکن میں آج کہتا ہوں وہ بس میرے پیسے سے پیار کرتی تھی۔ اور آج مجھے فخر ہو رہا ہے کہ مجھے اپنی بیوی اپنی شریک حیات سے سچی محبت ہے۔ جو میں اپنی آخری سانس تک نبھانے کی کوشش کروں گا۔ ملائکہ اس کے اس طرح اظہار کرنے پر شرم سے لال ہو رہی تھی شاہ میر کے سینے سے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب میں نے تو اظہار کر کیا اب تمہاری باری کہو مجھ سے پیار ہے شاہ میر نے اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے کہو مجھے سے محبت ہے پھر اس کی آنکھوں پر ملا ننگہ جو اس کی قربت میں کپکپا رہی تھی اس کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں بھیچے کھڑی تھی کہو! کیا تمہیں اپنا شوہر قبول ہے وہ اب سے کے گال سے ہوتے۔ کان کی لو میں بولتے ہلکے سے اس پر کاٹتے اپنا چہرہ اس کے بالوں۔ میں چھپائے اس کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا تھا۔ ملا ننگہ جو مزاحمت کر رہی تھی۔ تبھی شاہ میر اسے اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ پر لاتے اس پر گھسنے بادل کی طرح چھا گیا ملا ننگہ نے بھی اپنا آپ شاہ میر کے حوالے کر دیا۔ تھا

دور آسمان پر چاندان کے ملن پر مسکرایا تھا۔

شاہ زرجو کمرے میں آیا تھا فلزہ کو روایتی دلہنوں کی طرح بیٹھے دیکھ چینگ روم کی طرف بڑھا تھا۔

فلزہ جو اس کا یہ انداز دیکھے رونے کو تھی۔ کھڑی ہوئی تھی۔ شاہ زرجو چینگ روم سے نکلتے اس کو اپنے پاس آتا دیکھ بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔ سنیں! وہ اس کی پشت کو گھورتی بولی تھی۔ شاہ زرجو نے اس کی آواز پر اپنا رخ موڑا تھا۔

بولو! وہ مکمل اس کو نظر انداز کئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ اسے کیوں بات کر رہے ہیں مجھ سے فلزہ جو شاہ زر کے انور کرنے پر آنکھوں میں آنسوؤں جمع کئے بولی تھی۔

کیسے! وہ جان گیا تھا فلزہ اب پورا موڈ بنائے بیٹھی ہے رونے کے لئے اس لئے سرد لہجے میں بولا تھا۔

شاہ زر جو اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا

فلزہ نے اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے کو اپنی طرف کئے ایڑھی کے بل اونچے ہوئے اس گال پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پھر نیچے کو ہوتی جھجھکتے ہوئے بولی تھی۔ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہو؛ بہت پیار روتے روتے اس کی ہچکی بندھی تھی۔ شاہ زر جو پہلے فلزہ کے اسے کس کرنے پر حیران تھا اس کو روتا دیکھ اس کو اپنے سینے سے لگائے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی کمر سہلانے لگا تھا۔

فلزہ اس سے دور ہوئی گاڑی والی بات پر اس کو غصے سے گھورنے لگی۔ آپ کو پتا تھا۔ کہ شانزے کا نکاح زوہیب سے ہوا ہے آپ مجھے جان بوجھ کر تنگ کر رہے تھے۔ وہ اس کو انگلی دیکھاتے غصے سے لال ہوتے بولی تھی۔

شاہ زرجو اس کی بات پر ہنسا تھا۔

تم اب تک اس بات کو لئے بیٹھی ہوں وہ تو میں دیکھنا چاہ رہا تھا کہ جو تم مجھے بول رہی تھی کہ تمہیں مجھ سے پیار نہیں اس لئے بول رہا تھا لیکن آج پتا چلا تم سے زیادہ کوئی بھی اس دنیا کی کوئی بھی لڑکی مجھ سے محبت نہیں کر سکتی۔

www.kitabnagri.com

"And you know I am the luckiest person whom

Allah has blessed with a lovely wife like

Posted On Kitab Nagri

You ""

تم جانتی ہو۔ میں بہت خوش قسمت انسان ہوں! جس کو اللہ نے تم جیسی پیاری سے بیوی سے نوازہ وہ اس کے ہاتھ پر اپنے ہونٹ رکھے بولا تھا۔



مجھے نہیں پتا تم مجھے معاف کرو گی کہ نہیں لیکن میں

ساری زندگی تم سے معافی مانگنے کے لیے تیار ہوں۔

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھے بولا تھا۔

میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں یہ تھوڑا عجیب تو لگے گا لیکن۔ میں پوچھوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا تم مجھے اپنا شوہر قبول کرو گی گی۔! کیا تم پرانی باتوں کو بھول سکتی ہو۔

شاہ زرجو اپنا ہاتھ آگے کئے آنکھوں میں چاہت سمائے بولا تھا۔

فلزہ جو اس کے اتنے خوبصورت اظہار پر شرم سے لال ہوئی تھی۔ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھا تھا۔

شاہ زرجو کھڑے ہوتے اس کے شرمائے ہوئے روپ کو دیکھنے لگا

فلزہ اس کی بے باک نظروں سے خود میں سمٹی تھی۔

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے بولا تھا۔

اجازت ہے !

Posted On Kitab Nagri

فلزہ نے جو نظریں جھکا گئی تھی۔ شاہ زر کو اپنا دل فلزہ کی اس ادا میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تبھی وہ فلزہ کے پنکھڑیوں جیسے ہونٹ پر جھکا اپنی شدیتیں اس پر نچھاور کرنے لگا فلزہ جو گرنے کو تھی مگر شاہ زر کی مضبوط گرفت سے اپنے آپ کو آزاد کرنا مشکل تھا۔

شاہ زر اس سے دور ہوئے اس کو جان لٹاتی نظروں سے دیکھنے لگا جواب لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

بس اتنے میں ہی تمہارا یہ حال ہے شاہ زر اس کو اٹھائے اپنی باہوں میں لئے بیڈ پر اس کو لیٹائے اس کے کندھوں سے دوپٹہ ہٹائے ہلکے ہلکے اس پر اپنی محبت کے مہر ثابت کرنے لگا۔

آسمان پر چاند ان کے خوبصورت ملن پر بادل کی اوٹ میں چھپا تھا۔

www.kitabnagri.com

تین مہینے بعد

Posted On Kitab Nagri

شاہ ولایتیں صبح سے ہی ہل چل تھی۔

کیونکہ آج ہماری ثناء اور عارب جس کو ثناء اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتی ہے۔ اس کی رخصتی ہے۔

فلزہ کیچن میں کام میں مصروف تھی خدیجہ بیگم سمیت شائستہ بیگم کپڑوں اور زیورات الگ کر رہی تھی۔

شاہ زہرا اپنے کمرے میں تھا۔ ثناء نے جوان سب کو کام کرتے دیکھ کیچن میں آئی تھی۔ یہ کیا کام ہو رہا ہے یہاں اور ملائکہ آپ کی کہاں ہے۔ خدیجہ بیگم جو ثناء کو کمرے سے باہر آتے دیکھ غصے سے اسکو گھورنے لگی۔ تمہیں میں نے بولا تھا کمرے سے باہر نہیں نکلا کیوں نکلی! اور پارلر بھی جانا ہے تیار ہونے تم نے اب تک کیوں نہیں گئی! وہ اس کو خونخوار نظروں سے دیکھ بولی تھی۔

امی سن تولیں! ہم ایک ہی گھر میں رہتے اور اس عارب نے مجھے سو دفعہ دیکھا ہوا ہے اب کیسا پردہ وہ لاپرواہ انداز میں کہتی پانی کا گلاس اٹھانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اور جہاں تک پار لڑ جانے کی بات ہے شاہ میر بھائی کے ساتھ جانا تھا وہ تو پتا نہیں کہاں غائب ہیں۔

شائستہ بیگم تبھی بولی تھی۔ ملائکہ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا ہے۔ بس وہ لوگ آتے ہی ہوں گے وہ ان کو شاہ میر اور ملائکہ کے ساتھ ہونے کا بتانے لگی۔

ملائکہ جس کی صبح سے ہی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔

شائستہ بیگم کے کہنے پر شاہ میر کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس گئی تھی۔

تم چلو میں شاہ زور کو بولتی ہوں زرا تمہیں پار لڑ چھوڑ کر آئے کہیں سے لگ رہا شام کو اس لڑکی کی رخصتی ہے۔ خدیجہ بیگم ثناء پر طنز کے تیر چلانے لگی۔ ثناء بیچاری منہ بنائے اپنے کمرے کی طرف چل دی کیونکہ وہ جانتی تھی۔ اگر تھوڑی دیر یہاں روکی تو اس کی خیر نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

فلزہ جو کیچن میں کام کر رہی تھی اپنے پیچھے سے آتی جانی پہچانی خوشبو محسوس کئے موڑی تھی۔

وہ اس کو کسے نا پہچانتی جس کی محبت کے بنا وہ جینے کا تصور تک نا کرتی تھی۔

آپ یہاں آپ کو کچھ چاہیے؟ وہ اس کی معنی خیزی نظروں سے بچنے کے لئے کام کرنے لگی تھی۔

کیوں میرا یہاں آنا منا ہے وہ اس کے چہرے کے اترتے چڑھتے رنگ دیکھے اس کو پیچھے کی طرف سے حصار میں لئے بولا تھا۔

ہاں نہیں میرا مطلب نہیں تو۔۔۔ وہ اس کو خود سے دور کرتے لہجے میں جھجک لئے بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ وہ واپس اپنی بات دہرانے لگی!

میں ہاں وہ کیا ہے نا میری بیوی کہی کھو گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ملے تو بتائے گا آپ وہ اس کے چہرے پر پھونک مارے بولا تھا۔

شاہ زرناکرے تنگ وہ رونے والی شکل بنائے بولی تھی۔

شاہ میر جو ملائکہ کے ساتھ شاہ ولا میں داخل ہوا تھا تبھی شائستہ بیگم بولی کسی ہے سب ٹھیک تو ہے۔
ملائکہ جو شرم سے لال ہوتی شاہ میر کے پیچھے چھپنے کی جگہ ڈھونڈنے لگی تھی۔ سب ٹھیک ہے امی آپ
اور بابا سائیں دادا بنے والے ہیں اور چچا چچی نانا بنے والے ہیں۔ دادا سائیں آپ بھی پر دادا بنے گے۔

یہ خبر سننے کے بعد شاہ ولا میں دو نگی خوشی کا سما تھا۔

ہر طرف خوشی ہی خوشی تھی۔ زندگی میں دکھ آتے ہیں پر اپنے مقرر وقت تک دکھ کی بعد خوشی بھی
ہے

مایوس ناہوں اللہ کی ذات سے بے شک وہ آزماتا اپنے پسندیدہ بندوں کو ہے۔

Posted On Kitab Nagri

فلزہ جو تیار ہو رہی تھی۔ شاہ زری کی لودیتی نظروں سے کنفیوز ہوتی بولی ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔

شاہ زری جو مکمل تیار ہوئے بیٹھا تھا فلزہ کو یوں آئینے کے سامنے تیار ہوتے دیکھ رہا تھا۔

دیکھ رہا ہوں میری بیوی سادگی میں پیاری لگتی ہے لیکن تیار ہو کر قیامت ڈھادی ہے۔ وہ اس کو پیچھے سے بازوؤں کے حلقے میں لئے بولا تھا۔ اور شوہر ہوں تمہاری دل کھول کر دیکھو گا اپنی بیوی کو ناراضگی ظاہر کرتے بولا تھا۔

اچھا اچھا اب ناراض نہیں ہوئے پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں اب نیچے چلے وہ اس کو یوں ناراض ہوتا دیکھا آنکھیں پٹ پٹا کر اس کو دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں ہاں چلو نیچے اس معصوم شوہر کے لئے تو ویسے بھی اس کی بیوی کے پاس وقت نہیں ہے ہر وقت کسی ناکسی کام میں لگی ہوتی ہو یا تو سب کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہو وہ معصوم سے شکل بنائے اس کو بتانے لگا۔ اب نیچے چلو اس سے پہلے میرا ارادہ بدلے۔ وہ کمرے سے نکلنے لگا کہ فلزہ نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ناراض ہیں دیکھے پکا میں آپ کو اب وقت دوں گی وہ اپنے کان پکڑے بولی تھی۔

بڑی جلدی نہیں پتا لگا میں ناراض ہوں وہ اس کو تنگ کرنے کے ارادے میں تھا۔

میں کسے مناؤں اب آپ کو مجھے منانا نہیں آتا کسی کو؛ وہ اپنی مشکل ظاہر کرتے ہوئے بولی۔

اچھا چلو میں بتانا ہوں کیسے مناتے تم مجھے ایک کس کروں میں مان جاؤ گا۔ وہ اس کو اپنی طرف کھینچتے

زو معنی انداز میں بولا۔

اس کی بات پر فلزہ کنفیوز سی ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں کسے ابھی وہ کچھ بولتی اس کو جاتے دیکھ اونچی ہوتی اس کے گال پر کس کتنے جلدی سے باہر نکلی تھی۔

میری معصوم سی بیوی کا کیا ہو گا۔ وہ سر جھٹک کر خود بھی باہر نکلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ثناء کو ہال میں عارب کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔

عارب جو اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ثناء کے

گھورنے پر بولا دیکھو اب تو ہماری رخصتی ہو رہی ہے اب میرا حق ہے تم پر ثناء اس کو آئبر واٹھائے دیکھنے لگی۔

میں نے تو نہیں دیا اسے میں ان دونوں کی بحث شروع ہوئی تھی کمرہ میں ان دونوں کے لڑنے پر ساری فیملی کو

بلائے بولا تھا۔ آپ یہاں اجائے ساری فیملی ان کے پاس آتے کھڑی ہوئی تھی شائستہ بیگم جو ان دونوں کو لڑتا دیکھ مسکرائی تھی اور خدیجہ بیگم اپنے سر پر ہاتھ رکھے سوچتی رہی گئی ان کی بیٹی کا کچھ نہیں ہو سکتا اور شاہ۔ میر جو ملائکہ کے آگے پیچھے تھا اس کو ثناء کے پاس لایا تھا۔ ملائکہ جو شاہ میر کے آگے پیچھے گھومنے سے اکتا گئی تھی۔ تبھی کمرہ میں نے ان لوگوں کی ایک یادگار تصویر لی تھی۔ جو ان یادوں کو ہمیشہ تازہ رکھنے والی تھی

www.kitabnagri.com

ختم شدہ

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595